چتر لیکھا



چترلیکھا

بھگوتی چرن ورما

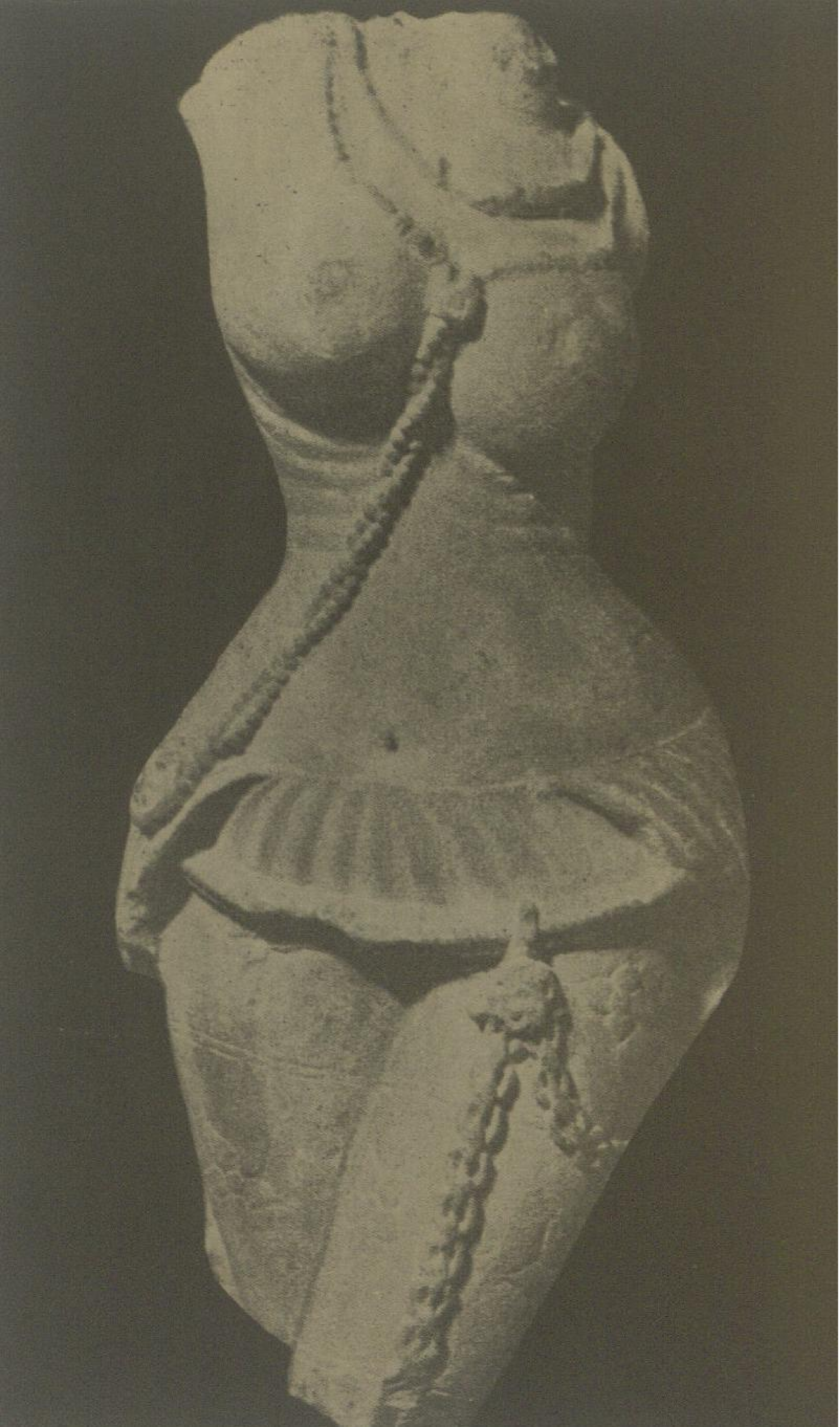
چترلیکھا

ترجمہ
سوم آنند

الجدید
المنار مارکیٹ۔ انارکلی۔ لاہور

قیمت : ۴ روپے

ناشر : الجاریہ لاہور
طابع : استقلال پریس
لاہور



گپت عہد (چوتھی پانچویں صدی عیسوی) کا یہ نامکمل مجسمہ اگروھا (مشرقی پنجاب) سے دستیاب ہوا تھا اور آج کل یہ مرکزی عجائب خانہ لاہور میں محفوظ ہے۔ اس مجسمہ کی تصویر کو بطور سرورق چھاپنے کی اجازت مہتمم عجائب خانہ نے مرحمت فرمائی ہے جس کے لئے ہم اُن کے ممنون ہیں۔

●

عورت کے متناسب اعضا کا یہ خوبصورت نمونہ اُن تصورات کو پیش کرتا ہے جن کا اظہار سنسکرت شاعری میں ہوا ہے۔ اس ناول کا موضوع بھی ہندوستان کی قدیم تاریخ اور ثقافت سے ماخوذ ہے اور اس میں ''چترلیکھا'' نامی جس عورت کی داستان بیان کی گئی ہے، یہ مجسمہ اُس کے حسن و رعنائی کا بھی غماز ہے۔

ناشر

حرفِ آغاز

۱۹۳۶ء میں جب "چترلیکھا" چھپ کر بازار میں آیا تو ہندی میں ناول نگاری کا فن ابھی اپنی ابتدائی منزلوں میں تھا۔ عوام میں جاسوسی کہانیاں لکھنے والوں کا ہی سکہ چلتا تھا اور ادب کی دنیا میں سنجیدہ و خیال افروز باتیں کہنے والوں کی گنتی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ "چترلیکھا" میں اس کے مصنّف نے ایک نئی بات کہی اور گناہ و ثواب کے متعلق ایک نیا نقطۂ نظر پیش کیا۔ کہانی میں اس قدر جاذبیت تھی اور ناول کے کرداروں کو اس چابک دستی سے ڈھالا گیا تھا کہ کتاب کے چھپتے ہی لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ مصنّف کو اس کی ایک ہی تصنیف شہرت کے ساتویں آسمان پر لے جائے مگر بھگوتی چرن ورما کو ۳۳ سال کی عمر میں ہی "چترلیکھا" نے وہ

مقام دیا جو بڑے بڑے اہلِ قلم کو سالہا سال کی عرق ریزیوں کے بعد ملتا ہے اس کتاب کے علاوہ بھی ورما جی نے بہت کچھ لکھا مگر ادبی حلقوں میں وہ ابھی تک "چتر لیکھا" کی وجہ سے ہی یاد کیے جاتے ہیں۔

یہ ایک تاریخی ناول ہے۔ اس لحاظ سے کہ کہانی کا پس منظر چندر گپت موریہ کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں ہمیں موریہ خاندان کے اس جلیل القدر راجہ کے دربار کی جھلک بھی ملتی ہے اور اس کا وزیر چانکیہ بھی نظر آتا ہے۔ مگر یہ لوگ کہانی کے مرکزی کردار نہیں۔ اس داستان کا محور تو پاٹلی پتر[1] کی ایک رقاصہ ہے جس کے حسن و جمال کا شہرہ دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ یوں تو چتر لیکھا ایک طوائف ہے مگر زندگی کے تلخ تجربات نے اُسے اتنا کچھ سکھا دیا ہے کہ اس کی آزادانہ روش ہی اب اس کی زندگی کا فلسفہ بن گئی ہے اور مروجہ سماجی قدروں کو وہ کوئی حقیقت نہیں سمجھتی۔ وہ صرف ناچنا ہی نہیں جانتی بلکہ دھرم اور ادھرم کے سوال پر، خدا اور اس کے وجود پر بڑے بڑے عالموں، گیانیوں اور جوگیوں سے بحث بھی کر سکتی ہے۔

چتر لیکھا کا ایک عاشق بھی ہے جو ذہین ہے، جوان ہے، خوبصورت ہے اور راج دربار تک رسائی رکھتا ہے۔ مگر بیج گپت کے لیے بھی سماج کے بنائے رسم و رواج کی فکر وقعت نہیں۔ اس کے لیے تو شراب کا نشہ

---

[1] پٹنہ شہر کا قدیم نام۔

اور چتر لیکھا کا پیار ہی زندگی کا حاصل ہے۔

جوگی کمار گری اس کہانی کا تیسرا اہم کردار ہے۔ یہ بھی جوان ہے، خوبرو ہے اور اپنے اندر ایک کشش رکھتا ہے۔ دنیا اُس کی عزت کرتی ہے اور راج دربار میں اس کا مان ہے۔ مگر اپنے گیان، اپنی تپسیا اور اپنے زُہد کے غرور سے کمار گری کے پاؤں زمین پر نہیں ٹکتے۔

بیج گپت اور کمار گری ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک نے جسم کے عیش کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھ رکھا ہے۔ دوسرے کے لیے دُنیا کی تمام مسرتیں حرام ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کمار گری میں وہ سب خوبیاں موجود ہیں جو ایک آدمی کو عوام کی نظروں میں عظمت کا درجہ دیتی ہیں۔ آبادی سے وہ کوسوں دُور رہتا ہے۔ عورت کا یہاں کہیں گذر نہیں۔ گھاس پھوس کی ایک جھونپڑی اُس کا مسکن ہے اور زندگی کی سب راحتیں یہاں مفقود ہیں۔ تپسیا اور ریاضت سے کمار گری نے اپنے دل کو ایسا سخت کر لیا ہے کہ اب اسے نفس کی کوئی خواہش بھی زیر نہیں کر سکتی

ناول کا مرکزی سوال ہے کہ گناہ کو کہاں تلاش کیا جائے۔ بیج گپت کے محل میں یا کمار گری کی جھونپڑی میں؟ بادی النظر میں تو عیش عشرت کے دلدادہ رئیس کا گھر پاپ کو ڈھونڈنے کے لیے زیادہ موزون جگہ ہے مگر بیج گپت نفس کا پجاری ہوتے ہوئے بھی ایک بلند کردار کا آدمی

ہے۔ وقت پڑنے پر وہ اپنا سب کچھ تیاگ سکتا ہے۔ دوسری طرف کمار گری دنیادار نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی انا کا غلام ہے۔ اور پھر اتنی زیادہ خود اعتمادی کے باوجود وہ اپنی جنسی ہوس کا شکار ہوتا ہے اور عورت کے حسن سے شکست کھاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ گناہ گار کسے کہا جائے بیج گپت کو یا کمار گری کو؟ مصنف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دنیا میں اچھے اور بُرے کا "لیبل" کسی پر چپکایا نہیں جا سکتا۔ ایک آدمی کو نیک اور بد بنانے میں دیکھنے والے کی نظر اور اس کے نظریات کا بھی بہت دخل ہوتا ہے۔ آج ہمارے لیے یہ خیال کوئی بہت انوکھا یا نیا نہیں ہے۔ گذشتہ سالوں میں گناہ اور ثواب کا فلسفہ کئی انقلابات سے دوچار ہو چکا ہے۔ مگر جس زمانے میں یہ ناول لکھا گیا اس وقت اہلِ فکر اور اہلِ قلم کو یہ بات ضرور چونکا دینے والی تھی۔

ہندی اور اردو ناول کی تاریخ میں پریم چند کا نام سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن سے متاثر ہو کر ہمارے ناول نگاروں نے تکنیک اور موضوع کے اعتبار سے ایک نئی ڈگر پر چلنا شروع کیا۔ بھگوتی چرن ورما بھی اسی دور کی پیداوار ہیں۔ جب مغرب کا اندازِ فکر ہمارے ذہنوں پر تازیانے لگا رہا تھا۔

"چترلیکھا" لکھنے کے لیے انہیں اناتول فرانس کی تصنیف "تھایا" سے تحریک ہوئی۔ مگر اپنی کہانی کو انھوں نے ایک خالص مشرقی ماحول میں پیش کیا

اور قدیم ہندوستان کی عکاسی کرنے میں وہ خاصے کامیاب رہے ہیں۔ واقعات کا بہاؤ اس قدر تیز ہے کہ کہانی پڑھنے والوں کو شروع ہی سے اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ کردار نگاری بھی اپنی جگہ پر خوب ہے۔ بخاص طور پر جوگی کمار گری اور چترلیکھا کے کردار دکھانے میں مصنّف کا قلم اوجِ کمال پر نظر آتا ہے۔ تاریخی ناول بھگوتی چرن ورما کا خاص میدان ہیں اور آج وہ ہندی ادیبوں کی صفِ اوّل میں شمار ہوتے ہیں مگر ابھی "چترلیکھا" کے پائے کی دوسری کتاب اُن کے قلم سے نہیں نکلی۔ آج یہ ناول ہندی کے ادبِ عالیہ میں شمار ہوتا ہے اور یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ الجدید نے پاکستان کے اہلِ ذوق کی ضیافتِ طبع کے لیے اسے اُردو قالب میں پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

سوم آنند

شویتانک نے پوچھا، "اور پاپ؟"

گرو رتنامبر جیسے ایک گہری نیند سے چونک اٹھے۔ انھوں نے شویتانک کی طرف ایک بار بڑے دھیان سے دیکھا۔ "پاپ بہت مشکل سوال ہے بیٹا، لیکن انسان کے دل میں ایسا سوال پیدا ہونا فطری بھی ہے۔ تم جاننا چاہتے ہو، پاپ کیا ہے؟" رتنامبر نے ہنگاموں اور شور و غل سے معمور پاٹلی پتر کو ایک نظر دیکھا۔ جس کی فلک بوس عمارتیں غروب آفتاب کی دھندلی روشنی میں اب بھی نظر آرہی تھیں۔ "پاپ کیا ہے، یہ جاننے کی میں نے بھی کئی بار کوشش کی، لیکن ہر بار ناکام رہا۔ پاپ کیا ہے اور وہ کہاں اور کیسے جنم لیتا ہے؟ یہ ایک ایسا مشکل سوال ہے جسے میں آج تک نہیں سمجھ سکا۔ ریاضت کرنے اور غور و فکر کی

اتھاہ گہرائیوں میں اترنے کے باوجود جس سوال کا حل میں نہیں جان سکا وہ تمہیں کیونکر سمجھا دوں؟"

گرودیو رتنامبر ایک لمحے کے لیے رُکے، پھر بولے۔ "مگر شویتانک اگر تم واقعی پاپ کو جاننا چاہتے ہو تو تمہیں دنیا دیکھنی پڑے گی۔ اگر اس کے لیے تیار ہو تو ممکن ہے پاپ کا پتہ لگا سکو۔"

شویتانک نے رتنامبر کے سامنے سر جھکا کر کہا۔ "میں تیار ہوں گرودیو۔"

"مجھے یقین ہے تم بھی پاپ کو ڈھونڈنا چاہو گے؟" رتنامبر نے وشال دیو کی طرف دیکھا۔ وشال دیو بھی سر جھکاتے ہوئے بولا، "گرودیو کا قیاس درست ہے۔"

رتنامبر کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا "اس سے پیشتر کہ میں تمہیں دنیا کی اونچ نیچ سے تجربہ حاصل کرنے کی اجازت دوں، تمہیں حالات سے آگاہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس شہر کے دو بڑے آدمیوں کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے تمہیں ان دونوں سے مدد لینی پڑے گی۔ ایک جوگی ہے اور دوسرا دنیادار۔ جوگی کا نام ہے کمارگری اور دنیادار کا نام ہے بیج گپت۔ تمہیں اپنی زندگی کو ان کی زندگی کے ساتھ ہم آہنگ کرنا پڑے گا۔"

دونوں لڑکے یک زبان ہو کر بول اٹھے، "منظور ہے گرو دیو۔"

"وشال دیو! تم برہمن ہو اور تمہارا رجحان عبادت کی طرف زیادہ ہے۔ اس لیے تمہارے لیے کمار گری کا شاگرد بننا موزوں ہوگا۔ اور شوبھا نک تم کھشتری ہو۔ تمہیں دنیا سے پیار ہے۔ اس لیے تمہارے لیے ریج گپت کی خدمت میں رہنا بہتر ثابت ہوگا۔ دونوں لڑکوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا، "ہمیں منظور ہے گرو دیو۔"

تمہاری راہوں کا تعین ہو چکا۔ رہا میں۔ تم لوگ میری فکر نہ کرو۔ زندگی میں تجربے کی اتنی ہی ضرورت ہے، جتنی کہ عبادت کی۔ تم تجربہ حاصل کرو اور میں عبادت کروں گا۔ آج سے ایک سال بعد تم مجھے یہیں پر ملو گے۔ اور اس وقت ہم سے ہم اپنے اپنے راستے پر چل سکیں گے۔ مگر ایک بات یاد رکھنا، جو شے مطالعے سے نہیں جانی جا سکتی۔ اسے جاننے کے لیے ہی میں تمہیں سنسار میں بھیج رہا ہوں۔ مگر وہ زندگی تمہیں اپنے ساتھ ہی بہا نہ لے جائے۔ اس کا خیال رہے۔ دنیا کی لہروں کے ساتھ تمہیں بہنا ہوگا، لیکن ڈوب نہ جانا، احتیاط کرنا۔"

شوبھا نک نے وشال دیو کی طرف دیکھا اور وشال دیو نے شوبھا نک کی طرف۔

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد رتنامبر نے پھر کہنا شروع کیا۔ "جن حالات میں تم جا رہے ہو۔ میں تمہیں ان سے پہلے ہی آگاہ کیے دیتا ہوں۔ کمار گری جوگی

ہے۔ اُس نے خواہشات کو زیر کر لیا ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے۔ دنیا سے اُسے کوئی لگاؤ نہیں اور اپنے خیال کے مطابق اُس نے سُکھ کو بھی جان لیا ہے۔ اُس میں عظمت ہے اور جلال ہے۔ اُس میں جسمانی طاقت ہے اور روحانی قوت بھی۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے نفس کو قابو میں کر لیا ہے۔ کمار گری نوجوان ہے۔ مگر جوانی اور بیراگ نے مل کر اُسے بے پناہ قوت بخشی ہے۔ عبادت اُس کی زندگی ہے اور سورگ، اُس کی منزل، وشال دیو! وہی کمار گری تمہارا گرو ہوگا۔"

اور شویتانک! بیجگپت دنیا دار ہے۔ اُس کے دل میں جوانی کی اُمنگ ہے اور آنکھوں میں مستی کی لالی۔ اس کے اونچے اونچے محلوں میں عیش و عشرت گویا ناچتی پھرتی ہے۔ شراب کے پیالوں میں ہی اُس کی زندگی کی ساری مسرت ہے۔ خوش حالی اور خوشی کی ترنگوں میں وہ بہہ رہا ہے۔ دولت کی اُس کے پاس کوئی کمی نہیں۔ وہ خوبصورت ہے اور اس کا دل دنیا کی تمام خواہشات کا مسکن ہے۔ اُس کے دروازے پر ہاتھی جھوما کرتے ہیں۔ اُس کے محل میں شراب سے بدمست رقاصاؤں کا رقص ہوا کرتا ہے۔ ایشور پر اُسے اعتماد نہیں۔ شاید اُس نے اِس مسئلے پر کبھی سوچا ہی نہیں۔ سورگ اور نرگ کی اُسے مطلق فکر نہیں۔ عیش و آرام ہی اُس کی زندگی کی راہ ہے۔ اور یہی اُس کی منزل ہے۔ اور اُسی بیجگپت کی خدمت میں تمہیں رہنا ہوگا۔ شویتانک! منظور ہے؟"

"گرودیو کا حکم سر آنکھوں پر۔" شویتانک ایک بار تو دولت دیکھ ہی لینا چاہتا تھا۔ "اور وشال دیو، تمہیں منظور ہے؟"

"گرودیو کا حکم سر آنکھوں پر۔" وشال دیو ایک بار جوانی اور بیراگ سے پیدا ہونے والی قوت کا تماشا کرنا چاہتا تھا۔

"تو پھر ایسا ہی ہونا چاہیئے۔" اتنا کہہ کر گرو رتنامبر اٹھ کھڑے ہوئے۔

——— دوسرے دن جھونپڑی خالی پڑی تھی۔ گرو عبادت کی بے آب ورنگ وادی اور رنگیلے شور و ہنگامے کی دنیا کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔۔

①

شراب کے چھلکتے ہوئے پیالے کو چترلیکھا کے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بیج گپت نے کہا۔ "چترلیکھا! جانتی ہو زندگی کا سُکھ کیا ہے؟"

چترلیکھا کی ادھ کھلی آنکھوں میں مستی تھی اور سرخ گالوں پر خوشی ناچ رہی تھی۔ شباب کی ترنگ میں حسن کلیلیں کر رہا تھا۔ بازوؤں کی گرفت میں پیار ہنس رہا تھا۔ چترلیکھا نے شراب کا پیالہ ہونٹوں سے لگایا۔ اس کے بعد وہ مسکرائی۔ ایک لمحے کے لیے اُس کے ہونٹوں نے بیج گپت کے ہونٹوں سے خاموش زبان میں کچھ بات کہی۔ پھر آہستہ سے اُس نے جواب دیا، "مستی"

اس وقت تقریباً آدھی رات بیت چکی تھی۔ بیج گپت کا محل ہزاروں شمعوں سے جگمگا رہا تھا۔ دروازے پر لٹکے پردوں میں شہنائی پر بھاگ بج رہا تھا۔

اور شبستان میں پاٹلی پتر کی حسین ترین رقاصہ کے ساتھ امیر بیج گپت جوانی کی پینگوں میں جھول رہا تھا اور باہر کی دنیا اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔

بیج گپت مسکرایا، "سوچ رہا ہوں چترلیکھا، جوانی کا انجام کیا ہو گا؟"

چترلیکھا ہنس پڑی لیکن وہ ہنسی عارضی تھی۔ اچانک ہی وہ دلکش ہنسی ایک گہری سنجیدگی میں بدل گئی۔ ایسی سنجیدگی جس میں یاسیت اور اداسی گھول دی گئی ہو۔ شاید کبھی اُس نے بھی اس سوال کا جواب پانے کی کوشش کی تھی مگر سوال اِتنا بھیانک تھا کہ وہ اُس پر زیادہ دیر تک سوچ نہ سکی تھی۔ اُس کا سر چکرانے لگا تھا اور اُس نے اِس تکلیف دہ خیال سے نجات پانے کے لیے اُسے شراب کے پیالے میں ڈبو دیا تھا۔ آج یکایک اسی سوال کو سُن کر وہ چونک اُٹھی۔

"زندگی ہی میں موت! زندگی ہی میں موت! نہیں، یہ ناممکن ہے۔ جوانی کا انجام ہے ایک نامعلوم اندھیرا۔ اور اِس نامعلوم اندھیرے کے غار میں کیا ہے۔ یہ نہ تو میں جانتا ہوں اور نہ جاننے کی کوئی خواہش ہے۔ مستقبل اور بھوت۔ یہ دونوں ہی تخیل کی چیزیں ہیں۔ جن سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں۔ حال ہمارے سامنے ہے اور وہ ...." بیج گپت رُک گیا۔ شاید وہ جملہ مکمل کرنے کے لیے الفاظ ڈھونڈنے لگا تھا۔

"اور وہ عیش و عشرت ہے۔ سنسار کا سارا سُکھ ہے۔ جوانی کا نچوڑ

ہے۔" چتر لیکھا نے ہنستے ہوئے فقرہ مکمل کر دیا۔ بیج گپت نے چتر لیکھا کو سینے سے لگا لیا۔ "تم میری مستی ہو!" چتر لیکھا نے جواب دیا، "اور تم میری شراب ہو۔"

چتر لیکھا طوائف نہ تھی۔ وہ صرف رقاصہ تھی۔ پاٹلی پتر کی حسین ترین رقاصہ کا اپنے تقدس کو قائم رکھنا ایک بڑی غیر معمولی سی بات تھی۔ لیکن اس کے کئی ایک کارن تھے اور ان کا اس کی گزشتہ زندگی سے گہرا تعلق تھا۔

چتر لیکھا ایک برہمن بیوہ تھی۔ وہ بیوہ اس وقت ہوئی جبکہ جوانی اس پر ٹوٹی پڑتی تھی اور اس نے زندگی کی صرف اٹھارہ بہاریں دیکھی تھیں۔ بیوہ ہو جانے کے بعد عبادت اس کی زندگی ہو گئی لیکن وہ اس روش پر زیادہ دن تک قائم نہ رہ سکی۔ ایک روز اس کی زندگی میں کرشن دت آ گیا۔

کرشن دت کی رگوں میں کھشتری اور شودر دونوں کا خون تھا۔ وہ خوبصورت اور نوجوان تھا۔ اس کے حسن میں ایک خاص کشش تھی۔ کرشن دت نے بیوہ چتر لیکھا کی ریاضت توڑ دی۔ حسین چتر لیکھا کے بجھے ہوئے حسن میں پھر سے چمک پیدا ہو گئی۔ اس کی زندگی کا دھارا نئے راستے پر چل نکلا۔ کرشن دت نے چتر لیکھا کے ساتھ قسم کھائی، "جب تک ہم زندہ رہیں گے، دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے۔ کوئی بھی ہمیں الگ نہ کر سکے گا۔" چتر لیکھا نے کرشن دت کی قسم پر اعتبار کیا۔ اس کے بعد جو ہونا تھا وہی ہوا۔ چتر لیکھا حاملہ ہو گئی۔ ان کی محبت دنیا پر عیاں ہو گئی۔ کرشن دت کے باپ نے کرشن دت

اور چتر لیکھا کے باپ نے چتر لیکھا کو گھر سے نکال دیا۔ امیر باپ کا بیٹا، کرشن دت، ایک بھکاری کی طرح چتر لیکھا کو لے کر دنیا کے دکھ جھیلنے کے لیے نکل پڑا۔ مگر گھر سے ٹھکرایا ہوا نوجوان سماج کی دی ہوئی ذلت اور نفرت کو برداشت نہ کر سکا۔ اُس ذلت بھری زندگی سے اُسے موت زیادہ پیاری لگی اور اُس نے اپنے آپ کو اُسی کے حوالے کر دیا۔ اور حادثات کی ماری چتر لیکھا کو ایک طوائف نے پناہ دی۔

چتر لیکھا کے ایک لڑکا پیدا ہوا مگر وہ پیدا ہوتے ہی دنیا چھوڑ گیا۔ چتر لیکھا کے پاس حسن تھا اور دل کو موہ لینے والی آواز تھی۔ جس رقاصہ نے اُسے اپنے پاس رکھا تھا۔ اُس نے اُسے رقص اور سنگیت کی تعلیم دی اور چتر لیکھا بھی رقاصہ ہو گئی۔ لیکن جہاں تک نفسانی خواہشات کا تعلق تھا، چتر لیکھا نے ایک بار پھر بیوگی کے اصولوں پر چلنے کا ارادہ کیا۔ کرشن دت اور کرشن دت کا بیٹا دونوں ہی اُس کی زندگی میں آ کر نکل گئے۔ مگر دونوں ہی اپنی یاد کے گہرے نقش اُس کے دل پر چھوڑ گئے۔

پاٹلی پتر کے لوگ چتر لیکھا کے دروازے کا طواف کیا کرتے تھے۔ مگر چتر لیکھا نے ضبط سے اپنے تقدس کو قائم رکھا۔ بڑے بڑے بہادر سردار اور لکھ پتی نوجوان اُس کے پیار کے پیاسے تھے۔ لیکن اُسے کوئی بھی نہ پا سکا۔ رقص گاہ میں وہ حسینہ بجلی بن کر آتی اور چمک کر غائب

ہو جاتی ۔ جو بھی اُسے ایک بار دیکھ پاتا۔ اُس کے دل میں اُسے ایک بار پھر دیکھنے کی اَمِٹ خواہش پیدا ہو جاتی ۔

ایک دن بیج گپت چِتر لیکھا کا رقص دیکھنے گیا۔ ناچتے ناچتے چِتر لیکھا کی نظر بیج گپت پر پڑی ۔ اس کا چہرہ یک لخت سفید ہو گیا۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے کرشن دت اُسے دیکھنے کے لیے لوٹ آیا ہو۔ وہ رُک گئی اور ایک لمحے کے لیے خود کو اور سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھول کر بیج گپت کی طرف دیکھنے لگی ۔ بیج گپت بھی چِتر لیکھا کے حسن سے مسحور ہو کر ٹکٹکی باندھے اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں چِتر لیکھا کی آنکھوں سے چار ہوئیں ۔ ساری محفل کی نظریں اُس آدمی کی طرف گھوم گئیں۔ لوگ کہہ اُٹھے، "ارے ، یہ تو بیج گپت ہے!"

چِتر لیکھا نے یہ سنا تو اپنی بھول پر پچھتائی ۔ وہ جھنجھلا اٹھی ۔ بیج گپت کی طرف سے منہ پھیر کر وہ پھر ناچنے لگی ۔ رقص ختم ہونے کے بعد بیج گپت چِتر لیکھا کے پاس گیا۔ اُس نے کہا، "کیا کبھی آپ کے گھر پر آپ کے درشن ہو سکتے ہیں ؟"

چِتر لیکھا نے بیج گپت کی طرف دیکھا، وہ ہنسی "نہیں میں علیحدگی میں کسی سے نہیں ملتی ۔ میں صرف محفل کے سامنے آتی ہوں۔" بیج گپت کا کھلا ہوا چہرہ مرجھا گیا۔ اُس نے ہمت کر کے کہا، "آپ علیحدگی میں کسی سے

نہیں ملتیں لیکن محفل افراد ہی سے بنتی ہے۔ ساری محفل کی پیاس اُس کے ہر فرد کی تشنگی ہے۔ پھر یہ امتیاز کیوں؟"

"فرق جاننا چاہتے ہو، سنو۔ جسے سب محفل کی خوشی کہتے ہیں وہ اُس محفل کے افراد کی آہوں کا مجموعہ ہے۔ کمزور افراد کی آہیں یکجا ہو کر انقلاب کا روپ دھار سکتی ہیں۔ اور ساتھ ہی جہاں مجمعے سے نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں وہاں فرد میں اُس کی خود پرستی نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔"

بیج گپت پریم کرنے آیا تھا، فلسفے پر بحث کرنے نہیں۔ اُس نے کہا، "تو پھر یہ سمجھ لوں کہ میرے لیے آپ کا دروازہ بند ہے؟"

چترلیکھا نے اسی طرح خشک انداز میں جواب دیا، "فرد کے لیے؟ ہاں! لیکن کوئی فرد محفل میں آئے تو نہیں۔"

بیج گپت کے چہرے پر نا اُمیدی کی ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی، "فرد ہی سے محفل بنتی ہے۔ جب اُسی فرد کے لیے دروازے بند ہیں تو اُس کے لیے محفل میں آنا اپنی تحقیر کرنا ہے۔" اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

بیج گپت چلا گیا لیکن چترلیکھا کے دل میں ایک طوفان پیدا کر گیا۔ دِن گزرتے گئے لیکن چترلیکھا نے بیج گپت کو پھر نہ دیکھا۔ بے اعتنائی دھیرے دھیرے ختم ہوتی گئی اور چترلیکھا کے دل میں بیج گپت کی یاد کچھ ویسی

لینے لگی۔ روز رقص گاہ میں اُس کی نظریں بیج گپت کو ڈھونڈتیں مگر ہر روز
انھیں ناامید ہونا پڑتا۔

چترلیکھا نے بیج گپت کی یاد کو ہر چند دل سے بھلانے کی کوشش
کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ بیج گپت سے ملنے کی خواہش اُس کے دل میں
تیز ہوتی گئی۔ ایک دن چترلیکھا نے اپنی خادمہ سے پوچھا،

"اس شہر میں بیج گپت نام کا کوئی شخص رہتا ہے؟"

خادمہ نے جواب دیا، "بیج گپت کو کون نہیں جانتا؟ وہ تو اس شہر کا
سب سے مشہور رئیس ہے۔"

چترلیکھا نے خادمہ کو ایک رُقعہ دیا اور کہا کہ وہ بیج گپت کو دے آئے۔
وہ بیج گپت کے پاس خط لے گئی۔ اُس میں لکھا تھا، "چترلیکھا بہت سوچ
بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ صرف ایک شخص اُس کی زندگی میں آ
سکتا ہے۔ اور وہ بیج گپت ہے۔"

خط پڑھتے ہی بیج گپت کے سارے جسم میں مسرت کی ایک ہلکی
سی لہر دوڑ گئی۔ اُسی دن سے وہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ مگر
چترلیکھا، چترلیکھا ہی رہی، وہ طوائف نہ بنی۔

بیج گپت نے ہنس کر کہا، "مستی اور نشہ —— ان دونوں کا ہمیشہ
ساتھ رہا ہے اور رہے گا۔ چترلیکھا ہم دونوں کتنے سُکھی ہیں۔" اُس وقت

چترلیکھا بھی مسکرا رہی تھی۔ اُسی وقت شہنائی کا بجنا بند ہو گیا۔ چوب دار نے بلند آواز میں کہا، "شریمان، باہر مہمان کھڑے ہیں۔ کیا حکم ہے؟"

بیج گپت نے بازوؤں کی گرفت ڈھیلی کر دی۔ چترلیکھا اُس سے کچھ دور ہٹ کر بیٹھ گئی۔ بیج گپت نے چوبدار سے کہا، "مہمانوں کو آنے دو۔" اتنا کہہ کر اُس نے شراب کا پیالہ دور کر دیا۔ اتنی رات گئے کون مہمان آ سکتے ہیں۔ بیج گپت یہی سوچ رہا تھا کہ شویتانک اور رتنامبر اندر داخل ہوئے۔

رتنامبر کو دیکھ کر بیج گپت نے اُٹھ کر نمسکار کیا اور چترلیکھا نے اپنا چہرہ جھکا لیا۔

کمرے کو ایک دفعہ نہایت غور سے دیکھنے کے بعد رتنامبر کی نگاہیں چترلیکھا پر رک گئیں۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد رتنامبر بولے، "شہر کی سب سے خوبصورت اور پاکدامن رقاصہ آدھی رات کے وقت بیج گپت کے شبستان میں! تعجب ہوتا ہے۔" اتنا کہہ کر رتنامبر آسن پر بیٹھ گئے۔ شویتانک کھڑا ہی رہا۔ بیج گپت نے رتنامبر سے پوچھا، "گرو دیو کس کارن داس پر کرپا کرنے کی تکلیف کی؟"

رتنامبر ہنس پڑے، "بیج گپت! تم سے سب باتیں صاف صاف کہوں گا۔ آج میرے اس چیلے نے مجھ سے سوال کیا کہ پاپ کیا ہے۔ میں اس

سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ تم میری مدد کر سکتے ہو۔ تم میرے شاگرد رہے ہو۔ میں نے تم سے گرو دکھشنا نہیں لی۔ پاپ کو پانے کے لیے براہمچاری کی جھونپڑی موزوں جگہ نہیں ہے۔ دنیا کے عیش و عشرت میں ہی پاپ کو کھوجا جا سکتا ہے۔ تمہارا محل اور تمہارا سماج، ان چیزوں سے شویتانک کو واقف کرانا ضروری ہے۔ اسی لیے میں اسے تمہارے سامنے خادم کے روپ میں لایا ہوں۔ مگر ایک بات یاد رکھنا۔ یہ تمہارا گرو بھائی بھی ہے۔"

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" بیج گپت نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں جاتا ہوں ——— میرا ایک کام پورا ہو گیا۔ اور شویتانک، یہ یاد رکھنا کہ بیج گپت تمہارا آقا ہے اور تم اس کے خادم۔ اس دھن، دولت کا تجربہ حاصل کرو۔ اچھا اور برا، سب تمہارے سامنے آ جائے گا۔ لیکن یہ نہ بھولنا، کہ اچھی چیز وہی ہے جو تمہارے واسطے اچھی ہونے کے ساتھ دوسروں کے واسطے بھی اچھی ہو۔

اور بیج گپت! تم سے اتنا ہی کہنا ہے کہ شویتانک کی غلطیوں کو نظر انداز کرتے رہنا۔ یہ ابھی بچہ ہے۔ دنیا اور دنیا والوں سے ابھی واقف نہیں۔" اتنا کہہ کر رتنامبر وہاں سے چلے گئے۔

رتنامبر کے چلے جانے کے بعد بیج گپت نے شویتانک کو بڑے غور

سے دیکھا، "تمہارا نام شویتانک ہے۔ تم آج سے میرے سیوک ہوئے!"
ان الفاظ کے ساتھ بیج گپت کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ چترلیکھا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیج گپت نے کہا، "جانتے ہو شویتانک یہ کون ہیں؟" شبستان میں چترلیکھا کے مدہوش کن حسن کو سامنے پاکر شویتانک کی آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ "اچھا تو سنو! اِن کا نام چترلیکھا ہے اور یہ پاٹلی پتر کی سب سے خوبصورت رقاصہ ہیں۔ لیکن ساتھ ہی میری رفیقِ حیات بھی ہیں۔ اسی طرح یہ تمہاری مالکن بھی ہوئیں!" اِتنا کہہ کر بیج گپت ہنس پڑا۔ "تم حیران کیوں ہو گئے مگر تعجب کی کوئی بات نہیں۔ یہاں رہ کر تم حالات کو اپنا سکو گے۔ اچھا، یہ شراب کا پیالہ اپنی مالکن کو دو۔" اِتنا کہہ کر بیج گپت نے مہکتی ہوئی شراب کا لبریز پیالہ شویتانک کے ہاتھ میں دے دیا۔ شویتانک نے پیالہ چترلیکھا کی طرف بڑھا دیا۔ پیالہ دیتے ہوئے اُس کا ہاتھ چترلیکھا کے ہاتھ سے چھو گیا۔ شویتانک کا سارا جسم کانپ اٹھا۔

چترلیکھا نے شویتانک کی طرف دیکھا۔ "نوجوان، تم اس انوکھی دنیا میں پہلی بار آئے ہو، مبارک ہو!" اِتنا کہہ کر اُس نے پیالہ ہونٹوں سے لگا لیا۔

اُسی وقت بارہ کا گجر بجا۔ بیج گپت نے چترلیکھا سے پوچھا، "یہاں ٹھہرو گی یا اپنے گھر لوٹنا پسند کرو گی؟" چترلیکھا اٹھ کھڑی ہوئی۔ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے وہ بولی، "اس وقت گھر جانا ہی ٹھیک ہے۔ لیکن شاید

اکیلی نہ جا سکوں گی۔" اُس وقت اُس کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔

خادمہ کمرے میں داخل ہوئی۔ بیج گپت بھی اٹھ کھڑا ہوا، "ہاں اِس وقت اکیلے جانا ٹھیک نہیں۔" کچھ دیر سوچ کر بیج گپت نے شویتانک سے کہا، "دروازے پر رتھ کھڑا ہے۔ اُس میں مالکن کو گھر تک پہنچا آؤ۔ اُس وقت تک تمہارے آرام کا انتظام بھی ہو جائے گا۔"

شویتانک چترلیکھا کو اُس کے گھر پہنچانے چلا گیا۔ بیج گپت خادمہ کو اُس کے سونے اور رہنے کا انتظام کر دینے کی ہدایات دے کر خود سونے چلا گیا۔

○

۲

کُمار گُپری جوگی تھا!

جوگی؟ ہاں، کیونکہ اُس نے دُنیا چھوڑ دی تھی۔ کیوں؟ تخیُل کی ایک دوسری دُنیا حاصل کرنے کے لیے۔ اس اُمید پر کہ وہ دُنیا سُکھ سے بھرپور ہوگی۔ ہنگامے سے اُسے نفرت تھی ـــــ اُس کا کام تھا تخیُل کے میدان میں دوڑنا۔ دُنیا کے شور و شغب میں اُسے سکون نہ ملتا تھا اور سکون پانے کے لیے ہی اُس نے اپنے لیے ویرانہ ڈھونڈا تھا۔ ضبط اور عبادت اُس کا معمول تھا ـــــ خواہشات اُس کے قابو میں تھیں۔

جوگی کمار گپری بہت سی قوتوں کا مالک تھا۔ مگر وہ اُن قوتوں کو

صرف کرنے کے حق میں نہ تھا۔ خاموشی میں اُسے سکون ملتا تھا اور خاموشی ہی کے وقت وہ عبادت کر سکتا تھا۔ اُس نے اپنا جسم تپا دیا تھا۔ مگر اُسے اذیت محسوس نہ ہوتی تھی۔ جسم تپتا تھا لیکن اس کی جلن کو ایک روحانی تصور کا احساس ٹھنڈا کر دیتا۔ اُس نے اپنے نفس پر قابو پا لیا تھا کیونکہ نفس کے کارن ہی آدمی پاپ کرتا ہے۔

جوگی کمارگری سُکھی تھا۔ خیالات کے سمندر میں ڈوبا رہتا تھا۔ اُس کے سامنے خواہشات کی دُنیا نہ تھی۔ سکھ تخیل کی دین ہے — اور پیاس کے مٹنے میں ہے۔ پیاس نہ ہونے کی صورت میں اُس کے مٹنے کی کوئی خاص اہمیت نہ بھی ہو مگر پھر بھی ایسی حالت میں دل پہ کوئی بوجھ نہیں رہتا۔ دُکھی دل تصور کی دنیا میں سکون محسوس کرتا ہے۔ جوگی کمارگری دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز تھا۔ اور وہ اپنی ہی دنیا میں رہتا تھا۔ دنیا سے بے نیازی اور اپنے تخیل پر اعتقاد۔ اِن دونوں میں عجب مستی ہے۔ تخیل میں تشنگی تھی اور اُسے بجھانے کا سامان بھی وہاں ہی تھا۔ تخیل سے جنم لینے والی اُس خوشی میں وہ ہمیشہ مگن رہتا تھا۔

اور اسی لیے کمارگری جوگی تھا۔

مدھوپال جوگی کمارگری کا چیلا تھا۔ مدھوپال کمارگری کی قوتوں سے واقف تھا اور حیران بھی۔

مدھوپال نے پوچھا، "مہاراج، ضبطِ نفس کا کیا طریقہ ہے؟"
کمار گری سنبھل کر بیٹھ گئے، "سکون اور سکون سے پیدا ہونے والی خوشی۔"

مدھوپال نے پھر پوچھا، "گرودیو! دنیا کی اصلیت کیا ہے؟"
"ظاہراً تبدیلی کا چکر اور باطن میں ایک عظیم خلا۔ خلا اور تبدیلی —— ان کے ملاپ پر تمہیں شاید تعجب ہو —— یہ دونوں یکجا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ یہ سوال فطری ہے۔ لیکن جہاں انسان کے لیے تبدیلی اور خلا کا امتیاز مٹ جاتا ہے وہی عرفان کی آخری سیڑھی ہے۔ دنیا کیا ہے؟ صرف ایک خلا ہے اور تبدیلی اُس خلا کی چال ہے۔ یہ تبدیلی صرف تخیل ہے اور تخیل بذاتِ خود خلا ہے۔ سمجھے؟"

مدھوپال کو اس جواب سے تسکین نہ ہوئی۔ "گرودیو! آپ نے کہا کہ دنیا صرف خلا ہے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ جو شے نظر کے سامنے ہے اُسے خلا سے کس طرح تعبیر کیا جا سکتا ہے؟"

کمار گری ہنس دیے، "یہی سمجھنے کے لیے تو جوگ کی ضرورت ہے۔ جوگی جس وقت آنکھیں بند کرتا ہے تو خود کو ایک عظیم خلا میں پاتا ہے۔ اُسی خلا میں دُکھ اور سُکھ، پیار اور نفرت، دن اور رات کی تمیز اور خالق و مخلوق کا امتیاز سب ختم ہو جاتے ہیں۔ خود کے اُس خلا میں وہ گھومتا ہے۔

اور اُسی میں خود کو جذب کر دیتا ہے۔ وہ تخیل کے زور سے چند لمحوں کے لیے اپنے خالق میں مدغم ہو جاتا ہے۔ خالق سے خلا میں ہمیشہ کے لیے جذب ہو جانے کو ہی نجات (مُکتی) کہتے ہیں۔ اس طرح جوگی تن خاکی میں رہتے ہوئے اپنے خالق میں مدغم ہونے کا تجربہ بھی کرتا ہے۔"

اپنے گرو کے لیے مدھوپال کا اعتقاد اُمڈ پڑا۔ وجد میں آکر اس نے کمارگری کے قدموں پر سر جھکا دیا۔ اُسے اپنے گرو کے لامحدود گیان پر فخر اور عظمت پر اعتقاد تھا۔ اُسی وقت رتنامبر وشالا دیو کے ساتھ کمارگری کی جھونپڑی میں داخل ہوئے۔

رتنامبر کو سامنے دیکھ کر کمارگری اٹھ کھڑے ہوئے۔ دونوں گلے ملے۔ اس کے بعد رتنامبر کو آسن پر بٹھاتے ہوئے جوگی کمارگری نے پوچھا، "مہاراج نے آج کس لیے یہ تکلیف فرمائی؟"

رتنامبر نے بڑے اطمینان سے جواب دیا، "اپنے شاگرد کو جوگی کمارگری کا چیلا بنانے کے لیے میں یہاں حاضر ہوا ہوں۔"

کمارگری نے کہا، "مہاراج، اِس ناچیز خادم کو آپ بہت بلند مقام دے رہے ہیں۔ میں اِس کے قابل نہیں۔"

"نہیں کمارگری، یہ تمہاری کسرِ نفسی ہے۔ حقیقت میں تم عرفان کی آخری منزل پر پہنچ چکے ہو۔ تم دنیا سے بہت بلند ہو چکے ہو اور میں ابھی

تک اِسی دنیا میں ہوں - جہاں بحث کسی مسئلے کو سلجھانے کے لیے کافی نہیں ہوتی وہاں تجربے اور تخیل، دونوں کا سہارا لینا پڑتا ہے - تم میں گیان ہے اور تجربہ ہے جبکہ میرے پاس صرف تجربہ ہے - اور اِسی لیے میں تمہارے پاس آیا ہوں - تمہارے ساتھ رہ کر یہ زندگی کے ہر مشکل سوال کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکے گا - اِسی لیے میں وشال دیو کو تمہارا چیلا بنانا چاہتا ہوں - مجھے امید ہے کہ تم میری بات نہیں ٹالو گے"

کمارگری نے وشال دیو کی طرف دیکھا، "بیٹا! زندگی کے کس سوال کو حل کرنے کے لیے تمہیں میرے پاس آنے کی ضرورت پڑی؟"

وشال دیو نے کمارگری کو پرنام کر کے جواب دیا، "گرو دیو! میں جاننا چاہتا ہوں پاپ کیا ہے؟"

کمارگری ہنس پڑے - ان کی ہنسی بڑی دلکش تھی - انھوں نے کہا، "تم جاننا چاہتے ہو کہ پاپ کیا ہے؟ لیکن پاپ کیا ہے، یہ تجربے سے ہی جانا جا سکتا ہے اور میرے ساتھ رہ کر تمہیں پاپ کا تجربہ نہ ہو سکے گا - ضبط اور عبادت میری زندگی ہیں اور ضبط و عبادت سے پاپ دور رہتا ہے - پھر بھی اچاریہ جی کا اصرار ہے کہ میں تمہیں اپنا شاگرد بنا لوں - چیلا بنانے سے پیشتر یہ واضح کر دینا مناسب ہو گا کہ میں تمہیں نیکی کا روپ دکھا دوں جسے پہچان کر تم پاپ کا پتہ لگا سکو گے"

کمار گری کی باتیں سن کر رتنامبر دل ہی دل میں مسکرائے، انھوں نے کہا، "ہو گی کمار گری! تم نے ٹھیک کہا۔ کسی بھی سمجھدار کو اس میں شک کی گنجائش نہ ہو گی۔ تمہیں شاید تعجب ہو لیکن میں خود نہیں جانتا کہ پاپ کیا ہے۔ برسوں کے مطالعے اور تجربے کے بعد مکمل گیان نہیں پا سکا ہوں۔ اپنے شاگردوں کو میں نے قابل آدمیوں کے ہاتھ میں سونپ دیا ہے، اب میں کچھ عرصہ کے لیے عبادت کروں گا۔ دیکھوں گا کہ جس بات کو میں مطالعے اور تجربے سے نہیں جان سکا کیا میں اُسے عقیدت اور عبادت سے جان سکتا ہوں۔"

یہ کہہ کر رتنامبر وہاں سے چلے گئے۔

رتنامبر کے چلے جانے کے بعد کمار گری نے اشارے سے وشال دیو کو بیٹھنے کے لیے کہا:

"بیٹا! تم میرے چیلے ہوئے۔ اِس وقت میں تم سے کچھ سوالوں کا جواب چاہوں گا۔ جانتے ہو نفس کیا ہے؟"

وشال دیو نے جواب دیا، "گرو دیو! نفس خواہشات کا دوسرا نام ہے۔"

"ٹھیک! مگر یہ بھی جانتے ہو کہ آدمی کی زندگی میں نفس کا کیا مقام ہے؟" کمار گری نے پوچھا، "شاید نہیں! اور وہ تمہیں میں آج بتا دوں گا۔ نفس پاپ

ہے۔ آدمی کو گناہ گار بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ خواہشات سے مغلوب ہو کر آدمی ایشور سے بے راہروی اختیار کرتا ہے۔ خواہشات کے سمندر میں ڈوب کر انسان اپنے آپ اور اپنے خالق کو بھول جاتا ہے۔ اس لیے نفس کو مار دینا ہی مناسب ہے۔ اگر آدمی خواہشات پر قابو پالے تو وہ بہت بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ ایشور کی تین خوبیاں ہیں، صداقت، یکسوئی اور سکون۔ یہ تینوں اوصاف نفس سے پاک دل کو ہی میسر آ سکتے ہیں۔ مگر نفس کے ہوتے ہوئے انسان کا زندگی سے پیار قائم رہتا ہے اور وہی پیار آدمی کو مغلوب کر لیتا ہے اور ان میں سے کوئی بھی خوبی انسان حاصل نہیں کر سکتا۔"

"وشال دیو! میرا شاگرد ہو کر تمہارا پہلا کام دِل کو نفس سے پاک کرنا ہوگا۔ یہ ایک ریاضت ہے لیکن اس ریاضت میں اذیت نہیں ہے۔ خواہشات کا دبانا مناسب نہیں۔ خواہشات کو پیدا ہی نہ ہونے دو۔ اگر ایک بار کوئی خواہش جنم لے لیتی ہے تو پھر وہ ہر لحظہ مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ اِس لیے تمہارا فرض خواہشات کو ہمیشہ کے لیے مار ڈالنا ہے۔ بولو وشال دیو، تم یہ سب کروگے؟"

وشال دیو نے جواب دیا، "گرو دیو! یہ سب کرنے کی کوشش کروں گا۔ مگر کر سکوں گا یا نہیں۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ آپ کا دکھایا ہوا راستہ

آسان تو ہے مگر اس میں کچھ رکاوٹیں بھی ہیں۔ خواہشات کا مارنا کیا زندگی کے اصولوں کے خلاف نہیں؟ آدمی پیدا ہوتا ہے، کیوں؟ عمل کے لیے۔ پھر اُس عمل کے راستے کو بند کر دینا کیا قدرت کے قانون کے خلاف نہیں؟ مہاراج، جس وقت آپ اِس بارے میں میرا شک رفع کر دیں گے اُس وقت میں آپ کے دکھائے ہوئے راستے پر چل سکوں گا۔"

وِشال دیو سے یہ جواب پانے کے لیے کمار گری پہلے ہی تیار بیٹھے تھے۔ انھوں نے کہا، "تم ٹھیک کہتے ہو وشال دیو کیونکہ تم پر ایک گرو کا اثر ہے۔ اُس اثر کو دور کر کے مجھے تم پر اپنا اثر ڈالنا پڑے گا۔ میں تمہارا شک دور کر دوں گا، مگر آج نہیں۔ شک میں پڑے ہوئے گرو کے چیلے میں شکوک کا ہونا فطری ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں وِشال دیو! اچاریہ رتنامبر کا رجحان زیادہ مادیت کی طرف ہے۔ میں پرماتما پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ اِس سے پیشتر کہ تم مجھ سے کچھ سیکھ سکو۔ تمہیں دو باتوں کو ماننا پڑے گا۔ اول یہ کہ پرماتما ہے اور دوسری یہ کہ 'فرض' زندگی کا سب سے اہم فرض ہے۔"

وِشال دیو نے جواب دیا، "مہاراج میں دونوں باتوں کو

ہی مانتا ہوں۔"

کمار گری اُٹھ کھڑے ہوئے، "تو پھر بے فکر ہو جاؤ۔ میں تمہیں تعلیم دوں گا اور تمہیں نجات کا راستہ دِکھا کر پاپ سے آگاہ کر دوں گا۔"

○

۳

شویتانک برہمچاری تھا۔ مطالعہ اُس کا معمول تھا اور عرفان اُس کی منزل تھی۔ لیکن اُس کا مطالعہ تجربے سے خالی تھا۔ اُس کی عمر تقریباً پچیس برس تھی اور اِسی عمر میں اُس نے فلسفے اور ویدوں کو پڑھ لیا تھا۔ اُس نے ادب کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ رنگین اور عشقیہ شاعری اُس نے نہایت غور سے پڑھی تھی۔ اور اُسے سمجھنے کی کوشش بھی کی تھی۔ لیکن وہ سمجھ نہ سکا تھا۔ عورت اور جوانی کی مستی، ابھی تک وہ اِن دونوں سے ناآشنا تھا۔

بیج گپت کے محل میں برہمچاری شویتانک اور ناچنے والی چترلیکھا کا ساتھ ہوا۔ بیج گپت نے جس وقت شویتانک سے چترلیکھا کا تعارف

کرایا، اُس نے صرف مذاق کیا تھا۔ مگر جب اُس نے حالات پر غور کیا تو اُسے تعجب ہوا۔ برہمچاری اور رقاصہ!............ بیج گپت اس میل پر ہنس پڑا۔

بیج گپت نے تو صرف مذاق کیا تھا لیکن شویتانک کی زندگی میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ اُسے ہر رات چیتر لیکھا کو اُس کے گھر پہنچانے جانا پڑتا تھا۔ ہر رات چیتر لیکھا شراب سے مدہوش ہوتی تھی۔ چیتر لیکھا کی مستی بھری آنکھوں کو دیکھ کر شویتانک کانپ اٹھتا تھا۔ عورت اور شراب ——— تیل سے بھرے ہوئے دیئے کی روشنی تھی، شویتانک پتنگے کی طرح جس کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا۔ شویتانک جب چیتر لیکھا کو دیکھتا تو اُسے عجیب طرح کی مسرت محسوس ہوتی۔ اور وہ مسرت کیا تھی؟ ایک نامعلوم سی خواہش۔ جس گھڑی چیتر لیکھا کی اُدھ کھلی مست آنکھیں شویتانک کی آنکھوں سے مل جاتیں وہ مدہوش ہو کر جھومنے لگتا۔

بیج گپت کے محل میں شویتانک کا شمار نوکروں میں نہ تھا۔ وہ بیجگپت کا چھوٹا بھائی ہی سمجھا جاتا تھا۔ عیش و عشرت کے سامان شویتانک کو ہر وقت میسر تھے۔ شہر کے بارسوخ آدمیوں سے وہ متعارف ہو چکا تھا۔ ایک گھرے اندھیرے سے نکل کر شویتانک ایک روشن دنیا میں آگیا تھا۔ اس لیے اُسے اپنی موجودہ حالت پر خود ہی یقین نہ آتا تھا۔ لیکن

آہستہ آہستہ وہ اُس ماحول سے مانوس ہو گیا۔ اُسے محسوس ہونے لگا کہ وہ دنیا ہی میں ہے۔ وہ نیکی اور گناہ کے درمیان ہے۔ اُس کے چاروں طرف خواہشات کا جمگھٹا تھا۔ اُسے محسوس ہوا کہ وہ سنسار کے اتھاہ سمندر میں بہہ رہا ہے۔

ایک دن بیج گپت کو کسی فوری اور اچانک کام سے باہر جانا پڑا۔ کام کچھ ایسا تھا کہ وہ شام تک نہ لوٹ سکا۔ معمول کی طرح چترلیکھا کا رتھ بیج گپت کے دروازے پر آ کر رُکا۔ شویتانک نے چترلیکھا کا خیر مقدم کیا۔ دونوں بیج گپت کی نشست گاہ میں گئے۔ بیج گپت کو نہ دیکھ کر چترلیکھا نے پوچھا، ”تمہارے مالک کہاں ہیں؟“

”تمہارے مالک، کہاں ہیں؟“ برہمچاری نے رقاصہ کے منہ سے یہ سنا تو اُسے بُرا لگا۔ یہ بات اُسے تیر کی طرح چبھی۔ اگر یہ بات کسی عام عورت کے منہ سے نکلی ہوتی تو شویتانک اُس کا کوئی تیکھا سا جواب دیتا۔ شویتانک کو پہلی بار اپنے رُتبے کا احساس ہوا اور ساتھ ہی افسوس بھی۔ لیکن اپنے جذبات کو دبا کر اُس نے جواب دیا، ”دیوی وہ کسی کام سے باہر گئے ہیں۔“

چترلیکھا نے پوچھا، ”وہ کب تک لوٹ آئیں گے؟“

”آتے ہی ہوں گے۔“

"شویتانک! مجھے پیاس لگی ہے۔"

شویتانک اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اپنے مرتبے کا احساس ہو چکا تھا اور اُسی وقت اسے بیج گپت کے وہ الفاظ بھی یاد آ گئے۔ "چترلیکھا تمہاری مالکہ ہے۔" وہ خود ہی سونے کے کٹورے میں پانی لے آیا۔

چترلیکھا نے پانی دیکھا تو مسکرائی۔ "شویتانک تم ابھی بچے ہو۔"

شویتانک چترلیکھا کے طنز کو نہ سمجھ سکا۔ "دیوی، کون سی بھول ہوئی ہے؟"

چترلیکھا زور سے ہنسی۔ "شویتانک تم اب بھی نہیں سمجھ پائے۔ پیاس بجھا نہیں کرتی۔ آگ کو پانی کی ضرورت نہیں ہوتی، اُسے گھی چاہیئے، جس سے کہ وہ اور بھڑک سکے۔ زندگی ایک نہ مٹنے والی پیاس ہے۔ اُسے بجھانا زندگی کو ختم کر دینا ہے۔ مجھے پانی کی ضرورت نہیں، مجھے شراب چاہیئے۔"

شویتانک سکتے میں آ گیا۔ بات کتنی بھیانک تھی لیکن کتنی مُدلّل۔ شویتانک بھی ہنس دیا۔ "شاید مجھے پاٹلی پتر کی حسین ترین رقاصہ کا شاگرد بننا پڑے گا۔" یہ کہہ کر شویتانک نے چترلیکھا کی طرف شراب سے لبریز پیالہ بڑھا دیا۔

ایک گھونٹ پی کر چترلیکھا نے شراب کا پیالہ شویتانک کے سامنے رکھ دیا۔ اُس وقت وہ تکیئے کے سہارے بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس کا آنچل سر سے کھسک گیا تھا۔ اُس کے بال اندھیرے کی طرح کالے تھے۔ اُس کے بالوں میں گندھی ہوئی موتیوں کی مالا کہکشاں کی طرح چمک رہی تھی۔ اُس کا لباس کتنا خوبصورت تھا ــــــ شویتانک نے ایسی حسینہ کو کبھی تصور میں بھی نہ دیکھا تھا۔ چترلیکھا کا حسن پاگل بنا دینے والا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں مُسکان تھی۔ شویتانک خاموش تھا اور چترلیکھا کو دیکھ رہا تھا۔ چترلیکھا نے پوچھا، "شویتانک تم شراب نہیں پیتے؟ میں نے تمہاری طرف شراب کا پیالہ بڑھا دیا ہے مگر تمہارے ہاتھ اِسے منہ تک لے جانے کی ہمت نہیں کرتے۔ میں تم سے ایک سوال پوچھوں گی، اُس کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا ہوگا۔"

شویتانک نے اپنا سر جھکا دیا۔

"تم برہمچاری ہو اور تمہارے گرو نے تمہیں شراب پینے کو منع کیا ہوگا۔ میں اس کا کارن جاننا چاہتی ہوں؟"

شویتانک نے دھیرے سے جواب دیا، "دیوی ضبط زندگی کا ایک اہم جزو ہے، لیکن شراب اور ضبط میں دشمنی ہے۔"

"اور ضبط کا مقصد کیا ہے؟"

"سُکھ اور شانتی"

چترلیکھا نے شراب کے پیالے کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پوچھا، "اور زندگی کا مقصد؟"

شویتانک کو چترلیکھا کی آواز میں ایک خاص قسم کے سنگیت کا احساس ہوا۔ اُس نے جواب دیا، "زندگی کا مقصد؟ سُکھ اور شانتی!"

"شویتانک تم بھولتے ہو۔" چترلیکھا سنبھل کر بیٹھ گئی۔ "سُکھ پیاس کا بجھنا ہے اور شانتی آرام۔ مگر زندگی ایک مسلسل عمل ہے، نہ بجھنے والی پیاس ہے۔ زندگی ہلچل ہے، تغیر ہے اور ہلچل و تغیر میں سُکھ اور شانتی کا کوئی مقام نہیں۔" اتنا کہہ کر اُس نے شراب کا پیالہ شویتانک کے ہونٹوں سے لگا دیا۔

شویتانک نے ایک بار سوچا کہ وہ شراب کے پیالے کو ہٹا دے مگر چترلیکھا کی ہنستی ہوئی آنکھوں میں عجیب جادو تھا۔ وہ نہ چترلیکھا کو روک سکا اور نہ اپنے آپ کو۔۔۔ اور شراب اُس کے حلق سے نیچے اتر گئی۔

اُس وقت بیج گپت ہنستے ہوئے داخل ہوا، "بر ہمچاری آج

تمہیں رقاصہ نے پہلا سبق دیا ہے اور اس کے لیے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔"

شویتانک نیند سے جیسے یکایک چونک اٹھا۔ بیج گپت کی ہنسی نے اُسے اُس کی بھول کا احساس دِلا دیا۔ اُس نے چترلیکھا کی طرف دیکھا اور پھر بیج گپت کی طرف۔ اِس کے بعد اُس نے اپنا چہرہ جھکا لیا۔ بیج گپت ہنستا ہوا لباس تبدیل کرنے چلا گیا۔ بیج گپت کے چلے جانے کے بعد شویتانک نے چترلیکھا سے کہا، "دیوی! آج تم نے میری عبادت کا غرور توڑ دیا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم نے میرے اندر ایک آگ بھڑکا دی ہے۔ کس لیے؟ دیوی! میری زندگی میں تم بگولے کی طرح یکایک کیوں آگئیں؟" اتنا کہتے کہتے شویتانک نے چترلیکھا کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔

چترلیکھا نے ہنستے ہوئے جواب دیا، "شویتانک تم بھولتے ہو۔ جسے تم عبادت کہتے ہو وہ آتما کا خون ہے۔ میں نے تو تم پر صرف یہ ظاہر کیا ہے کہ مستی زندگی کا ایک اہم جزو ہے۔ رہی تمہارے دل میں آگ بھڑکانے کی بات، میں نے تو تمہیں زندگی کا حقیقی رُوپ دکھایا ہے۔"

چترلیکھا یکایک سنجیدہ ہوگئی۔ اُس نے شویتانک کا ہاتھ پرے

جھٹک دیا، "شویتانک۔ یہ یاد رکھنا کہ تمہاری زندگی میں میرا آنا ناممکن ہے۔ میں اپنے آپ کو پہچانتی ہوں اور میں صرف ایک شخص سے پیار کرتی ہوں اور وہ بیج گپت ہے۔ کبھی اس بات کا تصور بھی نہ کرنا کہ میں تمہاری زندگی میں آسکتی ہوں۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

شویتانک کا رنگ زرد پڑ گیا۔ وہ ایک ناچنے والی سے ہار گیا۔ گیان میں، عمل میں اور شخصیت میں۔ وہ بولا، "جو حکم دیوی!" اتنا کہہ کر شکست خوردہ بیچارہ دروازے کی طرف بڑھا۔ چتر لیکھا نے کچھ سوچا اور دروازے سے نکلتے ہوئے شویتانک کو پکارا، "شویتانک! ٹھہرو، مجھے تم سے کچھ اور کہنا ہے۔ لوٹ آؤ۔"

شویتانک رک گیا۔ وہ لوٹا نہیں۔ گھوم کر اُس نے جواب دیا، "دیوی! کیا ابھی اور غصہ باقی ہے؟ کیا میری آتما کی کمزوری کا اتنا مظاہرہ کافی نہیں؟ دیوی، تم میری مالکہ ہو اور ساتھ ساتھ میری زندگی کی... ....! نہیں نہیں تم صرف میری مالکہ ہو اس لیے تمہارا حکم بجا لانا میرا فرض ہے۔ کیا حکم ہے دیوی!" اس وقت شویتانک کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔

چتر لیکھا کے دل کو شویتانک —— بالک شویتانک کی ان باتوں سے دکھ ہوا۔ اُس نے کہا، "شویتانک مجھ سے بھول ہوئی——

میں نے تم سے بُرا برتاؤ کیا۔ اس کے لیے میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔ شویتانک، تم میرے بھائی کے برابر ہو اور تمہارے دُکھ سے مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ میں نے انجانے میں شاید تمہارے دل کو صدمہ پہنچایا ہے۔ اِس کے لیے میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔"

چترلیکھا کی ان میٹھی باتوں سے شویتانک کا دُکھ اور غصّہ جاتا رہا۔ اُس کے دل کی آگ سرد پڑ گئی۔ چترلیکھا میں اُس نے دیوی کا روپ دیکھا۔ اُس کی نظر میں اب چترلیکھا رقاصہ نہ تھی۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے چترلیکھا سے اُس کا کوئی روحانی رشتہ ہے۔ اُس نے کہا، "دیوی! معافی مانگنے کی کوئی بات نہیں۔ بھول میری تھی اور اِس بھول کی مجھے سزا بھی ملنی چاہیئے تھی۔ لیکن دیوی! تم نے سزا دینے کی بجائے مجھ پر کرم کیا ہے۔ تم نے مجھے گمراہ ہونے سے بچا کر مجھ پر کتنا احسان کیا ہے، یہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ تم میری خطا معاف کرنا دیوی!" اتنا کہہ کر شویتانک کمرے سے باہر چلا گیا اور چترلیکھا بُت کی طرح خاموش کھڑی رہ گئی۔ انجانے میں اُس نے ایک بھولے بچے کو اپنے حسن کا شکار بنایا تھا، اِس کا اُسے دُکھ تھا۔

شویتانک سیدھا بیج گپت کے پاس پہنچا۔ پہنچتے ہی وہ بیجگپت کے قدموں پر گر پڑا۔ اُس نے صرف اتنا کہا، "مالک مجھے سزا

دیجیے :-

بیج گپت شویتانک کے اس رویے سے چونک اٹھا۔ اُس نے شویتانک کو اٹھا کر پوچھا، "شویتانک، کیوں؟ کیا بات ہے؟"

شویتانک نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا، "مالک، میں نے آپ کے ساتھ دھوکا کرنے کا گناہ کیا ہے۔ میں نے اُس عورت سے پیار کرنے کی جرأت کی ہے۔ جو آپ سے پیار کرتی ہے اور جس سے آپ پیار کرتے ہیں اور جو میری مالکہ ہے۔"

بیج گپت سب سمجھ گیا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرایا، "شویتانک تم نے کیسے جانا کہ وہ عورت مجھ سے پیار کرتی ہے؟"

"اُس نے مجھ سے خود ہی یہ کہا ہے۔" شویتانک پر شراب اثر کر رہی تھی۔ اُسے اپنے جسم میں ایک نئی قوت کا احساس ہونے لگا۔ "آج میں اُس کے ہاتھ سے شراب پی کر اپنے راستے سے بھٹک گیا ہوں اور یہ اِس لیے کہ جس عورت سے میں پیار کرتا ہوں اُس کی دی ہوئی شراب کو میں رد نہ کر سکا۔"

بیج گپت نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا، "شویتانک! اگر وہ عورت تم سے یہ نہ کہتی کہ وہ مجھ سے پیار کرتی ہے، اور وہ خود کو تمہارے حوالے کرنے پر تیار ہو جاتی تو تم کیا کرتے؟"

چند لمحے سوچنے کے بعد شویتانک نے کہا، "تو شاید میں مالک سے معافی بھی نہ مانگتا اور مالک سے دھوکا کر کے اپنے گرو کا گناہگار بھی ہوتا۔"

نیج گپت نے شویتانک کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا، "شویتانک مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اس حالت میں دوسرا آدمی بھی یہی کرتا۔ تم نے جو کچھ کیا وہ مناسب کیا اور جو کچھ کرتے وہ بھی مناسب ہی کرتے۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہ ہوتا، قصور صرف حالات کا ہوتا۔ میں تم سے خوش ہوں۔ تم نے غلطی کی لیکن غلطی کا اعتراف کر کے اسے دھو دیا۔ تم سچ بولے اور یہی تمہارے لیے مناسب بھی تھا۔ اور جہاں تک مجھ سے دھوکا کرنے کا تعلق ہے، شویتانک تم بھولے ہو۔ تم ابھی دنیا میں نووارد ہو۔ تمہیں ابھی تجربہ نہیں۔ نہ جانے کتنی بار تمہیں تجربے کے امتحانوں سے گزرنا ہوگا۔ اس وقت تمہیں اپنے فرائض پر نظر رکھنی پڑے گی۔ خواہشات تم پر غالب آنے کی کوشش کریں گی اور تمہیں ان کو شکست دینا ہوگی۔ یہاں ہی تمہاری قوتوں کا امتحان ہوگا۔ ہار جیت کا میدان یہ دنیا ہے، ویرانہ نہیں۔"

شویتانک رو رہا تھا۔ اس نے جواب دیا، "مالک میں یہ سب کروں گا، مگر غلطی کی سزا ملنی ہی چاہیے۔"

پنج گپت نے شفقت بھرے لہجے میں کہا، "روتے کیوں ہو؟ غلطی کی سزا چاہتے ہو؟ مگر غلطی تم نے کی ہی نہیں، پھر سزا کیسی؟ گناہ عمل سے ہوتا ہے، تصور سے نہیں۔ خیال تو عمل کا ایک ذریعہ ہے۔ پھر بھی اگر تم سزا چاہتے ہو تو میں تمہیں سب سے کڑی سزا دوں گا۔ اور وہ سزا یہ ہے کہ تمہیں روز کی طرح مستقبل میں بھی چتر لیکھا کو اُس کے گھر پہنچانا ہوگا۔"

○

۴

وِشال دیو نے کمارگری میں ایک عظیم انسان دیکھا۔ کمارگری کے گیان اور جلال کے سامنے وہ جھک گیا۔ کمارگری کی دلیلیں لاجواب کر دینے والی تھیں۔ وِشال دیو کے سب شکوک کو وہ پل بھر میں دُور کر دیتے تھے۔ کمارگری نے وشال دیو کو جوگ کا سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ کمارگری کو قابل شاگرد مِلا اور وشال دیو کو قابل گُرو۔

اُس دن کمارگری وشال دیو کو عبادت کی اہمیت بتا رہے تھے۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ جنگل میں کمارگری کی جھونپڑی کا دیا ٹمٹما رہا تھا۔ اچانک دروازے پر قدموں کی چاپ سنائی دی اور ساتھ ہی کسی نے کہا، ”بھولے ہوئے راہی رات بھر کے لیے ٹھکانہ چاہتے ہیں۔“

کمار گری نے جواب دیا، "میں اُن کا سواگت کرتا ہوں۔ میری جھونپڑی کے دروازے بھولے بھٹکے کیلئے کھلے ہیں۔" اپنے جواب پر کمار گری خود ہی ہنس دیئے۔

دوسرے لمحے ایک مرد اور عورت اندر داخل ہوئے۔ عورت کو دیکھ کر جوگی کمار گری چونکے۔ انھوں نے آدمی سے کہا، "اجنبی! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہارے ساتھ ایک عورت بھی ہے۔ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اُس جوگی کی کٹیا ہے۔ جو دنیا تیاگ چکا ہے۔"

اجنبی نے جواب دیا، "مہاراج، میں یہ تو جانتا ہوں کہ یہ ایک جوگی کی کٹیا ہے لیکن مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ اس جوگی کو ایک عورت اور خصوصاً اُس عورت کو جو ایک مرد کے ساتھ ہو صرف رات بھر کے لیے جگہ دینے میں اعتراض ہوگا۔"

اجنبی کے اِس جواب سے کمار گری لاجواب ہو گئے۔ اُس وقت تک وہ عورت آسن پر بیٹھ چکی تھی اور دیئے کی مدھم روشنی میں اُس کا چہرہ دکھائی دینے لگا تھا۔ کمار گری نے کہا، "اجنبی! میں عورت کو جھونپڑی میں جگہ دینے کے لیے صرف اس لیے ہچکچایا تھا کہ عورت اندھیرا ہے، موہ ہے، جادو ہے اور خواہش ہے۔ عرفان

کی روشن دنیا میں عورت کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ لیکن پھر بھی تم میرے مہمان ہو اِس لیے تمہارا سواگت کرنا میرا فرض ہے۔"

عورت ابھی تک اِس بحث کو تعجب اور دلچسپی سے سُن رہی تھی۔ کمارگری نے بات ختم ہی کی تھی کہ اُس نے اُن کے سامنے سر جھکا دیا اور کہا، "روشنی پر موہت پتنگے کو اندھیرے کا پرنام ہے۔"

الفاظ زہر میں بُجھے ہوئے تھے لیکن آواز میں سنگیت تھا۔ اُس حُسن میں شعریت تھی اور خواہشات کی مستی میں غرور۔ کمارگری اُس اجنبی عورت کا عجیب سا سلام سن کر چونک اٹھے۔ انھوں نے اُس کی طرف غور سے دیکھا۔ وہ اُسے دیکھ کر سکتے میں آ گئے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں ایسا حُسن کبھی نہ دیکھا تھا۔ عورت کی بات کا جواب دینا کمارگری نے مناسب نہ سمجھا۔ وہ مرد سے مخاطب ہوئے۔ "اپنے مہمانوں سے متعارف ہونے کا حق مجھے حاصل ہے؟"

مرد نے جواب دیا، "مہاراج اِس خادم کو بیج گپت کہتے ہیں۔ اور وہ پاٹلی پتر کا ایک رئیس ہے اور یہ عورت پاٹلی پتر کی مشہور رقاصہ چترلیکھا ہے۔"

"بیچ گپت اور چترلیکھا!" اس بار کمارگری چترلیکھا کی طرف پلٹے۔ "رقاصہ! تمہاری بات میں تلخی ہے اور دیوانہ پن ہے۔ تمہارا حسن تمہارے زہر کو چھپائے ہوئے ہے۔ تم نے میری بے عزتی کی ہے۔ لیکن تم میری مہمان ہو۔ اس لیے دعا دینا میرا فرض ہے، پرماتما تمہیں عقل دے!"

چترلیکھا ہنس پڑی۔ اُس کی میٹھی ہنسی میں دل کو موہ لینے والا جادو تھا۔ "جوگی! ہر کسی کی سوجھ اپنی ہوتی ہے۔ دنیادار کے لیے بیراگ دُکھ اور تکلیف ہے۔ ہر شخص اپنے اصول کا خود تعین کرتا ہے اور ان پر اعتقاد رکھتا ہے۔ ہر شخص خود کو صحیح راستے پر سمجھتا ہے اور اس کی سمجھ کے مطابق دوسرے عقیدے کو ماننے والا غلط راستے پر ہے۔" رقاصہ اور جوگی کا سامنا تھا۔ طوفان اور سکون کا مقابلہ تھا۔ زندگی اور موت کی لڑائی تھی۔ کمارگری نے بڑے پُرسکون لہجے میں جواب دیا۔ "مگر سچائی ایک ہے اور وہ حقیقت کا گیان ہے! راستہ وہی درست ہے جس سے شانتی اور سُکھ مل سکے۔"

کمارگری کی آواز میں سنجیدگی تھی۔ ریاضت کا جلال نوجوان جوگی کے خوبصورت چہرے کو روشن کر رہا تھا۔ کمارگری کی بڑی بڑی آنکھوں میں سُکھ اور شانتی کی چمک تھی۔

جوگی کی آنکھیں رقاصہ کی آنکھوں سے ایک لمحے کے لیے مل گئیں نفسانیت عبادت کے آگے کانپ اُٹھی۔ چترلیکھا نے محسوس کیا کہ جس جوگی کے سامنے وہ بیٹھی ہے وہ بہت بلند مرتبے کا ہے۔ پھر بھی اُس نے ہمت کر کے کہا "شانتی اور سُکھ! شانتی آرام کا دوسرا نام ہے اور سُکھ، اس کا مطلب ایک نہیں؟"

جوگی کمارگری ایک رقاصہ کی زبان سے فلسفے کے بگڑے ہوئے رُوپ کو دلائل کے ساتھ سُن کر اچنبھے میں آ گئے جس عورت سے وہ باتیں کر رہے تھے وُہ خوبصورت ہونے کے علاوہ عالم بھی تھی۔ اس عورت میں سوچ کا مادہ تھا اور ذہانت تھی۔ ذہانت کا مقابلہ ذہانت ہی کر سکتی ہے اور گیان کے میدان میں ذہانت اور اچھوتے اندازِ فکر کا بہت بلند مقام ہے۔ کمارگری کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے مگر نہایت اعتماد سے بولے "ٹھیک کہتی ہو۔ شانتی آرام کا دوسرا نام ہے اور آرام ہی سے نجات ملتی ہے۔ جسے ساری دنیا آرام کہتی ہے وُہ حقیقت میں آرام نہیں کیونکہ اس حالت میں دماغ کام کرتا رہتا ہے۔ آرام کے معنی ہیں جس خلا سے پیدا ہوئے ہیں اُسی میں مدغم ہو جانا۔ اور وہی خلا زندگی کی منزل ہے اور ابھی تم نے سُکھ کے معنی بتائے تھے۔ میں اُسے بھی درست سمجھتا ہوں

لیکن سکھ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ وہ سکھ کیا ہے، جب آدمی یہ بھی جان گیا تب وہ عام انسانوں سے کہیں بلند ہو جاتا ہے۔" چتر لیکھا نے کمارگیری کی باتوں میں سچائی کی جھلک دیکھی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس نوجوان جوگی کی طرف اپنے آپ ہی کھنچی چلی جا رہی ہے اس نے ایک بار پھر ہمت کی " خلا! جوگی تمہارے اس خلا کو مانتا ہی کون ہے؟ جو کچھ سامنے ہے وہ ہی حقیقت ہے۔ خلا تخیل کی دین ہے خلا کی دہائی دینے والے جوگی! کیا تم اپنے اور مجھ میں فرق دیکھتے ہو؟ اگر دیکھتے ہو تو تم خلا پر اعتقاد نہیں رکھتے اور اگر کوئی فرق نہیں دیکھتے تو گیان اور اندھیرا، سکھ اور دکھ، مرد اور عورت، نیکی اور بدی کا تمہارا یہ امتیاز ایک فریب ہے۔ آدمی کی تخلیق کرتے وقت بھگوان نے اس کے عمل کا میدان تعین کر دیا تھا۔ اس نے انسان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ دنیا میں آکر کام کرے۔ ایک بزدل کی طرح دنیا کی مشکلات سے منہ موڑ لے اور بھوکھ پیاس کے بجھنے کو کہتے ہیں۔ مگر یہ تسکین وہاں بھی ممکن ہے جہاں خواہش ہو گی، حسرت ہو گی۔"

جوگی کا چہرہ انتہائی سنجیدہ تھا اور رقاصہ مسکرا رہی تھی۔ بیج گپت اپنے ہی خیالات کا اس خوبی سے اظہار ہوتے دیکھ کر چتر لیکھا پر دل ہی دل میں لٹو ہو رہا تھا اور وشال دیو رقاصہ کے گیان پر حیران تھا۔ دونوں

کمار گری کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔

کمار گری کچھ دیر تک خاموش رہے۔ پھر انہوں نے بڑی متانت سے کہا۔ "ایشور! ایشور اور آدمی میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف ظاہری ہے —— دنیاوی ہے۔ مایا[1] اور برہم[2] کے ملاپ کو ہی انسان کی آتما کہتے ہیں۔ مایا اصل میں برہم کا جزو ہوتے ہوئے بھی ظاہراً اس سے الگ ہے۔ برہم جب تک مایا سے چمٹا رہتا ہے تب تک وہ دنیا کے جال میں پھنسا رہتا ہے۔ مایا کو چھوڑ دینے کے بعد وہ اپنے اصلی روپ میں آجاتا ہے۔ تم اور میں —— حقیقت میں یہاں فرق نہیں کیونکہ تم بھی برہم کا جزو ہو اور میں بھی۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ تم مایا سے —— ملا ہوا برہم ہو اور میں مایا کو چھوڑ چکا ہوں اس لیے میں مایا کو زندگی سے الگ رکھنا چاہتا ہوں کہ کہیں پیچھے نہ ہٹنا پڑے۔ اور سکھ کہتے ہیں پیاس کے مٹنے کو۔ یہاں بھی تم بھول رہی

---

[1] مایا کے معنی ہیں دھوکا، فریب، ILLUSION۔ یہ دنیا بھی چونکہ ایک ILLUSION ہے اس لیے اسے بھی مایا کہتے ہیں۔

[2] ہندو اعتقاد کے مطابق ایشور کے تین روپ ہیں۔ برہم جو پیدا کرتا ہے۔ وشنو جو پرورش کرتا ہے اور مہیش جو مارتا ہے۔

ہو۔ پیاس کا مٹنا تسکین کا ایک ذریعہ ہو سکے تو وہ سُکھ ضرور ہے مگر عمل کے پھندے میں پھنسے رہنے پر اس پیاس کے مٹنے میں خوشی نہیں ہوتی برہم مایا سے مل جانے پر اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ عمل کے چکر میں بھٹکنے لگتا ہے مگر جس وقت وہ اس جھوٹی دنیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تو اُسے سکون مل جاتا ہے۔ دُکھ سے بھری ہوئی اس دنیا کو چھوڑ دینے کو ہی سُکھ کہتے ہیں۔" کمارگری تھوڑی دیر تک رُکے۔ دوسرے ہی لمحے انہوں نے پھر کہنا شروع کیا۔" اور یاد رکھو بحث سے کوئی تصفیہ نہیں ہوتا۔ سچائی تجربے سے جانی جاتی ہے۔ تجربہ اور اعتقاد، ان کے بغیر آدمی کے لیے گیان حاصل کرنا ناممکن ہے۔" اتنا کہہ کر وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔" رات بہت بیت چکی ہے۔ اب آپ لوگوں کو آرام کرنا چاہیے۔"

کمارگری کے اس جواب سے چترلیکھا کو تسلی نہ ہوئی۔ کمارگری کو بھی یہی احساس تھا، مگر ساتھ ساتھ کمارگری کی شخصیت نے چترلیکھا کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ جوگی نے رقاصہ میں گیان دیکھا اور رقاصہ نے جوگی میں حسن۔ ایک عجیب بات تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے مطمئن نہ تھے مگر متاثر ضرور تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے میں کشش محسوس کی۔ جوگی نے گیان کی اور رقاصہ نے حسن کی۔ مگر بیج گپت نے

کیا دیکھا، یہ وہ خود ہی نہ سمجھ سکا۔ کمار گری اور چترلیکھا کی بحث نے اُس کے دل میں ایک قسم کی ہلچل پیدا کر دی تھی۔ یہ ہلچل اس بحث کے بارے میں نہ تھی۔ پھر یہ کیا تھا، اسے وہ جاننے کی لاکھ کوشش کرنے پر بھی نہ جان سکا۔ چترلیکھا نے جوگی میں ایک کشش محسوس کی۔ اس کا ایک ہلکا سا احساس بیج گپت کو بھی ہوا، مگر وہ اس پر یقین نہ کر سکا۔

کمار گری نے کہا "میرا شاگرد وشال دیو آج رات میری جھونپڑی میں آرام کرے گا۔ اُس کی جھونپڑی خالی ہے۔ مہمان وہاں جا سکتے ہیں۔"

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی چترلیکھا۔ چلتے ہوئے چترلیکھا نے کہا "جوگی! عبادت زندگی کی بھول ہے، یہ میں تمہیں بتانے دیتی ہوں ریاضت کا مطلب ہے روح کا قتل۔ اچھا مہاراج کے چرنوں پر چترلیکھا کا پرنام۔" اتنا کہہ کر وہ ہنستے ہوئے بیج گپت کے ساتھ جھونپڑی سے باہر چلی گئی۔

چترلیکھا کے جانے پر کمار گری ہنس پڑے "وہ ٹھیک کہتی ہے۔ عبادت کہتے ہیں روح کے قتل کو اور روح مایا اور برہم کے ملاپ کو کہتے ہیں جس وقت روح مر جاتی ہے مایا غائب ہو جاتی ہے اور صرف برہم رہ جاتا ہے۔ مگر چترلیکھا اگر تم مختلف حالات میں ہوتیں تو شاید تم بھی

اس راز کو سمجھ سکتیں۔ تم میں گیان ہے۔ مگر اس گیان کو کوئی راہ دکھلانے والا نہیں ہے۔ مجھے تم پر ترس آتا ہے۔"

وِشال دیو بیج گپت اور چترلیکھا کو اپنی جھونپڑی میں پہنچا کر گرو کے پاس لوٹ آیا۔ سونے سے پہلے بیج گپت نے کہا "چترلیکھا!"

چترلیکھا نے جواب دیا "پریتم!"

بیج گپت نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "دل پر ایک بوجھ سا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم دونوں پر دُکھ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ چترلیکھا! کمار گری جوگی ہے اور اس میں کشش ہے۔"

چترلیکھا کا رنگ زرد پڑ گیا مگر اس نے سنبھل کر جواب دیا "پریتم! کمار گری جوگی ہے اور بیوقوف ہے۔ اس کی رُوح مر چکی ہے۔"

چترلیکھا نے اپنے آپ کو اور بیج گپت کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ اُس نے پھر کہا "کمار گری ویرانے کا پجاری ہے اور ہم عمل کے کھلاڑی ہیں۔ کمار گری نے نفس کو مار ڈالا ہے اور ہم نفس پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کمار گری کی زندگی کا مقصد ہے تخیل کا خلا اور ہم دونوں کی زندگی کا مقصد ہے مستی اور پاگل پن۔ پیارے! دنیا کی کوئی بھی ہستی ہمارے درمیان نہیں آ سکتی۔"

بیج گپت کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا "بھگوان ایسا ہی کرے۔"

چترلیکھا

چترلیکھا نے بیج گپت کو دھوکا دیا مگر اپنے آپ کو دھوکا نہ دے سکی۔ اُس نے دل ہی دل میں کہا "مگر کمارگری حسین ضرور ہے"

۵

ایک بہت بڑا یگ ہو رہا تھا۔ منتروں کی آواز کے ساتھ ہون کُنڈ
سے نکلتا ہوا دھواں ہر طرف پھیل گیا تھا۔ مہاراجہ چندر گپت کے محل
میں مہمانوں کی بھیڑ تھی۔ ہیرے جواہرات سے جڑے ہوئے تخت پر مہاراجہ
بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے دائیں طرف سلطنت کے بڑے بڑے
نامور سردار بیٹھے تھے اور بائیں طرف دربار کے اُمرا تھے۔ اُن کے
سامنے براہمنوں اور جوگیوں کا جمگھٹا تھا۔

روایت کے مطابق یگ کے بعد مذہبی اور علمی مسائل پر بحث کرنے
کے لیے یہ لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ مہاراجہ چندر گپت نے مسکراتے
ہوئے اپنے وزیرِ اعلیٰ چانکیہ کی طرف دیکھا۔ "دانش مند وزیر! آپ

نے اپنے "ارتھ شاستر"[1] میں بہت جگہ مذہبی اصولوں کی مخالفت کی ہے اس کا کیا کارن ہے؟ کیا آپ یہ بتانے کی تکلیف کریں گے کہ سیاسی حکمت عملی مذہبی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے یا نہیں؟"

چانکیہ نے اٹھ کر سامنے بیٹھے ہوئے علماء کے آگے سر جھکا دیا، اور پھر مہاراجہ کو پرنام کر کے بیٹھ گئے۔ بیٹھ کر انھوں نے جواب دیا، "مہاراج کا کہنا ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے ارتھ شاستر میں کہیں کہیں پرانے اور رواجی مذہبی اصولوں سے اختلاف کیا ہے۔ یہ صاف ہے اور اسے میں مانتا ہوں مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مذہب سماج نے بنایا ہے۔ مذہب نے سیاسی حکمت عملی کو جنم دیا ہے نہ کہ سیاسی حکمتِ عملی نے مذہب کو۔ سماج کو زندہ رکھنے کے لیے ہی سماج کے بنائے ہوئے اصولوں کو سیاسی حکمتِ عملی کہتے ہیں۔ اور اس حکمتِ عملی کی بنیاد بحث مباحثے پر ہے۔ مذہب کی بنیاد اعتقاد پر ہے اور اعتقاد کے بندھن سے ہر ایک آدمی کو باندھ کر اس کو اپنے اصولوں پر چلوانا ہی سماج کے لیے مفید ہے۔ اسی لیے ایسے معاملات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب مذہب کے خلاف

---

[1] "ارتھ شاستر" چندر گپت کے وزیر چانکیہ کی مشہور کتاب ہے۔

چلنا ہی سماج کے لیے سودمند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ مذہب کی شکل بدل جاتی ہے۔"

چانکیہ کی بات ختم ہوتے ہی عُلما کے گروہ میں گہری خاموشی چھا گئی۔ مہاراجہ چندر گپت نے بڑے غرور سے اپنے وزیر کی طرف دیکھا پھر اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عالموں کی طرف نظر کی۔ وزیر نے بہت بڑی بات کہی تھی اور ان کی دلیل میں کافی زور تھا پھر بھی بات نئی تھی اور مروجہ اصولوں کے خلاف تھی۔ اس بات کا جواب کون دے گا، لوگ اس کی انتظار میں تھے۔

علما میں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان جوگی نے بڑی متانت سے جواب دیا۔ "مہاراج! الشعور انسان کا خالق ہے اور انسان سماج کا جنم داتا ہے۔ مذہب الشعور کی دنیاوی شکل ہے۔ وہ آدمی کو الشعور سے ملانے کا ایک ذریعہ ہے۔ مذہب کی مخالفت الشعور کی مخالفت ہے سچائی سے دور ہٹنا ہے، سچائی ایک ہے، مذہب اسی سچائی کا دوسرا نام ہے۔ اگر سیاسی حکمتِ عملی مذہبی اصولوں کے مطابق نہیں تو وہ گمراہ کُن ہے۔ درست اور غلط، انصاف اور ناانصافی —— ان سب کی کسوٹی مذہب ہے۔ دنیا کی کوئی بھی چیز مذہب کے دائرے سے باہر نہیں۔"

عالم وزیر نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان جوگی کمار گری کو کچھ اس طرح دیکھا جیسے ایک دراز قد آدمی بونے کی طرف دیکھتا ہے وہ دل ہی دل میں ہنسا۔ "مذہب کی برتری کو تسلیم کر کے اس کی دُہائی دینے والے جوگی، جانتے ہو مذہب کو کس نے پیدا کیا ہے؟"

"ایشور نے، انسان کی رُوح کے ذریعے سے۔"

"اور ایشور کو؟"

لوگ چانکیہ کے اس سوال سے سکتے میں آ گئے۔ "ایشور کو کس نے پیدا کیا ہے؟" کتنا بھیانک سوال تھا۔ ہجوم میں سے ایک ہلکا سا شور اُٹھا۔ کمار گری نے اسی طرح بنا کسی جوش کے جواب دیا۔ "ایشور ابدی ہے!"

"ٹھیک کہتے ہو جوگی، ایشور ابدی ہے۔ یہ بات نئی نہیں ہے ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ ایشور ابدی ہے۔ مگر کیا تم ایشور کو جانتے ہو؟ کیا یہاں بیٹھا ہوا کوئی بھی آدمی ایشور کو جانتا ہے؟" چانکیہ کی آواز میں سنجیدگی تھی اور اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ بنا کسی جواب کے انتظار کیے چانکیہ نے پھر کہا۔ "ہاں ایشور ابدی ہے، لیکن میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اُس ایشور کو کوئی بھی نہیں جانتا۔ وہ تخیل سے بھی پرے ہے۔ وہ ایک سچائی ہے مگر وہ اتنا روشن

ہے کہ انسان کی آنکھیں اُس کے آگے نہیں ٹھہر سکتیں۔ اُس ایشور کو جاننے کی کوشش کرو، اُس ایشور کو پانے کو بڑی سے بڑی عبادت کرو، مگر سب بے کار ہے، بے سود ہے۔ اگر تم ایشور کو ہی جان سکو، اگر تمھارے تصور میں وہ دنیا کا خالق آسکے تو پھر وُہ ایشور کیا نگر ہو گی، ہمارا اور تمھارا ایشور جس کی ہم پوجا کرتے ہیں اُس ایشور سے مختلف ہے۔ ہمارا اور تمھارا ایشور ہمارے اپنے تصور کی تخلیق ہے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سماج نے اُس ایشور کو جنم دیا ہے۔"

چانکیہ نے رُک کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جو گی کمار گری کی آنکھیں بند تھیں، جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہوں۔ چانکیہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کھڑے ہو کر انھوں نے ایوان میں چاروں طرف دیکھا۔ اُن کی نظروں میں غرور تھا اور خود اعتمادی تھی۔ اُن کی آنکھیں ہندوستان کے سارے عالموں اور پنڈتوں کو للکار رہی تھیں۔

تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے بعد چانکیہ نے پھر کہا: "ابھی بات ادھوری ہی ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا اور تمھارا ایشور ہمارے اپنے تخیل کی تخلیق ہے۔ ہر سماج میں اس کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور

آتما کا اصول بھی مغالطے میں ڈالنے والا ہے۔ روح کو ایشور نے نہیں بنایا اگر حقیقت میں روح کو ایشور نے بنایا ہوتا تو مختلف معاشروں کے لوگوں کے مذہبی اور روحانی اصولوں میں فرق نہ ہوتا۔ ایشور ایک ہے، اگر واقعی اس نے مذہبی اصول بنائے ہوتے تو ہر ایک آدمی پر ایک ہی اصول عائد ہوتا۔

مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ ایک معاشرے کے آدمی کا ضمیر دوسری سماج کے آدمی کی روحانی آواز سے مختلف ہے۔ اس لیے یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ روح کی آواز سماج سے بندھی ہوتی ہے۔ سماج کے اصولوں پر اندھی عقیدت کو ہی روحانی آواز کہتے ہیں۔ سماج سے الگ اُس کا کوئی وجود نہیں ہے۔"

کمارگری نے چانکیہ کے یہ الفاظ سنے یا نہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ اُس وقت بھی اپنی سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے پُرسکون چہرے پر ایک عجیب چمک تھی مگر جیت اس وقت چانکیہ کی ہی ہوئی۔ لوگوں کے کہنے کے مطابق کمارگری چانکیہ کے دلائل کا جواب نہ دے سکے۔ چندرگپت مسکرا رہے تھے۔ تھوڑی دیر اور انتظار کرنے کے بعد انھوں نے اپنے درباری کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے اسی وقت اُٹھ کر کہا: "بحث مباحثہ ختم ہو گیا، اب ناچ شروع ہو گا۔" خاموشی ٹوٹ گئی

بیٹھے ہوئے امرا کی صفوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

سنگھار کے کمرے سے اسی وقت چتر لیکھا راج سبھا کے ایوان میں داخل ہو گئی۔ اس کے گھنگھروں کی جھنکار میں ایک عجیب موسیقی تھی۔ مذہبی مباحثے کا خشک ماحول حسن کی چمک سے اس طرح جگمگا اٹھا۔ جیسے کانپتی ہوئی صبح کاذب کے دھندلکے کو چیر کر سورج نمودار ہو گیا ہو۔ سارا سماں ہی بدل گیا۔

ایوان کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر چتر لیکھا نے سب سے پہلے مہاراج چندر گپت کو پرنام کیا۔ اس وقت اس کے حسن میں ایک جادو تھا۔ ایک کشش تھی۔ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح تھا، اور اس کی لہراتی ہوئی چوٹی اس سانپ کی طرح تھی جو اپنے زہر سے بے کل ہو کر چاند سے اس کا امرت چھیننے کو لپٹ گیا ہو۔ اس کے بالوں میں گتھا ہوا موتیوں کا جال یوں لگتا تھا جیسے چاند کو خطرے میں دیکھ کر تارے صف آرا ہو کر کالے ناگ سے دو بدو ہو رہے ہوں۔ اس کے جسم پر ایک مہین ریشم کا دوپٹا تھا جس کا ہونا یا نہ ہونا یکساں تھا۔ اس سے نیچے اس کی مہین زری سے کاڑھی ہوئی ریشم کی چولی تھی جس سے اس کی سڈول چھاتیوں کی آب و تاب دوبالا ہو رہی تھی سونے کی تاروں سے کاڑھا ہوا اس کا لہنگا سارے ماحول میں ہلکا چوندھ پیدا کر رہا تھا۔

اس وقت چترلیکھا لکشمی کا روپ معلوم ہوتی تھی۔ مہاراج کو پرنام کرنے کے بعد چترلیکھا نے امرا کی طرف اپنی ہنستی ہوئی نظر ڈالی۔ اُن کی مسرت سے ساری محفل میں گہما گہمی پیدا ہو گئی۔ ہر ایک سردار کو پرنام کرنے کے بعد اُس کی نظریں بیج گپت پر رُک گئیں۔ بیج گپت بھی مسکرایا۔ اس کے خاموش سلام کا جواب اُسے مل گیا۔ چترلیکھا نے اب عالموں اور پنڈتوں کے سامنے اپنا سر جھکایا۔ وہاں سے نظریں ہٹاتے وقت اچانک اس کی نظر کمار گری پر جا پڑی۔ کچھ دیر تک وہ اس انتظار میں رہی کہ وہ اس کی طرف دیکھے مگر سوچ میں ڈوبا ہوا جوگی اس وقت کسی اور ہی دنیا میں تھا۔ نا امید ہو کر اس نے اپنی نظریں وہاں سے ہٹا لیں۔

سارنگی نے مردنگ کی تال کے ساتھ کلیان کا راگ شروع کیا۔ سب طرف خاموشی چھا گئی۔ چترلیکھا کے کنول جیسے پاؤں نے گھنگھروں کے ساتھ فرش پر تال دی اور رقص شروع ہو گیا۔ چترلیکھا جس طرف جاتی اُس طرف بجلی سی کوندا اٹھتی۔ مردنگ کی تال جیسے بادلوں کی گرج تھی۔ چاروں طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر ایک آدمی بہوت ہو کر فن کے اس معجزے کو دیکھ رہا تھا۔

یکایک کمار گری نے آنکھیں کھولیں۔ اس کے چہرے پر اس وقت نہ تو تاؤ جیسا جلال تھا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُٹھ کر اس نے اُسی طرح پرسکون

لہجے میں کہا "وزیر چانکیہ! میں ایشور کو جانتا ہوں اور تمھیں اور ساری سبھا کو مطمئن کرنے کے لیے اسی جگہ پر ایشور کو دکھا بھی سکتا ہوں۔"

سناٹا ٹوٹ گیا۔ کچھ لوگوں نے کمار گری کے یہ الفاظ سُنے اور کچھ نے نہیں۔ نہ سننے والوں میں نوجوان زیادہ تھے جو رقص دیکھنے میں محو تھے۔ اُنھوں نے چلّا کر کہا "اس جوگی کو بٹھا دو!"

چتر لیکھا نے بھی جوگی کے الفاظ نہیں سُنے۔ وہ اس وقت رقص میں مصروف تھی۔ اس کے پاؤں میں عجیب جادو تھا۔ مہاراجہ چندر گپت نے چانکیہ پر ایک معنی خیز نظر ڈالی اور چانکیہ نے مہاراجہ کی طرف۔ جوگی کمار گری ایک انوکھی بات کرنے کو تیار تھے۔ چانکیہ نے اُٹھ کر کہا۔ "جوگی کمار گری کا دعویٰ ہے کہ وہ ایشور کو جانتے ہیں اور اسی وقت اسی جگہ پر ہم سب کو دکھا بھی سکتے ہیں۔ مہاراج تیار ہیں اس لیے تھوڑی دیر کے لیے رقص بند کر دینا ہی مناسب ہے۔" اس دفعہ سب نے یہ سُنا اور ساتھ ہی چتر لیکھا نے بھی۔ اُس نے رُک کر غصّے بھری نظروں سے چانکیہ اور کمار گری کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد وہ چپکے سے ایک کونے میں بیٹھ گئی۔ چانکیہ نے اُٹھ کر کہا "جوگی کمار گری، ہم سب ایشور کو دیکھنے کے لیے تیار ہیں۔"

کمار گری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اُٹھنے پر ساری سبھا میں

گھر اسنا ٹا چھا گیا۔ وہ ایوان کے بیچوں بیچ جا کر کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر کے بعد کہا: "معزز حاضرو اور سلطنت کے سردارو! میری طرف دیکھیے!"

لوگوں نے دیکھا کہ جوگی کمارگری جہاں کھڑے تھے اسی کے پاس ہون کنڈ سے ایک شعلہ نکلا اور وہ شعلہ چھت کی طرف بڑھنے لگا۔ اس شعلے کی روشنی دوپہر کے سورج کی روشنی سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ چھت پر پہنچ کر وہ اسے چیر گیا اور آسمان کی طرف بڑھا۔ آہستہ آہستہ وہ پتلا سا شعلہ حجم میں بھی پھیلنے لگا اور اس کی چمک اتنی تیز ہو گئی کہ اس پر آنکھیں نہ ٹھہرتی تھیں، مگر تعجب کی بات یہ تھی کہ اس آگ کے شعلے میں تپش نہ تھی، صرف روشنی تھی۔ کمارگری نے کہا: "یہ سچ ہے۔"

چانکیہ تلملا اٹھے: "جوگی تم جھوٹ بولتے ہو۔ وہاں تو کچھ نہیں ہے۔"

اس بار لوگوں نے چانکیہ کو بڑے تعجب سے دیکھا۔ کمارگری نے چانکیہ کو کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر کہا: "اور دیکھو۔"

اس بار شعلہ دھندلا ہونے لگا اور آگ کے سمندر میں غائب ہو گیا۔ اس آگ کے سمندر میں لوگوں نے ہزاروں آدمی دیکھے جو اسی میں ایک طرف سے نکلتے اور دوسری طرف اسی میں غائب ہو جاتے۔ اسی آگ کے سمندر میں لوگوں نے بڑے بڑے شہر بنتے اور اجڑتے دیکھے۔ اسی میں انھوں

نے زمین، پانی، ہوا اور آسمان یہ سب کچھ دیکھا۔ آہستہ آہستہ وہ سب کچھ غائب ہو گیا اور وہی آگ رہ گئی۔

جوگی کمار گری نے کہا "اور یہ ایشور ہے"

چانکیہ اس دفعہ پاگلوں کی طرح چلا اٹھے "مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا! جوگی میں پھر کہتا ہوں تم جھوٹ بولتے ہو"

کمار گری نے آنکھیں بند کر لیں ——— سب کچھ غائب ہو گیا۔ آنکھیں کھول کر انھوں نے ہنستے ہوئے کہا "وزیر! میں بھی یہی کہوں گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اور میری اس بات کی گواہ ساری سبھا ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے لوگ تمھیں اس کا جواب دیں گے"

لوگ چلا اٹھے "وزیر چانکیہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ ہم نے سچ اور ایشور دونوں کو دیکھا ہے"

شکست خوردہ چانکیہ نے اس دفعہ چندر گپت کی طرف دیکھا۔ مہاراجہ نے کہا۔

"چانکیہ! کمار گری جھوٹ نہیں بولتے۔ ہم نے سچ اور ایشور دونوں کو دیکھا ہے"

"میری آنکھوں نے آج پہلی بار مجھے دھوکا دیا۔ نوجوان جوگی میں ہارا اور تم جیتے" اتنا کہہ کر چانکیہ بیٹھ گئے۔

جوگی کمار گری نے چلنے کو قدم بڑھائے ہی تھے کہ انھوں نے رقاصہ چترلیکھا کی آواز سُنی "جوگی! ٹھہرو! میرے شکوک ابھی رفع نہیں ہوئے۔"

لوگوں کی آنکھیں چترلیکھا کی طرف گھوم گئیں۔ کمار گری کو رُک جانا پڑا۔ آگے بڑھ کر چترلیکھا نے کہا "تم نے جو کچھ دکھایا ہے میں نے بھی نہیں دیکھا۔ وزیرِ اعظم کو سب لوگ جھوٹا ٹھہرا سکتے ہیں مگر میں تمھیں ایشور کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں، کیا حقیقت میں تم نے بھی سچ اور ایشور کے روپ کو دیکھا ہے؟"

رقاصہ کی آنکھیں جوگی کی آنکھوں سے مل گئیں۔ جوگی کی آنکھوں میں اعتماد کی روشنی اور رقاصہ کی آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی۔ کمار گری کے منہ سے اچانک ہی نکل گیا "نہیں!"

لوگ چونک اُٹھے۔ وزیر چانکیہ خوشی سے پاگل ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے مگر چترلیکھا نے اس طرف دھیان نہ دیا "جوگی! کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم نے اپنی روحانی قوت سے سب لوگوں کو متاثر کر کے اپنے تصور سے پیدا کیے ہوئے سچ اور ایشور کو دکھایا ہے؟"

"جھوٹ مت بولنا۔ میں سچ اور ایشور کا واسطہ دے کر تم سے یہ سوال پوچھ رہی ہوں ——— یہ بھی یاد رکھنا کہ تم جوگی ہو!"

کمار گری نے کچھ سوچ کر جواب دیا "ٹھیک کہتی ہو!"

یہ جواب سن کر لوگ سکتے میں آ گئے۔ چترلیکھا نے پھر پوچھا "ایک سوال اور ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اُن لوگوں کو جن کی اپنی شخصیت نہایت بلند ہے تم اپنی روحانی قوت سے متاثر نہیں کر سکے اور اپنے تخیل کا تماشہ نہیں دکھا سکے"

ساری محفل میں ہلچل مچ گئی۔ جوگی کمار گری کو اپنی حالت کا احساس ہو گیا۔ کچھ دیر سوچ کر انھوں نے اسی طرح پُرسکون لہجے میں جواب دیا "جو پرماتما پر ایمان رکھتا ہے اُس میں روحانی قوت ہے، جسے اعتقاد نہ ہو اس میں یہ روحانی طاقت نہیں ہوتی۔ اگر انسان میں تخیل زندہ ہے تو وہ تخیل ضرور متاثر ہوگا۔ مگر جہاں تخیل مر چکا ہے۔ کفر کا اندھیرا جہاں تخیل پر غالب آ چکا ہے وہاں انسان کے لیے ایشور کو جان سکنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں نے اس وقت سچ اور ایشور کو نہیں دیکھا ان میں تخیل کی طاقت مر چکی ہے۔ وہ ناستک ہیں اور ناستک میں روحانی طاقت کا ہونا ناممکن ہے۔"

چانکیہ نے مہاراجہ کی طرف دیکھا اور مہاراجہ کو کچھ اشارا کیا۔ چانکیہ نے بڑھ کر فتح کا تاج چترلیکھا کے سر پر رکھ دیا "چترلیکھا! آج کی جیت تمھاری رہی، تم نے سچ کے اس روپ کو اس میں دکھا دیا جسے

اپنی روحانی قوت کے ناجائز استعمال سے جوگی کمارگری نے حقیقت کے رنگ میں چھپانے کی کوشش کی۔" پھر انھوں نے کمارگری سے کہا: "جوگی تم نے ٹھیک نہیں کیا۔ تمھیں اس کی سزا ملنی چاہیے مگر تمھیں سزا دینے کا اختیار صرف چترلیکھا کو ہے۔"

کمارگری کی آنکھیں غصّے سے لال ہو گئیں: "اس سبھا میں کوئی بھی شخص مجھے شکست نہیں دے سکتا اور نہ مجھے سزا دینے کا کسی کو اختیار ہے۔"

اتنا کہہ کر جوگی کمارگری تن کر کھڑے ہو گئے۔

جوگی کا غصّہ دیکھ کر سب لوگ سہم گئے مگر چترلیکھا ہنس پڑی، مسکراتے ہوئے وہ جوگی کی طرف بڑھی۔ سبھا میں ایک ہلکا سا شور اُٹھا۔ بڑھتے وقت چترلیکھا نے سارنگی والوں کو کچھ اشارا کیا۔ کمارگری کے پاس پہنچ کر وہ رُکی: "جوگی! تمھیں سزا دینے کا اختیار مجھے دیا گیا ہے اور میں تمھیں سزا دینے پر تُلی ہوئی ہوں۔ ذرا میری ہمت دیکھو!" اتنا کہہ کر اُس نے اپنی فتح کا تاج کمارگری کے سر پر رکھ دیا۔

اُسی وقت سارنگی میں بین کی گت بجی اور چترلیکھا بجلی کی طرح چمک اُٹھی۔ رقص پھر سے شروع ہو گیا۔ لوگوں میں مسرّت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ کمارگری ایک بُت کی طرح دیکھتا رہ گیا۔ چترلیکھا کے دُور چلے

جانے کے بعد اُسے ہوش آیا۔ اس وقت سارا ایوان مسرت سے گونج رہا تھا۔

"شکست اور سزا! ان پر سوچنا ہوگا" جوگی کمار گری نے کہا اور تیزی کے ساتھ باہر چلا گیا۔

○

۶

تحقیر اور شکست کا احساس کمار گری کے لیے نیا تھا۔ اس احساس کی شدت سے وہ پاگل سا ہو گیا۔ اس کے تصور میں بھی کبھی نہ آیا تھا کہ وہ ہار بھی سکتا ہے۔ اور پھر ہارنا بھی کس سے؟ ایک عورت سے! اور عورت بھی کون؟ ایک ناچنے والی۔ کمار گری کے دل میں ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے گذرے ہوئے واقعات پر پھر سے سوچنا شروع کیا۔ جیت کر بھی وہ ہار گیا۔ اُس نے فتح پائی تھی مہاراجہ چندر گپت کی سلطنت کے بڑے بڑے عالموں پر اور اُس نے شکست کھائی؟ اندھیرے سے۔ اور اندھیرے سے ہارنا تو فطری بات ہے۔ عورت سے تو بڑے بڑے مہاتما ہار گئے مگر وہ سب عورت کے میدان میں ہار رہے تھے۔ گیان میں نہیں۔ کمار گری

کی حالت عجیب تھی۔

ہار اور جیت تو زندگی میں چلی ہی آتی ہے۔ مگر یہ ایک انوکھی سی ہار تھی۔ عورت نے شاید اپنے علم سے کمار گری کو نہیں ہرایا تھا اپنی انکساری سے۔ فتح کا تاج اب بھی کمار گری کے سر پر چمک رہا تھا۔ کمار گری کو اس کی یاد آ گئی۔ اُس نے غصے میں اُسے سر سے اُتار کر زمین پر پٹخ دیا۔ اس کے بعد اُس نے پھر سے سوچنا شروع کیا "شکست!" یہ لفظ اُس نے کبھی نہ سنا تھا۔ اسی جیت کے لیے اُس نے دنیاوی سکھوں کو خیرباد کہا تھا۔ جیت کے لیے ہی اس نے اتنی بڑی ریاضت کی تھی۔ پھر یہ شکست کیوں؟ کمار گری اُٹھ کھڑا ہوا "نہیں۔ ہارنا ممکن ہے! میں ہار ہی نہیں سکتا۔ کیا میری عبادت کا انجام شکست ہو گا۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں"

کمار گری کی نظر گرد میں پڑے ہوئے تاج کی طرف چلی گئی۔ کچھ دیر تک وُہ خاموشی سے اُس کی طرف دیکھتا رہا۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ سونے کا تاج کہہ رہا ہو "جوگی تم ہارے نہیں تم فتح مند ہوئے" جوگی کے جسم میں ایک قسم کی کپکپی سی دوڑ گئی۔ کمار گری دھیرے دھیرے اُس تاج کی طرف بڑھا۔ اُس کے پاس پہنچ کر وُہ رک گیا۔ فتح — شکست کی گرد سے لتھڑی ہوئی فتح! کیا انوکھا مسئلہ ہے۔ کیا مجھے فتح

کے اس تحفے پر کوئی حق نہیں پہنچتا؟ سب لوگوں کی نظروں میں میں عورت سے ہارا ہوں۔ یہ تاج اس عورت کو دیا گیا تھا۔" کمار گری نے اپنا منہ پھیر لیا۔ اس نے وہاں سے چلے جانے کی کوشش کی مگر اس کے پاؤں نہ اٹھ سکے۔ تاج وہاں پڑا ہوا تھا۔ چاند کی روپہلی کرنیں اس کی چمک کو دوبالا کر رہی تھیں۔ کمار گری نے اس کی طرف پھر دیکھا۔ "مگر مجھے یہ تاج کیسے ملا؟ جبکہ ساری محفل فتح مند سمجھتی ہے اگر وہی اپنے کو مجھ سے ہارا ہوا سمجھے تو جیت کس کی ہے؟ رتاحمہ انم نے مجھ سے شکست قبول کی ـــــ یہ کیوں؟"

"اس لیے کہ میں تم سے ہارگئی۔"

جوگی چونک اٹھا۔ سامنے چترلیکھا کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر ہنسی کھیل رہی تھی۔ "کتنی عجیب بات ہے کہ شکست ہنس رہی ہے اور فتح افسردہ ہے۔"

کمار گری نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ تاج کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یہ کیا فتح کا تاج دھول میں پڑا ہوا ہے۔ جوگی کیا تمھیں اپنی جیت قبول نہیں؟" چترلیکھا کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

بڑا مشکل سوال تھا۔ خود سر جوگی کے لیے اپنی شکست تسلیم کرنا ناممکن تھا پھر بھی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چترلیکھا نے تاج اٹھایا۔ "جوگی تمھیں جیتنا میرے لیے ناممکن ہے۔ اتنا یقین رکھو۔" اس نے تاج کمار گری کے سر پر رکھ دیا

جس تاج کو وہ پھینک چکا تھا اُسے پھر سے پہنتے ہوئے کمار گیری ہچکچایا نہیں، اس نے مزاحمت تک نہ کی۔ اُس وقت کمار گیری کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

"جوگی! کیا سوچ رہے ہو؟"

اس دفعہ کمار گیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ "رقاصہ! تم سمجھتی ہو تم مجھ سے جیت گئیں۔ اس لیے تم بار بار میری ہتک کر رہی ہو۔ مگر تمھارا یہ خیال غلط ہے۔ جوگی دنیا چھوڑ چکا ہے، اس ہار جیت سے وہ بے نیاز ہے پھر تم یہ سب بے سود کر رہی ہو!"

چترلیکھا نے بڑے پُرسکون لہجے میں جواب دیا، "جوگی! تمھارا خیال غلط ہے! میں پھر یہ کہتی ہوں کہ تمھیں شکست دینے کی نہ تو مجھ میں طاقت ہے اور نہ ہی حوصلہ۔"

کمار گیری نے چترلیکھا کو محبت بھری نظروں سے دیکھا۔ کچھ دیر تک وہ اُسے اسی طرح دیکھتا رہا پھر اس کا زرد چہرہ یک دم لال ہو گیا۔ وہ کانپ اٹھا۔ اس نے چترلیکھا کا نازک ہاتھ زور سے پکڑ کر کہا "عورت! سچ کہنا تم سائے کی طرح میرے پیچھے کیوں چلی آئی ہو؟ اس طرح مجھے شرمندہ کرنے میں تمھارا کیا مقصد ہے؟"

غصّے سے کمار گیری کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔ چترلیکھا اس کے بالکل

پاس تھی اس نے اپنی آنکھیں کمارگری کی آنکھوں میں گاڑ رکھی تھیں - ان مستی سے لبریز آنکھوں میں نہ جانے کہاں کی شراب تھی - اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا " میں آئی ہوں اپنے فاتح کی مرید ہونے کے لیے !"

پھولوں سے لدی بہار تھی چاندنی ہنس رہی تھی کہکشاں مسکرا رہی تھی اس ویران جگہ پر رات کے گہرے سناٹے میں جوگی کمارگری کے سامنے رقاصہ چترلیکھا کھڑی تھی

کمارگری کا غصہ غائب ہو گیا - وہ سہم کر کچھ پیچھے ہٹ گیا ، دبی ہوئی آواز میں اس نے کہا ، "رقاصہ ! میرا چیلا بننے کے معنی پر بھی کبھی تم نے غور کیا ہے ؟"

چترلیکھا ہنس پڑی ۔ اس کی ہنسی میں عجب دلکشی تھی - اس میں حسن سے بھرپور سنگیت تھا ، "ہاں ایک بار نہیں کئی بار !"

کمارگری نے چترلیکھا سے اپنی نگاہیں ہٹالیں "نہیں ! تم میرا مطلب نہیں سمجھیں ۔ میرے پاس آنے کا مطلب ہے کہ دنیا کے سارے عیش و آرام اور خواہشات کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دینا جس بیراگ سے تم نفرت کرتی ہو اسی بیراگ کو اپنانا ، جس عبادت کی تم ہنسی اڑاتی ہو اسی عبادت میں اپنے آپ کو تپانا ۔"

چترلیکھا خاموش تھی وہ سوچ رہی تھی کہ کیا جواب دے ؟ فاصلہ ہوتے

ہوئے بھی، مادیت پر اعتقاد رکھتے ہوئے بھی اُسے دروغ بیانی کی مشق نہ تھی۔۔ اس کا شعور کہتا تھا "نہیں" اُس کا دل کہتا تھا "ہاں" آخر دل نے فتح پائی چترلیکھا کو سب سے بڑا جھوٹ بولنا پڑا "جوگی! ان سب باتوں کے لیے میں تیار ہو کر آئی ہوں"۔

"اس کے لیے تیار ہو کر آئی ہو؟" کمارگری مایوس ہو گیا۔ "رقاصہ! تم بھول رہی ہو۔ جو کچھ تم کرنے پر تیار ہو۔ وہ بڑی جان جوکھوں کا کام ہے ہر ایک آدمی سے یہ ممکن نہیں۔ جانتی ہو اپنی آتما کو چھوڑنا بڑا کٹھن کام ہے تم اسے نہ کر سکو گی!"

چترلیکھا سنجیدہ ہو گئی۔ "ٹھیک کہتے ہو جوگی، یہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے"۔

جوگی کمارگری نے چترلیکھا کو ایک بار سر سے پاؤں تک دیکھا چترلیکھا اسی لباس میں تھی جو وہ رقص کے وقت پہنے ہوئے تھی۔ وہی حسن تھا اور وہی مستی۔ چترلیکھا کی آنکھوں میں سرور تھا اور کشش تھی۔

کمارگری نے دل ہی دل میں کہا: "یہ عورت بڑی عجیب ہے۔ آج تک کمارگری نے خوبصورتی کی طرف دھیان نہ دیا تھا۔ پیار اور نفس کا میدان اس کے لیے نیا تھا۔ آج چترلیکھا کے حسن سے وہ کچھ مرعوب سا ہو گیا پہلی بار اس نے اپنے دل میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس ہوئی۔

اور یہ احساس نہایت مسرت آمیز اور مسحور کن تھا۔ اس نے کہا "چترلیکھا! تمہیں مرید بنانا کہاں تک مناسب ہے، اس پر سوچنا ہوگا میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا۔"

"ابھی تم کچھ نہیں کہہ سکتے جوگی!" چترلیکھا نے کمارگری کے الفاظ دُہرائے "کیوں؟ کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں یا اپنے پر بھروسہ نہیں ہے؟ جوگی تم یاد رکھنا، مجھے بیراگ دینے یا نہ دینے کا مطلب تمہارے لیے چاہے کچھ بھی نہ ہو مگر میرے لیے یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اور اس طرح تمہارے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی کے پاس پانی ہے اور وہ ایک پیاسے کو پانی دینے سے انکار کرے، اُسے پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرتا ہوا دیکھے تو سمجھ لو کہ وہ بہت بڑا گناہ گار ہے اس کی روح کو سکون ملنا ناممکن ہے۔"

اس جواب سے کمارگری سہم گیا "رقاصہ! تم سے ساری بات صاف طور پر کہہ دوں۔ تمہیں مرید بنانے میں میں اس لیے ہچکچاتا ہوں کہ مادہ کے فلسفے نے تمہارے اندر جڑ پکڑ رکھی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ دلائل نہیں اور اُن کو ماننے والے کے پاس تاثر ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ اُن خیالات کو تم سے نکالنے میں، میں خود ہی اُن میں نہ پھنس جاؤں ——— نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔" کمارگری رُک گیا۔ اپنے دل کی کمزوری کا

اُس نے پہلی بار احساس کیا اور انجانے میں اُسے بیان بھی کر دیا۔ بدقسمتی سے اُس نے یہ کمزوری ظاہر بھی ایک رقاصہ کے سامنے کی۔ اُسے اپنے اُوپر غصّہ آ گیا۔ اُس کا پُرسکون چہرہ غصّے سے لال ہو گیا۔ "رقاصہ! میں نے جو کچھ کہا اُس کا کوئی مطلب نہیں۔ اب تم سے میری اتنی ہی التجا ہے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ مجھے وقت دو کہ میں اس مسئلے پر سوچ سکوں۔"

"بہت اچھا جوگی! اگر تمھیں میری موجودگی سے تکلیف پہنچتی ہے تو میرے لیے یہاں سے چلے جانا ہی مناسب ہے۔ تم سمجھتے ہو جو عورت تمھارے سامنے کھڑی ہے وہ اندھیرا ہے، مایا ہے۔ تمھیں میری مادہ پرستی سے خوف آتا ہے۔ مگر تمھارا یہ ڈر فضول ہے۔ جس وقت میں تمھاری مُرید ہونے چلی تھی اُسی وقت میں نے اپنے خیالات کو، جذبات کو، اور اعمال کو ایک طرف رکھ دیا تھا۔ اور رہی عورت کے اندھیرا اور مایا ہونے کی بات جوگی وہاں بھی تم بھٹک رہے ہو! اگر عورت کا راہبر قابل ہے تو عورت ایک طاقت ہے، وہ دنیا کی خالق ہے۔ اگر اس کا راہبر نااہل ہے تو وہ تباہی ہے۔ جو آدمی عورت سے ڈرتا ہے وہ یا تو نااہل ہے یا پھر بُزدل ہے۔ نااہل اور بُزدل دونوں ہی نامکمّل ہیں۔"

چترلیکھا وہاں سے چل دی۔ کچھ دُور جا کر وہ رُکی۔ کمار گری کی نظروں خلا میں گڑی ہوئی تھیں۔ چترلیکھا نے کہا، "ہاں! ایک بات کہنا میں بھول گئی تھی۔

اور یہ کہ میں تمھارے پاس کل پھر آؤں گی۔ تمھیں سوچنے کا کافی وقت دے رہی ہوں۔ اگر مجھے مرید بنانا مناسب سمجھو تو کل بتا دینا۔ اچھا مہاراج چرنوں پر داسی کا پرنام!"

کمارگری نے چترلیکھا کو جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ چونک اٹھا۔ چترلیکھا کی آواز کا سنگیت اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔ اس کے حسن کی دل آویزی اس کی آنکھوں کے آگے ناچ رہی تھی۔ وہ اس پیاسے شرابی کی طرح چترلیکھا کو دیکھ رہا تھا جسے مدہوش ہو جانے کا ڈر ہو اور جس کے سامنے شراب بہہ کر مٹی میں ملی جا رہی ہو۔ کمارگری کے لیے اپنے کو روکنا مشکل ہو گیا، اس نے چترلیکھا کو پکارا: "رفاعہ، ٹھہرو!"

کمارگری کی آنکھیں جھک گئیں۔ اس کی روح نے دل کی مخالفت ضرور کی مگر دل نے روح کو یہ کہہ کر سمجھا لیا: "مجھے اس عورت کی باتوں کا جواب دے کر معاملے کو صاف کر دینا ضروری ہے!" چترلیکھا لوٹ آئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور دل کانپ رہا تھا۔

"جوگی! تم نے شاید اپنی بھول سمجھ لی۔ بولو کیا کہتے ہو؟"

کمارگری نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس چاندنی میں چترلیکھا کے حسن کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے چترلیکھا کا سنگھار دیکھا، اور سنگھار سے نکھرا ہوا اس کا حسن۔ اس نے شراب اور مستی دیکھی، اسے خواہش کا احساس ہوا۔ اس

احساس سے ایک عجیب سی لذت محسوس کی۔ اچانک اُس کے دل میں ایک سوال اُٹھا: "عورت کیا ہے، اور حُسن کیا ہے؟ ایشور نے ان چیزوں کی تخلیق کیوں کی ہے؟" سوال نامناسب تھا۔ برسوں سے گیان دھیان میں محوذہن نے ایک نئی کروٹ لی اور اس نے سوچا: "کیا میں اپنے راستے سے ہٹ رہا ہوں؟" لیکن پھر پوری کوشش سے اس نے اس سوال کو دبا دیا۔

"رقاصہ! کس غلطی کی طرف تم نے اشارہ کیا تھا؟ اپنی دانست میں میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔"

بحث کرنا نامناسب تھا۔ "مہاراج! معاف کرنا جسے میں گرو بنانے آئی ہوں وہ غلطی نہیں کر سکتا۔ میں اپنے الفاظ پر معافی چاہتی ہوں۔"

"ہاں ابھی تم نے پوچھا تھا کہ میں تم سے کیا کہنا چاہتا ہوں، اور شاید یہ پوچھو کہ میں نے تمھیں کیوں بلایا تھا۔ میں خود ہی نہیں جانتا کہ میں نے تمھیں کیوں بلایا۔ یقیناً میں نے اس بار ایک بڑی غلطی کی۔ پھر بھی جب تم آہی گئی ہو تو ایک بات کہہ دوں، وہ یہ کہ تمھیں تعلیم دینے سے میں قاصر ہوں۔ یہ کام میرے لیے ناممکن ہے۔ تمھیں مرید بنانے کا مطلب ہوگا خود ہی تمھارا مُرید ہو جانا۔ اور اس کے لیے میں تیار نہیں۔" کمارگری کی آنکھیں مغرب کی طرف جاتے ہوئے چاند پر گڑی تھیں۔

چترلیکھا سنجیدہ تھی۔ اُس کی آنکھوں سے یاس و نا امیدی جھلک رہی تھی۔ اُس نے آہستہ سے کہا "مہاراج! آپ نے جو بھول کی اُس کا آپ سے زیادہ دُکھ مجھے ہے۔ کیا کروں؟ آپ کی اس مجبوری کا میری زندگی پر کیا اثر پڑے گا، یہ میں ابھی ٹھیک طرح سے نہیں کہہ سکتی، مگر اتنا یقینی ہے کہ آپ نے مجھ پر اپنا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ابھی تک اُمید تھی؛ میں جا رہی تھی مستقبل کے بھروسے پر، یہ سوچتے ہوئے کہ شاید آپ میری بات مان لیں۔ مگر اب وہ اُمید بھی ختم ہو گئی۔ آپ کے کہنے کے مطابق میری زندگی اندھیرا ہے، میں آپ کے نور کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ خواہش پوری نہیں ہو سکتی، مگر اس کے لیے میں آپ کو الزام نہ دوں گی۔ میں الزام دوں گی اپنی قسمت کو!" اتنا کہہ کر چترلیکھا جوگی کمار گیری کے اور نزدیک آ گئی۔

جوگی بُت کی طرح کھڑا تھا۔ چترلیکھا نے اُس کے ہاتھ پکڑ لیے۔ جوگی کو ایک عجیب کپکپاہٹ کا احساس ہوا، مگر وہ کپکپاہٹ بڑی مسرت آمیز تھی "ہاں! میرا اور تمھارا ساتھ شاید ناممکن ہے۔ میں عورت ہوں اور تم مرد۔ میں رقاصہ ہوں اور تم جوگی۔ میرا میدان ہے نفس اور تمھارا میدان ہے عبادت۔ دونوں میں دشمنی ہے۔ تم میری زندگی میں بگولے کی طرح آ کر نکلے جاتے ہو، ٹھیک ہی ہے! کوشش کروں گی کہ مستقبل میں تم سے نہ

ہلوں۔ مگر اس سے پہلے کہ ہم دونوں علیحدہ ہوں، جوگی! میں تمہارے قدموں کی دھول اپنے ماتھے پر لگانا چاہتی ہوں۔" چترلیکھا کمارگری کے پاؤں پر گر پڑی۔

کمارگری کا دل دھڑک رہا تھا۔ چترلیکھا کو پاؤں پر پڑا ہوا دیکھ کر وہ چونک اٹھا۔ اس نے چترلیکھا کو اٹھا لیا۔ ایسا کرنے میں جوگی کے ہاتھ چترلیکھا کی چھاتیوں سے چھو گئے۔ چترلیکھا کے اندر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جوگی کے لیے اس کی کوئی اہمیت نہ تھی، انجانے میں ہی اس سے ایسا ہو گیا تھا۔ خیالات کا دھارا ایک ہی طرف مڑ جانے کے کارن اس نے اس پر دھیان نہ دیا تھا۔ مگر چترلیکھا اس کا کچھ اور ہی مطلب سمجھی۔

"تم میرے پاؤں کیوں چھو رہی ہو رقاصہ؟"

چترلیکھا کمارگری کے بالکل پاس کھڑی تھی۔ اس نے اپنا منہ کمارگری کے منہ کے پاس لے جا کر کہا:

"تم میرے معبود ہو۔"

کمارگری کی آنکھیں چترلیکھا کی آنکھوں سے مل گئیں۔ چترلیکھا کی آنکھوں کی مستی کا اثر کمارگری پر بھی ہو رہا تھا۔ چترلیکھا نے اپنا منہ تھوڑا سا اور بڑھایا۔ کمارگری نے اپنا منہ ہٹایا نہیں۔ اس کا سانس بھی گرم ہو گیا تھا۔ اس کا سارا جسم کانپنے لگا تھا۔

اُسی وقت آواز آئی "گرو دیو!"

کمار گِری چونک اُٹھا۔ وہ چتر لیکھا کے پاس سے اس طرح ہٹ گیا جیسے ایک آدمی ناگن کے پاس کھڑا ہو اور جب وہ اُسے ڈسنے لگی ہو تو عین اُسی وقت کوئی اُسے خبردار کر دے۔ سامنے وِشال دیو کھڑا تھا۔ وشال دیو کو دیکھ کر کمار گِری شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ وُہ آج رقاصہ سے ہارا تھا، اپنے شاگرد کے سامنے۔

چتر لیکھا کو وشال دیو پر غصہ آ گیا۔ وشال دیو کو اس موقعہ پر آنے کا کوئی حق نہ تھا۔ وہ ناگن کی طرح پھنکار کر وشال دیو کی طرف بڑھی "لڑکے! تم کون ہو اور اس وقت کیوں آئے ہو؟" اس کی آواز میں زہر تھا۔

"میں گرو دیو کا چیلا ہوں اور اتنی رات بیتنے پر بھی ان کے نہ لوٹنے پر اِن کی تلاش میں چلا آیا تھا۔"

چتر لیکھا نے آہستہ سے کہا "ہائے رے قسمت" اس کے بعد اُس نے کمار گِری سے کہا "اچھا اب جاتی ہوں گرو دیو! مگر اس کا دھیان رہے کہ میں تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں اور تمہیں مجھے قبول کرنا ہی پڑے گا۔" چتر لیکھا کی آواز میں حکمانہ رُعب تھا۔

"میں زندگی کے ہنگامے سے نکل کر خاموشی میں آنا چاہتی ہوں مایا کو چھوڑ کر برہم سے ملنا چاہتی ہوں۔ تمہیں وقت دے رہی ہوں گرو دیو

کہ اس سوال پر غور کر لو۔ تم دنیا سے اوپر اٹھ چکے ہو، مجھ سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ تم نے نفس کو قابو کر لیا ہے اسی لیے میری یہ درخواست ہے۔ اچھا مہاراج کے چرنوں پر داسی کا پرنام" اتنا کہہ کر چترلیکھا وہاں سے چلی گئی۔

کمارگری نے وشال دیو کا ہاتھ زور سے پکڑ کر کہا، "تم دُور کھڑے ہو!" اس وقت چاند مغرب میں چھپ رہا تھا۔

○

۷

"شو تیانگ!"

"مالک!"

"بتلا سکتے ہو، آج تم نے کیا دیکھا!"

"ہاں! آج جوگی کمار گری کو مالکن نے شکست دی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔"

"تمھیں خوشی ہے!" بیج گپت ہنس پڑا۔ اُس کی ہنسی دکھی تھی۔ "تمھیں خوشی ہے کہ چتر لیکھا نے کمار گری کو شکست دی ہے۔ مگر شو تیانگ مجھے دکھ ہے۔ تمھیں شاید میری بات پر تعجب ہو، مگر میں ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ تم ہنس سکتے ہو۔ میں بھی شاید ہنس سکتا ہوں۔ مگر میرا دل روتا ہے۔"

شویتانک نے حیران ہو کر پوچھا۔" میں مالک کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔"

" نہیں سمجھ سکے؟ اور تم سمجھ بھی کس طرح سکتے ہو۔ تم نے ابھی دنیا دیکھی ہی نہیں۔ تم تجربے سے خالی ہو۔ جسے تم چترلیکھا کی جیت سمجھتے ہو وہ اُس کی بہت بڑی ہار ہے۔ چترلیکھا اور کمار گری! کوئی بھی نہیں جیتا، دونوں ہی کو شکست ہوئی۔ حالات کا چکر تیزی سے گھوم رہا ہے۔ اُسی کی گردش میں دونوں پھنس گئے ہیں۔"

شویتانک بیج گپت کی بات اب بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ اُسی وقت رتھ بیج گپت کے دروازے پر آ کر رُکا۔ وہ دونوں نیچے اُتر آئے۔ بیج گپت نے شویتانک کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔" اس وقت تم سے کچھ باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے۔ چلو میرے ساتھ تمھیں کچھ دیر تک بیٹھنا پڑے گا۔"

شویتانک اصل میں بیج گپت کی بات نہیں سمجھ سکا تھا۔ آقا اور خادم دونوں ہی کمرے میں گئے۔ شویتانک کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے بیج گپت نے بیٹھتے ہوئے کہا۔" شویتانک جانتے ہو کہ کمار گری کو شکست کیوں ہوئی؟"

" نہیں"

" یہ راز میں جانتا ہوں۔ تم چترلیکھا کو نہیں پہچانتے میں جانتا ہوں۔ چترلیکھا کی شخصیت بہت بلند ہے اور اس میں تاثر بھی ہے۔ کمار گری عالم ہے اور جوگی ہے۔ خواہشات سے اُس کی دشمنی ہے۔ اور چترلیکھا پڑھی

لکھی ہونے پر بھی عبادت کی مخالف ہے۔ کمارگری اور چترلیکھا دونوں ہی اپنی اپنی انا کے غلام ہیں۔ مگر دونوں کے ذریعے مختلف ہیں۔ ایک نے رُوحانیت کا سہارا لیا ہے اور دوسرے نے مادیت کا۔ مگر آج جو کچھ ہوا اُس سے دونوں ہی اپنے اپنے ذریعے سے محروم ہو گئے۔ آگے چل کر دونوں ہی اپنی اپنی قوت کھو بیٹھیں گے۔"

بیج گپت کی بات شویتانک کے لیے ایک پہیلی سے کم نہ تھی۔ اُس نے کہا "میں آپ کے فکر کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکا۔"

بیج گپت کی آواز مدھم پڑ گئی "ان باتوں کو زیادہ وضاحت سے بیان کرنے کی نہ تو مجھ میں ہمت ہے اور نہ میں اسے مناسب ہی سمجھتا ہوں ہاں اگر تم جاننا ہی چاہتے ہو تو میرے بتائے ہوئے راستے پر چلو۔"

شویتانک نے کہا "آپ کے حکم کی دیر ہے۔"

بیج گپت نے کہا "آج تم چترلیکھا کو مبارک دینے جاؤ اور پھر دیکھو کہ وہ کیا کہتی ہے اور کس طرح کہتی ہے۔"

شویتانک اُسی وقت چترلیکھا کے مکان پر پہنچا۔ وہاں روشنی ہو رہی تھی مبارک دینے کے لیے آئے ہوئے نوجوانوں کی بھیڑ تھی۔ چترلیکھا کی خادمائیں اُن کا سواگت کر رہی تھی۔ مگر چترلیکھا نہ تھی۔

شویتانک نے ایک خادمہ سے پوچھا "مالکن کہاں ہیں؟" اُس نے

شو تیا نک کو اندر لے جا کر ایک سجے ہوئے کمرے میں بٹھا دیا۔" مالکن ابھی نہیں لوٹیں ——— آتی ہی ہوں گی "۔ شو تیا نک انتظار کرنے لگا۔

انتظار میں کھڑے نوجوانوں کی بھیڑ چھٹنے لگی۔ ایک کے بعد ایک سب چلے گئے۔ گھنٹے بیتتے گئے مگر چترلیکھا نہ آئی۔ شو تیا نک حیران تھا۔ اس وقت چترلیکھا کہاں گئی ہوگی۔ اُس نے پھر خادمہ سے پوچھا۔ "مالکن کے کب تک لوٹنے کی اُمید ہے؟" اس نے جواب دیا۔" میں کہہ نہیں سکتی "۔

شو تیا نک پھر انتظار کرنے لگا۔ تقریباً آدھی رات بیت چکی تھی مگر چترلیکھا کا پتہ نہ تھا۔ شو تیا نک کے دل میں کئی بار واپس چلے جانے کی خواہش ہوئی مگر بیج گپت کی بات اتنی تعجب خیز تھی کہ وہ اس کی کھوج نکالنے کے لیے بیٹھا رہا۔ اُسی وقت آدھی رات کا گھر بجا۔ شو تیا نک اٹھ کھڑا ہوا۔ خادمہ سے اس نے کہا۔" مالکن جب آئیں تو کہہ دینا کہ میں مبارک باد دینے آیا تھا" اتنا کہہ کر وہ گھر سے باہر نکل آیا۔ اسی وقت اُسے چترلیکھا کا رتھ آتا ہوا دکھائی دیا۔ شو تیا نک رُک گیا۔

شو تیا نک نے رتھ سے چترلیکھا کو اُتارا۔ چترلیکھا شو تیا نک کو دیکھ کر مسکرائی۔" کہو شو تیا نک اتنی رات تک جاگنے کی تکلیف کیوں کی ؟"

"آپ کو مبارکباد دینے کے لیے!" شوتیانک ہنس پڑا۔ چترلیکھا کا ہاتھ پکڑ کر شوتیانک اُسے اُس کے کمرے میں لے گیا۔ چترلیکھا نے کہا، "شوتیانک! تم مہمانوں کے کمرے میں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔ میں ابھی آتی ہوں۔"

لباس تبدیل کر کے چترلیکھا مہمانوں کے کمرے میں آئی۔ اس وقت وہ صرف ایک سفید دھوتی پہنے ہوئے تھی۔ "ہاں شوتیانک! تم مجھے مبارکباد دینے آئے ہو! کیوں؟ کس بات پر؟"

"آپ کی جیت پر!"

"میری جیت پر!" چترلیکھا کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ جوانی کی اُمنگ میں چھپی ہوئی دُکھ کی جھلک شوتیانک نے پہلی بار دیکھی تھی۔ وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ حسین چہرے کا ہر ایک انداز خوبصورت ہی ہوتا ہے۔ ذہنی کرب کا اثر لیے ہوئے بھی چترلیکھا کی صورت شوتیانک کو بڑی پیاری لگی۔ اور خاص کر اس لیے کہ اس کے چہرے پر ہزاروں شمعوں کی روشنی پڑ رہی تھی۔ "میری جیت پر! شوتیانک میں مبارکباد کی مستحق نہیں۔ یہ میری جیت نہیں تھی، یہ تو میری شکست تھی۔"

چترلیکھا نے بھی وہی بات کہی جو بیج گپت نے کہی تھی۔ اور دونوں نے ہی یہ بات بڑی سنجیدگی سے کہی تھی۔ شوتیانک کو اچنبھا ہوا۔ مگر چترلیکھا نے

شوتیانک کے شک کی کو بھانپ لیا۔ "تمہیں میری بات سُن کر تعجب ہوا ہوگا، مگر تعجب کی کوئی بات نہیں۔ جانتے ہو میں ابھی کہاں گئی تھی؟"

"یہ سوال میں بھی پوچھنا چاہتا تھا مگر ہمت نہ پڑی۔"

"تو سنو میں ابھی کمارگِری کے پاس سے آ رہی ہوں۔ کمارگِری پر تنقید کرنے اور اس کی تحقیر کرنے کا نہ کوئی کارن تھا اور نہ ہی مجھے اس کا حق پہنچتا تھا۔ میرا میدان دوسرا ہے۔ عالموں اور پنڈتوں کی باتوں میں دخل اندازی کرنا میرے لیے نامناسب تھا۔ میں نے جو کچھ کیا بُرا کیا۔ اس وقت میں اُس سے معافی مانگنے گئی تھی۔"

شوتیانک یہ سُن کر سکتے میں آ گیا۔ چتر لیکھا کا یہ نیا نظریہ اُس کی سمجھ میں نہ آیا۔

اُس نے پوچھا "مگر جو ٹھیک ہے اُسے ٹھیک ہی کہنا چاہیے اور جو دھوکا دے کر غلط راہ دکھلائے اُس آدمی کی اصلیت لوگوں پر ظاہر کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ آپ نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔"

"اسی بات کا تو مجھے دُکھ ہے۔ میں نے جو کچھ کیا اُسے ساری دنیا ٹھیک سمجھتی ہے مگر میں نہیں سمجھتی۔ کمارگِری جوگی ہے اُس میں قوت ہے اُس کا سچ اور ایشور دونوں ہی اس کی اپنی تخلیق تھے۔ مگر ساتھ ہی آدمی میں اتنا مضبوط تخیل ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس تخیل کا سوتا کہاں ہے؟ یہ ہی

سوال ہے۔ کمار گری میں بے پناہ طاقت ہے۔ میں نے جو کچھ کیا وہ تباہی کا کام تھا۔ انسان کی بڑائی کسی بات کو رد کرنے میں نہیں ہوتی اُسے ثابت کرنے میں ہوتی ہے۔ بگاڑنے میں نہیں ہوتی، بنانے میں ہوتی ہے۔"

"لیکن انسان اگر ایسی عمارت بنائے جو اُس میں رہنے والوں کے لیے نقصان دہ ہو تو کیا اُسے توڑ دینا ہی مناسب نہیں؟"

چترلیکھا ہنس پڑی۔ بحث سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ میں نے برا کیا۔ مگر جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اُس کا انجام بھگتنا ہی پڑے گا!"

"انجام!" شویتانک کے لیے یہ ایک اور نئی بات تھی۔ "کیسا انجام دیوی؟"

"یہ تمھیں تھوڑے دنوں بعد معلوم ہو جائے گا۔" چترلیکھا نے خادمہ کو پکارا۔

"میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔ اور شویتانک شاید تم نے بھی نہیں کھایا۔"

چترلیکھا نے نوکرانی کو دو تھالیوں میں کھانا لانے کے لیے کہا۔

نوکرانی چلی گئی۔ چترلیکھا نے شراب کی صراحی نکالی۔ ایک پیالہ اُس نے شویتانک کی طرف بڑھا دیا۔ شویتانک کو اس وقت تک شراب پینے کی

منتشر ہو گئی تھی۔ اُس نے بھی پیالہ خالی کر دیا۔ چترلیکھا نے کہنا شروع کیا،
"شویتانک! تم مجھے عزیز ہو۔ اور اُس شخص سے کچھ نہیں چھپانا چاہیے
جو اپنا عزیز ہو۔"

شویتانک چترلیکھا کی اس بات پر کھل اُٹھا۔ شویتانک چترلیکھا کو مالکن
ہی سمجھتا تھا مگر چترلیکھا کا برتاؤ اس کے ساتھ بہنوں جیسا تھا۔ اُس نے کہا
"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر طرح سے آپ کے کام آؤں گا۔"

چترلیکھا نے شویتانک کا ہاتھ پکڑ کر کہا، "شویتانک! تم میرا راز کسی
پر ظاہر تو نہ کرو گے؟"

"میں قسم کھاتا ہوں۔"

"اور میری مدد کرو گے؟"

"میں قسم کھاتا ہوں۔"

چترلیکھا نے شویتانک کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ "سنو! میری آج کی جیت
اصل میں جیت نہ تھی۔ وہ میری ہار تھی۔ کمار گری نے مجھے بری طرح متاثر
کیا ہے۔"

شویتانک کو اس بھیانک سچائی کا کچھ کچھ احساس ہوا جس کی طرف بیج گپت
نے اشارہ کیا تھا۔ اپنے شک کو دور کرنے کے لیے اُس نے پوچھا،
"کس طرح دیوی؟"

"کس طرح؟ اتنا بھی نہیں سمجھ سکے۔ سنو! میں کمارگری سے پریم کرنے لگ گئی ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرا اور کمارگری کا جنم جنم کا ساتھ ہے۔ آج سبھا میں اُس جوگی نے سارے بھارت کے عالموں پر فتح پائی ہے، ہر ایک آدمی اُس سے متاثر تھا ـــــ مگر میں نہیں، اور یہ کیوں؟ یہ صرف اس لیے کہ میں کمارگری کو جانتی ہوں اور مجھے کمارگری جانتا ہے۔ ہم دونوں جنم جنم سے ساتھ چلے آرہے ہیں۔"

شویتانک آواگون پر اعتقاد رکھتا تھا۔ اس نے چترلیکھا کی مخالفت نہ کی "ہاں سمجھا۔"

"جس دن سے میں نے کمارگری کو دیکھا ہے اُسی دن سے میں اس کی طرف کھنچتی چلی جا رہی ہوں۔ اُس کی روح کو وہی پہچان سکتا ہے جس نے اُسے اچھی طرح سمجھ لیا ہو۔ میں اُسے اچھی طرح سے جانتی ہوں اور اس کی آتما کو بھی۔ شویتانک! کمارگری میری زندگی کا راہبر ہے۔"

"سمجھ گیا دیوی! مگر میں کس طرح سے آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟"

خادمہ کھانے کے دو تھال لگا کر لے آئی۔

کھانا ختم کرنے کے بعد چترلیکھا نے کہا "ہاں تم نے پوچھا تھا کہ تم میری مدد کیسے کر سکتے ہو؟ تم میری مدد صرف اس طرح کر سکتے ہو کہ بیج گپت پر ابھی میرا راز ظاہر نہ کرو۔ بیج گپت کو مجھ پر شک ہوگا۔ تمھارا کام

یہ ہوگا کہ تم بیج گپت کا شک دُور کر دو۔"

شوبیتانک سوچ میں پڑ گیا۔ چترلیکھا نے جو کچھ اُس سے کہا تھا اُسے کرنا اُس کے لیے بڑا مشکل تھا۔ بیج گپت اُس کا آقا تھا ——— بیج گپت کو مغالطے میں رکھنا آقا کے ساتھ دھوکا کرنا تھا ——— اور چترلیکھا بھی اُس کی مالکن تھی اور ساتھ ساتھ . . . . . .

چترلیکھا نے شوبیتانک کی ہچکچاہٹ کو بھانپ لیا۔ اُس نے پھر شراب کا پیالہ بھر کے شوبیتانک کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ اُس وقت وُہ مُسکرا رہی تھی۔ شوبیتانک نے پیالہ خالی کر دیا۔ اُسی طرح مسکراتے ہوئے چترلیکھا نے پوچھا "بولو کیا تم میرا یہ کام کرو گے؟"

شوبیتانک خاموش ہی رہا ——— ہاں اور نہیں ——— اُس کے منہ سے کچھ بھی نہ نکلا۔ چترلیکھا کی مُسکراہٹ غائب ہو گئی۔ غصّے کی ایک ہلکی سی لہر اُس کے چہرے پر دوڑ گئی۔ اُس کے نازک سے ہاتھ غصّے سے بھڑک اُٹھے۔ اُس نے شوبیتانک کا ہاتھ پکڑ لیا "میں تمھیں حکم دیتی ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے تمھیں کرنا ہوگا۔"

شوبیتانک چترلیکھا کے اس غصّے کے سامنے جُھک گیا۔ اُس نے آہستہ سے کہا "جو حکم دیوی۔"

"تمھیں قسم کھانی ہو گی!" چترلیکھا کچھ رُکی "نہیں قسم کھانے کی کوئی ضرورت

نہیں۔ تم نے مجھے اپنی زبان دی ہے اور تم اپنے وعدے کا پاس کرو گے۔ اتنا مجھے یقین ہے۔" یہ کہہ کر چترلیکھا نے شویتانک کے ہونٹوں سے شراب کا تیسرا پیالہ لگا دیا۔

شویتانک کی آنکھیں بند تھیں۔ اُسے انتہا مسرت کا احساس ہوا۔ شراب پی کر اُس نے کہا۔ "دیوی! میں نے تمھاری پوجا کی ہے۔ میری زندگی کا تمھاری زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ تم میری مالکہ ہو اور میں تمھارا خادم۔ تمھارا ہر ایک لفظ میرے لیے ایشور کی آواز ہے۔ اتنا تم بھروسہ رکھو۔ اور اپنے وعدے کے متعلق میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میں نیچ نہیں ہوں۔"

شویتانک اٹھ کھڑا ہوا۔ چترلیکھا نے کہا۔ "کیا آج مجھے شویتانک کو پہنچانے کا انتظار کرنا پڑے گا۔"

"نہیں" شویتانک نشے میں لڑکھڑا رہا تھا۔ "ابھی میں ہوش میں ہوں اور ہوش میں ہی رہوں گا۔" اتنا کہہ کر شویتانک وہاں سے چل دیا۔ جس وقت وہ واپس لوٹا تو بیج گپت کے کمرے میں روشنی ہو رہی تھی۔

خادمہ نے اُس سے کہا۔ "مالک تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔"

شویتانک بیج گپت کے کمرے میں داخل ہوا۔ بیج گپت اُس وقت

گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

آج تک شوبھانک نے بیج گپت کو فکرمند نہ دیکھا تھا۔ بیج گپت کے سامنے شراب کا خالی پیالہ اور فکر کا گہرا سمندر تھا۔ شوبھانک کو دیکھ کر بیج گپت چونک سا اُٹھا "تم آ گئے، بہت دیر لگا دی؟"

شوبھانک بیٹھ گیا۔ صراحی سے ٹھنڈا پانی نکال کر اس نے ایک سانس میں سارا گلاس خالی کر دیا۔ جواب نہ ملنے پر بیج گپت نے پھر کہا "تم میرے سوال کا جواب نہیں دیتے، کیا بات ہے؟"

"ہاں مالک! مالکن کی انتظار میں ہی مجھے اتنی دیر ہو گئی۔"

"چترلیکھا کی انتظار میں؟" بیج گپت سنبھل کر بیٹھ گیا "جس وقت تم وہاں گئے تو وہ گھر پر موجود نہ تھی؟"

شوبھانک جھجکا۔ اُسے اپنا وعدہ یاد آ گیا "ہاں آپ کا اندازہ ٹھیک ہے۔ وہ گھر پر نہ تھیں۔" بیج گپت نے شوبھانک کی آواز میں ہچکچاہٹ دیکھی۔ اُس نے پھر پوچھا "اُس نے شاید تمھیں بتایا ہو گا کہ وہ کہاں گئی تھی؟" شوبھانک کے دل میں خیالات کا سمندر اُمڈ پڑا۔ مگر وہ سوچنے کا وقت نہ تھا۔ اُس نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا "انھوں نے تو کچھ نہیں بتایا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ وزیر چانکیہ کے ہاں مدعو تھیں۔"

بیج گپت کے دل سے ایک بوجھ سا ہٹ گیا۔ اُسے نہ جانے کیسے

خیال ہونے لگا تھا کہ چترلیکھا کمارگری کے ہاں گئی تھی۔ شویتانک کے اس جواب سے اس کا شک دور ہو گیا۔ اس نے شویتانک سے پھر پوچھا "ہاں اب بتاؤ۔ تم نے چترلیکھا کو مبارک باد دی تھی"۔

"ہاں!" شویتانک نے آہستہ سے کہا "مگر چترلیکھا نے مجھ سے کہا کہ وہ مبارک کی مستحق نہیں ہے۔ اپنی جیت پر اسے خوشی نہ تھی۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی، اسے سارے واقعے پر افسوس تھا"۔

بیج گپت مسکرایا ــــــ مگر اس کی مسکراہٹ میں ایک گہرے غم کی جھلک تھی۔

میں نے تم سے کیا کہا تھا، "چترلیکھا کا اپنی جیت قبول نہ کرنا ہی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس کی شکست ہوئی ہے"۔

"آپ کی بات اب میں کچھ کچھ سمجھ سکا ہوں"۔

"کچھ کچھ سمجھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ اگر تم سمجھ سکتے ہو تو پوری بات سمجھ سکتے ہو۔ ورنہ کچھ نہیں"۔ بیج گپت اٹھ کھڑا ہوا، "شویتانک یہ یاد رکھنا کہ آدمی آزاد خیالات کا ہوتے ہوئے بھی حالات کا غلام ہے۔ اور یہ حالات کی گردش کیا ہے۔ پچھلے جنموں کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ آدمی کی جیت وہیں ممکن ہے جہاں حالات کی گردش میں پھنس کر وہ خود ہی گردش نہ کھائے اور اپنے فرض کا دھیان رکھتے ہوئے ان پر فتح پائے۔ چترلیکھا حالات

کے چکر میں پھنس گئی ہے۔ کمارگیری کا اس کی زندگی میں آنا چترلیکھا کی موت ہے اور چترلیکھا کا کمارگیری کی زندگی میں آنا کمارگیری کی موت ہے۔ بدقسمتی سے دونوں ہی ایک دوسرے کی زندگی میں بنا جانے ہوئے اپنی اپنی ریاضت ختم کرنے کے لیے آ گئے ہیں۔"

"بھگوان اُن کی مدد کرے۔"

○

۸

سمندر میں طوفان اُٹھنے سے پہلے گہرا سناٹا چھا جاتا ہے۔ اُس وقت سارا ماحول آنے والے طوفان کے خوف سے سہم جاتا ہے۔

اور اُس کے بعد ہوا کے تیز و تند جھونکے اور غصّے میں آتی ہوئی لہروں کا رقص۔

آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے پہلے آسمان پر ایک گہری خاموشی چھا جاتی ہے۔ اُس کا نیلا رنگ گدلا جاتا ہے اور تباہی کے ڈر سے فضا میں گھٹن سی پیدا ہو جاتی ہے۔

اور اس کے بعد آگ کے شعلے ہوتے ہیں اور تباہی۔

چترلیکھا کا رتھ ہیج گیت کے دروازے پر آ رُکا۔ اُس وقت شام ہو گئی

تھی۔ دوپہر کی شدید گرمی کے بعد پاٹلی پتر کی سڑکوں پر رئیسوں کے رتھ اُمنڈ پڑے تھے۔ مالنیں پھولوں کے ہار لیے سڑکوں پر کھڑی تھیں۔ شربت کی دکانوں پر لوگوں کے ٹھٹ لگے تھے۔ ہر سُو خوشی تھی، مسرّت تھی۔ شہر کی شاہی سڑک پر میلہ سا لگا تھا۔ بیج گپت بھی اس بھیڑ کا ایک حصّہ تھا۔ شویتانک اس وقت باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اُس کا رتھ باہر کھڑا تھا۔ نوکر اُسے کپڑے پہنا رہا تھا۔ ایک خادم نے آکر اطلاع دی "حضور! باہر مالکن انتظار کر رہی ہیں۔" شویتانک چونک اُٹھا۔ اُس وقت بیج گپت کی غیر حاضری اُسے بُری لگی۔ اُس نے پاپ کیا تھا اور ممکن ہے اُسے اور بھی پاپ کرنا ہوگا جس کے لیے وہ تیار نہ تھا۔ پھر بھی اُس نے جواب دیا "کہہ دو، ابھی آتا ہوں۔"

شویتانک باہر نکلا۔ اُس وقت وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ شویتانک چتر لیکھا کے پاس گیا "کیا حکم ہے دیوی؟"

چتر لیکھا نے معمول کی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا "بیج گپت سے ملنا تھا مگر وہ شاید گھر پر نہیں ہیں۔"

شویتانک بھی مسکرا دیا "آپ کا قیاس دُرست ہے۔"

"پھر سوچا کہ تم سے ہی ملتی چلوں۔"

"دیوی نے مجھ پر بڑی ہی کرپا کی۔ میں ہر وقت خدمت کے لیے

حاضر ہوں۔"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج دِل بہت اُداس ہے اس لیے یہ خواہش ہوئی کہ شہر کے ہنگامے میں ہی دل بہلایا جائے۔ گھومنے کے اِرادے سے نکلی ہوں۔ اگر بیج گپت نہیں مِلے تو کوئی فکر نہیں، تم تو ہو۔"

"بہت خوب!" اتنا کہہ کر شوتیانک اپنے رتھ کی طرف بڑھا مگر چترلیکھا نے شوتیانک کا ہاتھ پکڑ لیا "نہیں تمھیں میرے ساتھ اسی رتھ پر چلنا ہوگا۔ شوتیانک چترلیکھا کے رتھ پر بیٹھ گیا۔ رتھ شاہی سڑک کی طرف چل دیا۔ گھوڑوں کی باگ شوتیانک کے ہاتھ تھی۔ شاہی سڑک پر پہنچتے ہی گھوڑوں کی باگ چترلیکھا نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ گھوڑے بِھڑک اُٹھے۔ اُنہیں شاید یہ احساس ہوگیا کہ اُن کی باگ اُس عورت کے ہاتھ میں ہے جو پاٹلی پتر کے بڑے سے بڑے آدمی کو اپنے اشاروں پر نچا سکتی ہے۔ چترلیکھا کے رتھ کو دیکھ کر بڑے بڑے رئیسوں کے رتھ رُک جاتے تھے، لوگ اُسے پرنام کرتے تھے اور ساتھ ہی اُس کی تعریف کرتے تھے۔ شوتیانک کو اُس کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر اُس وقت کچھ لوگوں نے آوازے بھی کَسے مگر چترلیکھا صرف ہنس دی، اُس نے اُن کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔

اُس وقت وہ ہاروں سے لدی ہوئی تھی۔ ہر نوجوان اُس کی طرف ہار پھینک دیتا۔ چترلیکھا اُسے پہن کر مسکرا دیتی تھی۔ رتھ میں بیٹھی ہوئی چترلیکھا اُس وقت دیوی کا رُوپ لگتی تھی۔ لوگ اُس کی عزت کرتے، اُس کے سامنے جھک جاتے، اور اُس کی پُوجا کرتے۔ شاہی سڑک کا سارا ہجوم گویا اُس کا سواگت کر رہا تھا۔

دوسری طرف سے ایک رتھ چترلیکھا کے رتھ کے پاس آکر رُک گیا۔ چترلیکھا اُس وقت ایک نوجوان سے باتیں کر رہی تھی۔ اُس رتھ کے رُکنے پر چترلیکھا کی توجہ ہٹی ——— دوسری طرف بیج گپت کھڑا مسکرا رہا تھا۔ "آج اس جگہ چترلیکھا کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔"

"اور آج بیج گپت کو اُس کے گھر نہ پاکر تعجب ہوا۔"

سوال اور جواب دونوں میں ہی ایک راز پوشیدہ تھا جسے دونوں سمجھ گئے۔ شویتانک رتھ سے اُتر پڑا۔ بیج گپت نے کہا "چترلیکھا بیج گپت کے ہاں مدعو ہیں ——— وہ یقیناً اسے قبول کریں گی۔"

چترلیکھا نے جواب دیا "چترلیکھا کو بیج گپت کا دعوت نامہ بخوشی منظور ہے۔"

اس وقت اندھیرا پھیل رہا تھا۔ شاہی سڑک پر روشنی کی جا رہی تھی۔ بیج گپت اپنے رتھ سے اتر کر چترلیکھا کے رتھ پر بیٹھ گیا۔ گھوڑوں کی باگ

اُس نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ شویتانک نے بیج گپت کا رتھ سنبھالا۔

دونوں رتھ بیج گپت کے گھر کی طرف موڑ دیے گئے۔ بیج گپت نے کہا، "مجھے افسوس ہے کہ جب تم میرے گھر پر آئیں تو میں وہاں موجود نہ تھا۔"

"افسوس کی بات نہیں۔" چترلیکھا مسکرائی۔ "غلطی میری ہی تھی۔ کیونکہ میں ایسے وقت پر تمھارے گھر پر آئی جب میں کبھی نہ آتی تھی، اس لیے تمھارا گھر پر نہ ملنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔"

چترلیکھا خاموش بیٹھی تھی اور بیج گپت بھی خاموش تھا۔ کچھ دیر تک دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ اس کے بعد بیج گپت نے کہنا شروع کیا، "چترلیکھا کئی دنوں سے میرا دل اُداس ہے۔ تم پوچھوگی کیوں۔ یہ میں خود نہیں جانتا۔ ایک بات پوچھوں ——— کئی دنوں سے تم میرے یہاں نہیں آئیں، اس کا کیا کارن ہے؟"

چترلیکھا نے اپنا چہرہ اوپر اُٹھایا، "کارن پوچھتے ہو۔ نہیں آسکی، کیونکہ آنے کی خواہش نہ تھی۔"

بیج گپت کو ایسے جواب کی اُمید نہ تھی۔ اس کا خیال تھا کہ چترلیکھا کوئی اور وجہ بتائے گی۔ لیکن اتنا صاف اور تیکھا جواب سُن کر اُسے حیرت ہوئی اور غصہ بھی آیا۔ غصہ اپنے اُوپر تو آیا ہی، چترلیکھا پر بھی آیا۔ "آنے کی خواہش نہ تھی

اس کی وجہ جاننے کا میں شاید حق دار ہوں۔"

چترلیکھا نے بیج گپت کی طرف دیکھا۔ اُس کے چہرے پر درشتی اور سنجیدگی تھی۔ غصے کی چھاپ تھی اور برتری کا رُعب تھا۔ چترلیکھا کا چہرہ لال ہو گیا۔ پھر بھی اپنے جذبات کو دباتے ہوئے اُس نے کہا: "حقدار ہو۔ اتنا نہیں جانتی تھی۔ انسان پر انسان کا کیا اختیار ہے یہ میں کبھی نہیں سمجھ سکی۔ پھر بھی تم کارن جاننا چاہتے ہو تو سنو۔ ان دنوں میرا دل اُداس رہا ہے اور اس اُداسی میں میں اپنے آپ کو اور اپنوں کو بھول سی گئی تھی۔"

اُسی وقت رتھ بیج گپت کے محل کے پاس آ کر رُک گیا۔ شوتیانک نے اپنے رتھ سے اُتر کر بیج گپت اور چترلیکھا کو اُتارا۔ تینوں بیج گپت کے کمرے میں گئے۔ اس کے بعد شوتیانک وہاں سے چلنے لگا۔ شوتیانک کو جاتے ہوئے دیکھ کر بیج گپت نے کہا: "شوتیانک! ٹھہرو، تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

چترلیکھا نے بیج گپت سے کہا: "نہیں شوتیانک کی یہاں کوئی ضرورت نہیں۔ مگر شوتیانک کی موجودگی سے کوئی نقصان بھی نہیں۔" بیج گپت ہنس پڑا۔ "بلکہ اس میں اس کا فائدہ ہی ہے۔ اس لڑکے کو کچھ تجربہ ہی حاصل ہو گا۔" شوتیانک رُک گیا۔ بیج نے اسے شراب لانے کا اشارہ کیا۔ اس کام کا شوتیانک عادی ہو گیا تھا۔ شراب کا پیالہ اُس نے بیج گپت

کو دیا، چترلیکھا کو دیا اور خود بھی لیا۔ اس کے بعد وُہ کچھ دُور ہٹ کر بیٹھ گیا۔

بیج گپت نے پھر سے بات چھیڑ دی، "ہاں! ابھی تم نے کہا تھا کہ تم کسی فکر میں اپنے آپ کو اور اپنوں کو بھول گئی تھیں۔ ایسا فکر پیدا کرنے والی بات بھی عجیب ہو گی۔"

چترلیکھا ہنسی، "تو کیا میں یہ سمجھوں کہ بیج گپت مجھے اپنے مَن کی بات بتلانے پر مجبور کر رہے ہیں"

"نہیں مجبور نہیں کر رہا۔ صرف درخواست کر رہا ہوں کہ مجھے بھی معلوم ہو جائے۔"

"اگر بیج گپت درخواست کر رہے ہیں تو انھیں معلوم ہو کہ بات غیر معمولی ہے اور اس کا کارن بھی غیر معمولی ہے۔ مگر چترلیکھا اس پر زیادہ روشنی ڈالنے سے مجبور ہے۔"

بیج گپت نے شویتانک کی طرف دیکھا۔ شویتانک خاموشی سے اُن کی باتیں سُن رہا تھا۔ "چترلیکھا مجبور ہے۔" بیج گپت نے آہستہ سے کہا "آج ہم دونوں کی زندگی میں پہلا موقعہ ہے کہ چترلیکھا بیج گپت کو اپنے دل کی بات بتانے سے مجبور ہے۔ چترلیکھا کا دل بدل گیا ہے۔ ایسا بیج گپت کو محسوس ہوتا ہے۔"

شراب نے اپنا اثر کرنا شروع کر دیا۔ دوسرا پیالہ اپنے ہونٹوں سے

لگاتے ہوئے چترلیکھا نے کہا: "تبدیلی کے اس چکر میں کسی چیز کا بھی بدل جانا ناممکن نہیں ہے۔"

بیج گپت کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اس جواب کے لیے وہ تیار نہ تھا۔ "کیا کہا تبدیلی کے اس چکر میں کسی چیز کا بدل جانا ناممکن نہیں۔ تو پھر سمجھ لوں کہ چترلیکھا کا پیار بھی بدل سکتا ہے۔"

چترلیکھا نے جو بات کہہ دی تھی وہ پہلے ہی اس پر پچھتا رہی تھی بنا سوچے سمجھے اُس نے غصے میں آکر یہ کہہ دیا تھا۔ اُس نے سوچا تک نہ تھا کہ اس بات کا اتنا گہرا مطلب بھی نکل سکتا ہے۔ اُس نے ہمت کی: "نہیں بیج گپت یہ کا خیال غلط ہے۔ چترلیکھا کا پریم سمندر کی طرح گہرا ہے۔ اُس کا بدلنا ناممکن ہے۔ مگر ساتھ ہی میں یہ مانتی ہوں کہ پیار بھی بدلنے والی چیز ہے تغیر قدرت کا بنیادی اُصول ہے اور پیار پر بھی یہ اصول عائد ہوتا ہے۔"

چترلیکھا کی بات تلخ تھی لیکن اس میں صداقت تھی ——— بیج گپت کو بھی اُس کی صداقت کا احساس ہوا۔ بات سچی تھی اور موقعے پر کہی گئی تھی بیج گپت کو محسوس ہوا کہ چترلیکھا اُس سے دور ہٹتی جا رہی ہے اور وہ چترلیکھا سے۔ ایک نامعلوم سی طاقت اُن دونوں کے درمیان حائل ہو گئی تھی۔

"چترلیکھا! تم بھولتی ہو۔ پریم کا تعلق روح سے ہے۔ جسم سے نہیں۔ بدلنے

والی چیز آدمی کا نفس ہے، اس کی ہوس ہے۔ نفس کو جسم کی خواہش ہوتی ہے جسے قدرت نے یہ جمال بخشا ہے۔ پیار روح سے ہوتا ہے، جسم سے نہیں۔ تغیر قدرت کا اصول ہے، روح سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ روح ابدی ہے۔ یہ مر نہیں سکتی۔"

"چترلیکھا ہنس پڑی۔ "روح ابدی ہے۔ بڑی عجیب بات کہہ رہے ہو بیج گپت! جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا بھی۔ ابدی چیز وہی ہے جو پیدا ہی نہیں ہوئی۔ جہاں دُنیا ہے وہاں قیامت بھی آئے گی۔ روح پیدا نہیں ہوتی اس لیے ابدی ہے، مگر پیار پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی سے پیار ہو جائے تو اُس وقت پیار جنم لیتا ہے، مگر اس تعلق میں پائیداری نہیں۔ کبھی نہ کبھی یہ ختم بھی ہو گا۔ پیار اور ہوس میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ ہوس دیوانگی ہے اور عارضی ہے اور اس لیے ہوس دیوانگی کے ساتھ ختم بھی ہو جاتی ہے اور پیار میں ٹھہراؤ ہے، سنجیدگی ہے۔ اُس کا اثر دیر تک قائم رہتا ہے۔ مگر یہ ابدی نہیں۔"

بیج گپت نے محسوس کیا کہ چترلیکھا کی بحث کی قوت میں اضافہ ہوا ہے۔ اُس کا یہ وار بھی خالی گیا۔ وہ تڑپ اٹھا، "جو کچھ درست ہے میں اُس کی مخالفت نہیں کرتا۔

یہ تو اپنا اپنا اعتقاد ہے۔ مگر اتنا بتانا نامناسب نہ ہو گا

گیان اور جہالت میں فرق ہے۔ وہی فرق دیوانگی اور عشق میں ہے۔ دیوانگی عارضی ہوتی ہے اور پیار ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اگر علم کو بقا نہیں تو پیار بھی عارضی ہے۔ دیوانگی ختم ہو جانے والی چیز ہے اور علم زندہ رہتا ہے۔ کچھ لمحوں کے لیے وہ نظروں سے اوجھل ہو سکتا ہے مگر مٹتا نہیں۔ جب دیوانگی اپنا وار کرتی ہے تو علم اوجھل ہوتے ہوئے بھی سامنے ہی رہتا ہے۔ مگر دیوانگی ختم ہو جانے کے بعد علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر علم کو بقا نہیں تو پیار بھی عارضی ہے۔ مگر میرے خیال میں علم زندہ رہنے والی چیز ہے۔ وہ دونوں ہی ایشور کے الگ الگ جزو ہیں۔"

چترلیکھا اس وقت لیٹی ہوئی تھی۔ اُس کی آنکھیں آدھی کھلی تھیں۔ وہ اُٹھ بیٹھی۔ اُس نے کہا:

"بیج گپت! ٹھیک کہتے ہو۔ میں غلطی پر تھی۔ اس غلطی میں میں اپنے آپ کو بھول گئی تھی ––––– معاف کرنا۔"

اتنا کہہ کر اُس نے اپنی باہیں بیج گپت کے گلے میں ڈال دیں۔ شویتانک نے یہ دیکھا ––––– وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ بیج گپت نے کہا: "شویتانک، تم جا سکتے ہو۔ رکو، ابھی مت کھلوانا۔ آج چترلیکھا کی میری طرف سے دعوت ہے اور تمہاری طرف سے بھی۔"

۹

بوڑھے مرتنجیہ ذات کے کھشتری ہوتے ہوئے بھی عمل سے براہمن تھے۔ پاٹلی پتر کے اس عمر رسیدہ رئیس کے محل میں عیش و عشرت کی جگہ بیراگ اور عبادت کا راج تھا۔ سارا شہر اُن کے نام سے واقف تھا۔ شہر میں بہت تھوڑے آدمی اُن کے ہم مرتبہ تھے۔ مرتنجیہ کو کھیل تماشے اور ہنگامے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ عبادت و ریاضت ہی اُن کی زندگی تھی۔

عافیت کے اِس شیدائی کے پاس دولت تھی اور شہرت تھی۔ شہر کے سب رئیسوں کے ساتھ اُن کا میل جول تھا۔ اور شاہی دربار میں اُن کا مرتبہ اونچا تھا اُن کا نام سُن کر لوگ احترام سے سر جُھکا دیتے تھے۔ انھیں دیکھتے ہی لوگوں

کی عقیدت اُمڈ پڑتی تھی۔

مرتنجیہ کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ صرف ایک لڑکی تھی۔ اُس کا نام یشودھرا تھا۔ اور کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اُنھیں بہت پیار تھا۔ اس وقت اس کی عمر تقریباً اٹھارہ برس کی تھی۔ یشودھرا کی چڑھتی جوانی تھی اور مرتنجیہ کی زندگی کی شام ہو چکی تھی۔ ساری جائداد کی مالک یشودھرا سے شادی کے لیے ہر نوجوان کا تیار ہو جانا تو قدرتی تھا۔ لیکن یشودھرا بلا کی حسین بھی تھی۔ اُس کے پُرسکون چہرے کا بھولا پن ہر ایک نوجوان کو دیوانہ بنا دینے کے لیے کافی تھا۔ اس کی ہنسی میں جوانی کا سنگیت تھا۔ ہرنی کی سی بڑی بڑی آنکھوں میں بچپن کا بھولا پن ابھی تک موجود تھا۔ اس کے رخساروں پر حیا کی سرخی تھی۔ اُس میں غرور کا تیکھا پن نہ تھا بلکہ حیا کی شانتی تھی۔

مرتنجیہ یشودھرا کی شادی کی فکر میں تھے کہ اچانک اُن کی نظر بیج گپت پر جا پڑی۔ بیج گپت کی ابھی شادی نہ ہوئی تھی اور وہ اچھے گھرانے کا تھا۔ مرتنجیہ کے صلاح کاروں نے ــــــ اُن میں وہ لوگ بھی شامل تھے جن کے دل میں یشودھرا کو بہو بنانے کی دیر سے خواہش تھی ــــــ مرتنجیہ سے ایک بار نہیں کئی بار بیج گپت اور چترلیکھا کے تعلق کا ذکر کیا۔ مگر بوڑھے اور تجربہ کار مرتنجیہ نے ہمیشہ یہی جواب دیا۔ "یہ اُس کے عیش کرنے کے دن ہیں مگر مستقبل بہت بڑا ہے اور بیج گپت کافی پڑھا لکھا اور

سمجھدار ہے۔"

بیج گپت اس دن مرتنجیہ کے گھر مدعو تھا۔ یشودھرا کی سالگرہ کے موقعہ پر اُن کے ہاں بہت بڑی دعوت تھی۔ بیج گپت نے یشودھرا کو کہیں ایک آدھ بار بچپن میں دیکھا تھا۔ مرتنجیہ سے بھی اس کا کوئی خاص تعارف نہ تھا۔ اس لیے اُس دن مرتنجیہ کے ہاں سے دعوت نامہ پا کر اُسے حیرت ہوئی اور اس سے بھی زیادہ حیرت اُس وقت ہوئی جب اُس نے یہ پڑھا کہ چترلیکھا بھی اُس کے ساتھ مدعو ہے۔

بیج گپت نے چترلیکھا سے کہا، "چترلیکھا! ایک عجیب بات ہوئی ہے۔ تم مرتنجیہ کو جانتی ہو گی؟"

"ہاں"

"اور شاید اُن کی لڑکی یشودھرا کو بھی؟"

کچھ سوچ کر چترلیکھا نے کہا...... "ہاں اُسے بھی ایک آدھ بار دیکھا ہے۔"

"یشودھرا کی سالگرہ پر مجھے مرتنجیہ کے ہاں سے دعوت نامہ آیا ہے۔ میری اُن کے ساتھ کوئی زیادہ واقفیت نہیں اس لیے اسے پڑھ کر مجھے کچھ حیرت ہوئی مگر اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ میرے ساتھ تمہیں بھی بلایا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا جانا ٹھیک نہیں۔"

"نہیں، چترلیکھا! تمھیں میرے ساتھ بلایا ہے۔ یہ مناسب بھی ہے کیونکہ سماج تمھارے اور میرے تعلق کو پاکیزہ سمجھتا ہے۔"

چترلیکھا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔ "بیج گپت! میں اونچے گھرانوں میں صرف رقاصہ کے طور پر جاتی ہوں۔ بہت ممکن ہے وہاں آئی ہوئی عورتیں میری عزت نہ کریں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر کیا کرنا ہوگا؟"

بیج گپت ہنس دیا۔ "میرے ساتھ رہتے ہوئے تمھاری بے عزتی کرنے کی ہمت کسی کو نہ پڑے گی۔ یہ یقین رکھو۔" اتنا کہہ کر بیج گپت نے شوتیانک کو بلایا۔

شوتیانک کے ساتھ دونوں باہر نکلے۔ بیج گپت کے رتھ پر چترلیکھا اور بیج گپت دونوں بیٹھ گئے۔ شوتیانک نے گھوڑوں کی باگ سنبھالی۔

مقررہ وقت پر مہمان مرتنجیہ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ چوب دار نے اونچی آواز میں اُن کے آنے کی اطلاع دی۔ یشودھرا کے ساتھ مرتنجیہ دروازے پر آئے۔ مرتنجیہ نے بیج گپت کا سواگت کیا اور یشودھرا نے چترلیکھا کا۔۔۔۔۔۔ شوتیانک پیچھے پیچھے چلا۔ سب لوگ اندر پہنچے۔ پاٹلی پتر کے تقریباً سبھی بارسوخ آدمی وہاں موجود تھے۔ سب نے بیج گپت اور چترلیکھا کے آنے پر خوشی ظاہر کی۔ چترلیکھا یشودھرا کے ساتھ عورتوں میں چلی گئی۔ بیج مرتنجیہ کے ساتھ ہی رہا۔

یشودھرا کو دیکھ کر چتر لیکھا حیران رہ گئی۔ آج تک اُسے اپنے حُسن پر غرور تھا اور اعتماد تھا مگر یشودھرا نے ایک لمحے میں اس کا غرور توڑ دیا۔ اُس کا اعتماد چُور چُور ہو گیا۔ یشودھرا نے بڑی عزت سے چتر لیکھا کو بٹھایا اور خُود اُس کے پاس بیٹھ گئی۔ یشودھرا کو چتر لیکھا کے پاس بیٹھا دیکھ کر اور چتر لیکھا کی اتنی آؤ بھگت بہت سی عورتوں کو بُری لگی۔

اپنے بچپن میں یشودھرا نے چتر لیکھا کا رقص دیکھا تھا اور اُسے وہ اچھا بھی لگا تھا۔ آج اُس کے پتا کا حکم تھا کہ وہ چتر لیکھا کے ساتھ رہے۔ یہ کام سے پسند تھا۔

چتر لیکھا کے چاروں طرف عورتیں اکٹھی ہو گئیں — کچھ ہنس رہی تھیں اور کچھ اس پر فقرے کس رہی تھیں مگر چتر لیکھا نے بُرا نہ مانا۔ اپنے مقام کو وہ اچھی طرح سمجھتی تھی۔ پاس ہی کھڑی ایک بہت بڑے ٹھیر کی بیوی نے کہا "آج چتر لیکھا کو ہمارے درمیان آنے پر مبارک ہو۔"

بات تیکھی تھی اور جواب اُس سے بھی زیادہ تیکھا تھا۔ "اپنے حُسن پر غرور عورتوں کو اپنے سواگت میں مبارک کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔"

ایک نے دوسری کی طرف دیکھا اور دوسری نے تیسری کی طرف۔ بات جس سختی سے کہی گئی تھی اُس کا اثر پاس کھڑے مردوں پر بھی پڑا۔ بیج گپت اس طرف گھوم گیا۔ اُسے ڈر تھا کہ شاید چتر لیکھا پر فقرے بازی ہو۔ اس سوال اور جواب

سے وہ چونکا "کیا بات ہے؟"

چترلیکھا کا غصے سے لال چہرہ ایک دم شانت ہو گیا "کچھ نہیں ہنسی ہو رہی تھی" اس وقت چترلیکھا ہنس رہی تھی۔ یشودھرا چترلیکھا کی اس ادا پر لٹو ہو گئی بیج گپت کے جانے کے بعد اس نے چترلیکھا سے کہا "بہن، تم اس فن کی بڑی ماہر ہو۔"

"اسی لیے تو اتنا اثر رکھتی ہوں" وہ ہنس پڑی۔ چترلیکھا کی ہنسی کی جھنکار سن کر نوجوان مہمانوں کی آنکھیں ادھر اٹھ گئیں۔ بیج گپت سے اسی وقت ان لوگوں نے گانے کی فرمائش کی۔

وینا لے کر بیج گپت نے باگیشوری کا الاپ شروع کیا۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا۔ مرد اور عورتیں دونوں ہی بیج گپت کا گانا محو ہو کر سننے لگے۔ اس کے بعد مرتنجیہ نے وینا لے کر یشودھرا کی طرف اشارا کیا۔ یشودھرا نے بھی باگیشوری گانا شروع کی۔ یشودھرا کا گانا ختم ہونے پر لوگوں نے محسوس کیا کہ بیج گپت کے آگے یشودھرا کا گانا پھیکا تھا۔ چترلیکھا نے لوگوں کی رائے کو تاڑ لیا۔ اس نے کہا "یشودھرا سے ایک فرمائش میں بھی کروں گی —— اگر اس کی خواہش ہو تو وہ اس وقت راگ کلیان میں کچھ سنائے۔"

لوگوں کی نظریں چترلیکھا کی طرف گھوم گئیں۔ مرتنجیہ نے چترلیکھا کی طرف دیکھا، وہ چترلیکھا کی بات سمجھ نہ سکے۔ پھر بھی فرمائش ایک مہمان کی طرف سے کی

گئی تھی۔ مرتنجیہ نے وینا میں کلیان کی سُر چھیڑی اور لیشودھرا نے گانا شروع کیا۔ اس بار لیشودھرا نے سب کو مبہوت کر دیا۔ اُس کی سُریلی آواز کی بہت تعریف ہوئی۔ گانا ختم ہو گیا اور چترلیکھا نے لیشودھرا کو مبارک دی "بہن لیشودھرا میں تمہیں ایسی پیاری آواز پر مبارکباد دیتی ہوں۔"

مرتنجیہ چترلیکھا کی فرمائش کا مطلب اب سمجھے۔ "اور چترلیکھا میں لیشودھرا کی طرف سے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس ساری گفتگو کو بیج گپت سُن رہا تھا۔ ہنستے ہوئے اُس نے کہا، "کیا میں چترلیکھا سے رقص دکھلانے کی فرمائش کر سکتا ہوں؟"

چترلیکھا نے ہنستے ہوئے کہا "بیج گپت کی فرمائش میرے لیے حکم کے برابر ہے۔"

مرتنجیہ نے وینا لی۔ اور بیج گپت نے مرنگ۔ چترلیکھا نے ناچ شروع کر دیا۔ چترلیکھا اپنا فن دکھلا رہی تھی۔ اور سب لوگ اُس کی تعریف کر رہے تھے۔ اُسی وقت چوب دار نے آکر اطلاع دی کہ جوگی کمار گری دروازے پر کھڑے ہیں۔

مرتنجیہ نے وینا رکھ دی۔ وہ کمار گری کا سواگت کرنے کے لیے باہر چلے گئے۔ مرتنجیہ کے وینا رکھتے ہی چترلیکھا کا رقص بند ہو گیا۔ مرتنجیہ کمار گری کو اندر لے آئے۔ کمار گری کے ساتھ وِشال دیو بھی تھا کمار گری کو دیکھ

کہ سب کھڑے ہو گئے۔ اُسی وقت چترلیکھا نے بیج گپت سے کہا "میں اب جاؤں گی۔ میری کافی ہتک ہو چکی ہے۔"

"وہ کیسے؟"

میری نظر میں فن کا مقام سب سے اونچا ہے۔ جو آدمی فن کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ آدمی نہیں، جانور ہے۔ مرتنجیہ کو کمارگری کا سواگت کرنے کے لیے رقص بند کر دینا میری تحقیر نہیں تو کیا ہے؟"

بیج گپت مسکرایا، "جیسی تمہاری مرضی"

اس وقت تک کمارگری اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔ چترلیکھا نے آگے بڑھ کر جوگی کمارگری کو پرنام کیا۔ پھر اس نے مرتنجیہ سے کہا "مجھے اب اجازت دیجیے۔"

مرتنجیہ کے جواب دینے سے پہلے کمارگری بول اُٹھے "یہ کیوں؟ کیا میری موجودگی تمہیں بُری لگی ہے رقاصہ؟ اور یہ فطری بھی ہے۔" کمارگری کی بچوں کی سی میٹھی آواز سنگیت کی طرح گونج اُٹھی۔

چترلیکھا نے کچھ سوچ کر کہا "نہیں جوگی! تمہاری موجودگی دنیا میں کسی کو بھی بُری نہیں لگ سکتی۔ اتنا اطمینان رکھو۔ یہاں سے جانے کی وجہ دوسری ہے۔"

"مگر تم نے جانے کا موقعہ ٹھیک نہیں چُنا۔"

"تو پھر میں نہیں جاتی۔"

مرتنجیہ نے وینا پھر اُٹھائی مگر چترلیکھا نے دوبارہ ناچنے سے انکار کر دیا۔ اس بار یشودھرا نے آگے بڑھ کر چترلیکھا سے کہا "بہن تمہاری بات میں نے نہیں ٹالی تھی۔ اس بار میرا اصرار ہے کہ تم اپنا رقص پھر شروع کرو۔ اور میری بات تم نہ ٹالو گی اس کا مجھے یقین ہے۔"

چترلیکھا نے یشودھرا کی بات مان ہی لی۔ اس نے رقص پھر سے شروع کر دیا۔ جوگی کمار گری نے یشودھرا کی طرف دیکھا —— اور وہ ایک ٹک اُسے دیکھتے رہے۔ جوگی نے چترلیکھا اور یشودھرا کا موازنہ شروع کر دیا دونوں ہی اونچے پائے کی حسین تھیں مگر ایک میں مستی تھی اور دوسری میں ٹھہراؤ —— چترلیکھا کی مستی بھیانک تھی۔ اُس کا رقص اُس کی مستی کا آئینہ دار تھا۔ مگر ساتھ ہی یشودھرا کا ٹھہراؤ ایک سمندر کی طرح تھا جس میں ڈوب کر آدمی اپنے کو بھول جاتا ہے۔ چترلیکھا زندگی کی ہلچل تھی اور یشودھرا گہری خاموشی۔ کمار گری کو محسوس ہوا جیسے وہ وینا کی طرف کھنچا جا رہا ہے۔ پیار و محبت کی کشش بیراگ پر فتح پا رہی ہے۔

رقص بند ہو گیا۔ مرتنجیہ نے نوکر سے پوچھا "کھانے میں کتنی دیر ہے؟"

"کھانا تیار ہے صرف حکم کی دیر ہے۔"

سب مہمان کھانے کے کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔ نوکروں نے کھانا

لگانا شروع کر دیا۔ بیج گپت کے پاس یشودھرا بیٹھی ——— چتر لیکھا یشودھرا کے پاس تھی اور اسی کے پاس شویتانک۔

کھانا شروع ہوا۔ یشودھرا کو پہلے کبھی بیج گپت سے بات چیت کا موقعہ نہ ملا تھا۔ بیج گپت نے کہا "دیوی! آج پہلی بار ہمارا تعارف ہوا ہے۔ اور اس پر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔"

زندگی میں آج پہلی بار یشودھرا کی آنکھیں ایک دوسرے آدمی کی آنکھوں کے سامنے اٹھ سکیں۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ آہستہ سے اس نے جواب دیا "یہ تعارف کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے۔"

یہ بات سن کر چتر لیکھا ہنس پڑی۔ "بھگوان کرے یہ تعارف دوستی میں بدل جائے اور دوستی زندگی کے گہرے رشتے میں۔"

یشودھرا نے احسان مند نظروں سے چتر لیکھا کی طرف دیکھا اور بیج گپت نے حیرت سے۔ مگر شویتانک ایک ٹک یشودھرا کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اچانک یشودھرا کی آنکھیں اس سے مل گئیں۔ اس وقت تک یشودھرا نے شویتانک کو نہ دیکھا تھا۔ وہاں آئے ہوئے سب مہمانوں کو وہ پہچانتی تھی۔ شویتانک ہی ان میں ایسا تھا جسے وہ نہ جانتی تھی۔ یشودھرا نے بیج گپت سے پوچھا "یہ نوجوان کون ہے؟"

"میرا خادم اور میرا چھوٹا بھائی۔" بیج گپت ہنس پڑا۔

یشودھرا حیران ہوئی ——— مہادیو اور چھوٹا بھائی؟" بات بھی عجیب تھی "یہ کیسے؟"

"یہ اس طرح کہ ان صاحب کا نام شویتانک ہے۔ یہ بھی کھشتری ہے اور اونچے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ابھی یہ برہمچاری ہے۔ اور اپنے گرو کے ساتھ رہ رہا ہے۔ گرو نے پاپ کا پتہ لگانے کے لیے ان کو میرے پاس بھیجا ہے۔ میرے ساتھ رہ کر یہ نوجوان دنیا کا تجربہ حاصل کر رہا ہے۔"

یشودھرا کی حیرت اور بھی بڑھی۔ "پاپ کا پتہ لگانے کے لیے ان کے گرو نے ان کو آپ کے پاس بھیجا ہے؟ کیا حقیقت میں آپ کی ذات اور آپ کا گھر پاپ ڈھونڈنے کے لیے مناسب مقام ہے؟"

بیج گپت دل ہی دل میں ہنسا۔ کتنی بھولی لڑکی تھی اور کس وہم میں تھی۔ "ممکن ہے کوئی بھی آدمی اپنے آپ کو گناہ گار نہ سمجھے۔ سب اپنے کو اچھا سمجھتے ہیں اگر شویتانک اس نتیجے پر پہنچے کہ میں گناہ گار ہوں تو واقعی میں گنہگار ہوں۔"

یشودھرا کے دل کو چوٹ سی لگی۔ جس آدمی کے پریم بندھن میں اس نے تصور میں اپنے آپ کو باندھا تھا۔ وہی شخص پاپ کا پتہ لگانے کا ذریعہ بنا ہوا تھا۔ اس نے شویتانک کی طرف دیکھا۔ کتنا بھولا اور خوبصورت نوجوان تھا۔ اور بیج گپت؟

اُس وقت کھانا ختم ہو گیا تھا۔ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہاتھ دھو کر پھر سب اکٹھے ہوئے۔ دیپ گپت نے شو نیانک کا ہاتھ پکڑ کر مرتنجیہ سے اس کا تعارف کرایا۔

اس کے بعد سب مہمان رخصت ہو گئے۔

○

۱۰

سب مہمانوں کے چلے جانے کے بعد ڈرامے کے اہم کردار ہی وہاں رہ گئے۔ جوگی کمار گوری، وشال دیو، چتر لیکھا، بیج گپت اور اشوبھیتا نگ، صرف انہی لوگوں کو مرتنجیہ نے روک لیا تھا۔ تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد مرتنجیہ نے بیج گپت کا ہاتھ پکڑا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا "بیٹا بیج گپت! اس ساری تقریب میں ایک بہت بڑا راز چھپا تھا اور اس راز سے تمہارا گہرا تعلق ہے۔" اتنا کہہ کر انہوں نے یشودھرا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ بیج گپت کے چہرے کا رنگ اُتر گیا، چتر لیکھا مُسکرائی "اور مجھے پوری اُمید ہے کہ بوڑھے مرتنجیہ کی بات تم ضرور مانو گے۔"

مرتنجیہ کی بات سب سمجھ گئے مگر پھر بھی بیج گپت نے انجان بن کر کہا۔

"مہاراج ماننا یا نہ ماننا اس کا انحصار تو بات پر ہے۔ آپ بتلایئے پھر میں اس کے مطابق عرض کروں گا۔"

مرتنجیہ نے کچھ دیر تک سوچا: "بیج گپت تمہاری شادی ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔"

بیج گپت نے سُنا ——— اور چترلیکھا کی طرف دیکھا۔ کیا جواب دے اس کا فیصلہ وہ نہ کر سکا۔ بات ٹھیک تھی مگر بیج گپت کی رائے میں غلط بھی تھی۔ "قانونی طور پر نہیں۔"

اس دفعہ کمارگری نے بڑی سنجیدگی سے کہا: "نوجوان! کیا غیر قانونی بیاہ بھی ہو سکتا ہے؟"

بیج گپت نے کہا: "مرد اور عورت کے ابدی رشتے کو ہی شادی کہتے ہیں۔"

کمارگری ہنس پڑے: "مگر لفظ شادی سماج کا بنایا ہوا ہے، قانون مرد اور عورت کے رشتے کو متبرک بنا کر سماج سے اُسے تسلیم کروا لیتا ہے۔ بیج گپت، تم حقیقت کا صرف ایک رُخ دیکھ رہے ہو۔"

بیج گپت نے اسی متانت سے کہا: "مہاراج، حقیقت آدھی نہیں ہوتی، وہ پوری ہی ہوتی ہے مگر یہ بحث کا موقعہ نہیں اس لیے اس وقت جواب دینا مناسب نہیں۔" اتنا کہہ کر بیج گپت نے مرتنجیہ سے کہا: "آریہ! میں نے کہا تھا کہ میری شادی قانون کے مطابق نہیں ہوئی۔ اس بات کو

معاف کر دینا ضروری ہے۔ لوگوں کی نظر میں میں کنوارا ہوں مگر حقیقت میں میں شادی شدہ ہوں۔ چترلیکھا میری بیوی ہے۔ یہ درست ہے کہ چترلیکھا سے شادی میں نے قانون کے مطابق نہیں کی اور سماج کے اصولوں کے مطابق ہو بھی نہیں سکتی۔ پھر بھی میرا اور چترلیکھا کا رشتہ پتی۔ پتنی کا سا ہے۔ میں پریم میں اعتقاد رکھتا ہوں اور ایسی حالت میں میرا اب شادی کرنا ناممکن ہے کیونکہ میرے پریم کی حق دار اب کوئی دوسری عورت نہیں ہو سکتی۔"

جس وقت بیج گپت یہ کہہ رہا تھا اس کی نظریں نیچی تھیں۔ مرتنجیہ نے کہا: "بیج گپت، ممکن ہے تمہاری بات درست ہو۔ مگر جس وقت لوگ تمہیں کنوارا کہتے ہیں تو تم کنوارے ہی ہو۔ رہی شادی کرنے کی بات، وہاں تمہارا دھیان میں اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ شادی اولاد کے لیے ہوتی ہے اور اس لیے ضروری ہے۔ چترلیکھا کی اولاد بیج گپت کی اولاد نہ ہو گی اور نہ ہی وہ بیج گپت کی وارث ہو سکتی ہے۔ کیا کبھی اس پر بھی غور کیا ہے؟"

حقیقت میں بیج گپت نے اس مسئلے پر کبھی دھیان ہی نہ دیا تھا۔ بیج گپت نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، یہ اس کے لیے بالکل نیا مسئلہ تھا مرتنجیہ اس دفعہ چترلیکھا کی طرف مڑے "دیوی چترلیکھا! تم سمجھدار ہو۔ تمہیں زیادہ کہنا فضول ہے۔ تم بیج گپت کی حالت کو اچھی طرح سمجھتی ہو۔"

چترلیکھا ابھی تک خاموش تھی۔ اس بار اس نے جواب دیا "مہاراج آپ

کا فرمانا بجا ہے۔ میں سماج کی نظروں میں ایک ناچنے والی ہی ہوں، بیج گپت کی رفیقۂ حیات ہونا میرے لیے ناممکن ہے۔ ایسی حالت میں مَیں وہ کہنے کو تیار ہوں جس میں بیج گپت کا بھلا ہو۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ایسا کہنے میں مجھے بڑی قربانی کرنی پڑے گی۔"

"رقاصہ نہیں قربانی کرنی ہو گی!" کمار گری مسکرائے۔ "بڑی عجیب بات کہہ رہی ہو۔ تم شاید اپنی پرانی خواہش بھول گئی ہو۔ تم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ تم بیراگ لینا چاہتی ہو۔ اس کے لیے یہ سب سے اچھا موقعہ ہے۔"

کمار گری کی اس بات پر بیج گپت چونک اٹھا۔ اس نے کہا "جوگی راج! اگر آپ بیراگ پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ایک شخص کو بیراگ کا اپدیش دے سکتے ہیں تو پھر مجھے کیوں یہ زنجیریں پہننے پر مجبور کیا جا رہا ہے؟"

"اس لیے کہ تم بیراگ کے قابل نہیں ہو اور ساتھ ہی تم سماج کے اصولوں کے خلاف چل رہے ہو۔ تمہارے لیے یہی مناسب ہے کہ تم کم از کم سماج کے اصولوں پر تو چلو۔"

چتر لیکھا اس بیچ میں کمار گری کی بات پر سوچ رہی تھی، اس نے کہا، "جوگی! ایک سوال اور کروں گی، کیا تم مجھے بیراگ دینے کے لیے تیار ہو؟ اگر تیار ہو تو میں ابھی یہ سب کچھ چھوڑ دیتی ہوں۔"

کمار گری کی آنکھیں وشال دیو کی طرف گھوم گئیں۔ وشال دیو بھی اس

وقت اپنے گرو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک کمار گری کچھ سوچتے رہے،

"واقعہ! تمہیں مرید کرنے سے میں مجبور ہوں۔"

اس بار چترلیکھا ہنس پڑی "زبان سے کہہ دینا آسان ہے کرنا بہت مشکل ہے۔ جوگی! تمہارے لیے بیراگ چاہے کتنا آسان ہو مگر میرے لیے مشکل ہے۔ مجھ اکیلی کا بیراگ کے میدان میں ڈٹنا ناممکن ہے۔ ابھی تک اس پیار کے میدان میں ہوں، دنیا چاہے اسے برا کہے مگر ایشور کے آگے اور میرے آگے یہ بہت ہی متبرک ہے۔ اس سے باہر نکلنے کا مطلب ہے گناہ کی طرف جانا۔ اور فضول پاپ کرنے کے لیے میں تیار نہیں ہوں۔"

بات بنی اور بگڑ گئی۔ مرتنجیہ کو اس کا احساس ہوا۔

بات بگڑی اور بن گئی، بیج گپت کو اس کا احساس ہوا۔

کمار گری چترلیکھا کو جانتا تھا اور چترلیکھا کمار گری کو۔ شویتانک اور وشال دیو ——— دونوں ہی اس کے گہرے مطلب کو سمجھ گئے تھے۔ ایک یشودھرا ہی ایسی تھی جو نہ کچھ محسوس کرتی تھی، نہ کچھ جانتی تھی اور نہ کچھ سمجھتی تھی۔ اس نے مرتنجیہ سے کہا "پتا جی! رات بہت بیت گئی ہے"

مرتنجیہ نے اپنی لڑکی کی طرف دیکھا اور پھر چترلیکھا کی طرف۔ دونوں میں کتنا فرق تھا۔ ایک شانتی تھی اور دوسری طوفان۔ اور بیج گپت ہے حالات کے چکر کا ایک بد قسمت شکار مگر ساتھ ہی انسانیت سے بھرپور فرد ———

مرتنجے نے چتر لیکھا سے کہا "تمہارے کام کو بُرا کون کہتا ہے۔ جو کچھ تم کر رہی ہو وہ اپنے خیال کے مطابق ٹھیک ہی ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ تمہارا سارا رشتہ صرف پریم کا ہے۔ محبت میں بُرائی کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ ——مگر دیوی، اگر وہ آدمی جس سے تم پریم کرتی ہو ٹھیک راستے پر نہ ہو تو اسے ٹھیک راستے پر لانا کیا تمہارا فرض نہیں ہے؟ محبت میں قربانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور بیج گپت کے لیے جو تیاگ تم کرو گی وہ بہت عظیم ہوگا!"

بات جس انداز سے کہی گئی تھی۔ اس کا چتر لیکھا پر بھی اثر ہوا۔ بیج گپت بیچ میں بول اُٹھا "مہاراج! چتر لیکھا سے کہنا فضول ہے۔ بننا اور بگڑنا، اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ چتر لیکھا نہ مجھے بنا سکتی ہے اور نہ بگاڑ سکتی ہے۔ اور میں اپنے لیے کہہ سکتا ہوں کہ میرا اور چتر لیکھا کا تعلق ٹوٹنے والا نہیں۔"

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا مگر چتر لیکھا بیٹھی ہی رہی۔ اُس نے کہا "مہاراج! آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہو یا نہ ہو مگر مجھے یہ کرنا ہوگا۔ اپنے لیے نہیں بلکہ بیج گپت کے لیے —— اتنا آپ یقین رکھیں۔" چتر لیکھا نے یشودھرا کی طرف دیکھا "اور مہاراج، بیج گپت یشودھرا کے لیے اچھا جوڑا ہے یہ شادی سب سے پیاری ہوگی۔" اتنا کہہ کہ چتر لیکھا نے بیج گپت سے کہا "بیج گپت! تمہیں یشودھرا جیسی پتنی ملنا ناممکن ہے۔ آج سے تمہارا اور یشودھرا کا رشتہ پکا ہو گیا۔"

بیج گپت اُس وقت دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ "چترلیکھا، تمہارا یہ کہنا نامناسب ہے اور میرے لیے یہ ناممکن ہے۔ اِس وقت میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ اچھا مہاراج اب اجازت دیجیے۔" اتنا کہہ کر بیج گپت مرتنجیہ کے محل سے باہر چلا گیا۔

چترلیکھا بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "مہاراج! آپ بیج گپت کی بات کا بُرا نہ مانیں۔ غصے میں آکر انسان بھلے بُرے کی پہچان کھو بیٹھتا ہے۔ اس وقت کے فیصلے کو ہمیشہ کے لیے سمجھ لینا غلطی ہے۔ میں آپ کو اتنا یقین دلاتی ہوں کہ بیج گپت اور آپ کی لڑکی کا رشتہ بہت اچھا رہے گا اور اس رشتے کا ہونا ضروری بھی ہے۔"

شوبھیانک کے ساتھ چترلیکھا بھی بیج گپت کے پیچھے پیچھے چل دی۔ ان دونوں کے چلے جانے کے بعد مرتنجیہ نے کچھ دیر خاموش رہ کر کمار گیری سے کہا: "مہاراج! میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا مگر اس گفتگو سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ رقاصہ کا بیج گپت پر بہت اثر ہے۔"

"آپ نے ٹھیک اندازہ لگایا۔"

"اور ساتھ ہی رقاصہ کا دل بھی بہت صاف ہے۔"

اس پر کمار گیری خاموش رہے۔ اُن کی آنکھیں نہ جانے کیوں اپنے آپ وشال دیو کی طرف اُٹھ گئیں۔ وشال دیو دل ہی دل میں مُسکرایا۔

مرتنجیہ نے پھر کہا: "مہاراج، کیا بیج گپت پر زیادہ دباؤ ڈالنا مناسب ہوگا؟ چترلیکھا کہہ گئی ہے اور جو کچھ وہ کہہ گئی ہے اُسے وہ پورا کرے گی۔ اتنا مجھے یقین ہے۔ پھر بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بیج گپت کو چھوڑ ہی دیا جائے کیونکہ چترلیکھا کے دل کو تکلیف ہوگی۔"

اس دفعہ کمارگری بولے: "چترلیکھا کے دل کو تکلیف ہوگی، اس پر میں یقین نہیں کر سکتا۔ بہت ممکن ہے چترلیکھا خود ہی بیج گپت کو چھوڑ دینا چاہتی ہو۔ اور ایسی حالت میں بیج گپت بھی سنبھل جائے۔ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ چترلیکھا اور بیج گپت کا تعلق ٹوٹنا ہی ٹھیک ہے۔"

کمارگری اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: "مرتنجیہ، یشودھرا کے لیے بیج گپت سے اچھا جوڑ تمہیں نہ مل سکے گا ——— یہ سمجھ لینا۔"

○

١١

چترلیکھا نے اپنی زندگی میں نہ جانے کتنی بار پیار کی تشریح کی تھی اور ہر بار اُسے اپنا فیصلہ غلط معلوم ہوا۔

اُس کا سب سے پہلا پیار اُلوہی تھا۔ اس لیے اس میں روحانیت کا عنصر غالب تھا۔ اُس نے اپنے خاوند سے محبّت کی، اُس محبّت میں پاکیزگی تھی۔ اُسے اپنے خاوند سے بے انتہا عقیدت تھی۔ اس پریم میں اس نے اپنے آپ کو اپنے خاوند کی شخصیت میں جذب کر دیا، نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو ہی مٹا دیا تھا۔ وہ ہنستی تھی تو اُسے خوش کرنے کے لیے، وہ بولتی تھی تو اس کی خوشی کے لیے۔ یہاں تک کہ زندہ بھی اسی کے لیے تھی۔ اُس کی زندگی کا ہر ایک لمحہ اپنے معبود کے لیے تھا۔ خاوند ہی اس کی دُنیا تھا، وہی اُس کا

خدا تھا، وہی اس کی زندگی تھا، اپنے خاوند کی محبت میں اُسے کتنی مسرت تھی! خاوند کی محبت اُس کے لیے قربانی کی آخری منزل تھی، اور اس محبت میں کتنی مسرت ہے، یہ محبت کرنے والا ہی جانتا ہے۔

خاوند کی موت کے بعد اس کی زندگی اندھیر ہو گئی۔ اسے احساس ہوا کہ اس کی ریاضت اور عبادت سب اکارت گئے۔ اُسے کبھی کبھی خودکشی کا بھی خیال آتا مگر خودکشی ایک بہت بڑا گناہ ہے، یہ اُسے معلوم تھا۔ اُسے بتایا گیا کہ ریاضت زندگی کا سب سے اہم حصّہ ہے اور بیوہ کا فرض ہے ضبط اور عبادت۔ چترلیکھا نے یہ بھی کیا مگر یہ اس کے لیے مشکل تھا۔ جب تک اس کا خاوند زندہ تھا وہ اس کی پوجا کر سکتی تھی اور اس پوجا میں اپنے آپ کو بھلا سکتی تھی کیونکہ اس کا ایک مرکز تھا ——— مرکز کے ٹوٹ جانے پر اس عبادت اور ریاضت کی جڑیں ہل گئیں، اعتقاد اور عقیدت اندھیرے میں بھٹکنے لگے۔ اس کے بعد اس نے کرشن دت سے محبت کی۔ اس بار اس میں روحانیت کا عنصر نہ تھا بلکہ وہ پیار قدرتی تھا۔ اس بار اس میں عقیدت نہ تھی۔ صرف خودفراموشی تھی۔

اس بار پوجا میں اپنے آپ کو مٹانا نہ تھا بلکہ اپنے اور پریمی کے وجود کو ایک کر دینا تھا۔ کرشن دت کی محبت میں چترلیکھا کو پہلی بار تشنگی کا احساس ہوا۔ وہ چونک اُٹھی۔ اس تشنگی کے احساس کو وہ پہچان نہ سکی تھی۔ خاوند کی محبت میں

تو اُس نے اپنے آپ کو مٹا ہی دیا تھا پھر پیاس کیسی۔ اس دفعہ چترلیکھا کو اپنی خواہشات کا احساس ہوا۔ اپنے جذبات کی تیزی اور تندی کو دیکھ کر پہلے تو وہ ڈری پھر اُسے اُلفت محسوس ہونے لگی۔ اس بار اُس نے اپنے آپ میں زندگی کی ایک لہر محسوس کی۔ محبت عقیدت کو نہیں کہتے اس لیے کہ یہ ایک طرف سے نہیں ہوتی۔ یہ ایک تعلق ہے جو دونوں طرف سے ہوتا ہے۔ محبت روح کے رشتے کو کہتے ہیں۔ اس میں کپکپاہٹ ہوتی ہے، پیاس ہوتی ہے، خود فراموشی ہوتی ہے۔ وہاں پیاس کے بجھنے کا کوئی مقام نہیں آتا۔ کرشن وت بھی چلا گیا۔ اس دفعہ چترلیکھا نے دیکھا کہ محبت ابدی نہیں ہوتی۔ ایک یاد دھندلی ہوتی ہوئی مٹ بھی سکتی ہے۔

بیج گپت چترلیکھا کی زندگی میں آیا۔ اس بار چترلیکھا کو محبت میں صرف پیاس اور خود فراموشی کا احساس ہوا، قربانی کا نہیں۔ اس بار اس نے پریم میں مستی کو دیکھا۔ اس نے عیش و عشرت کے خوبصورت چہرے کو دیکھا —— چترلیکھا نے ایک نئی بات اور دیکھی۔ زندگی میں صرف محبت ہی سب کچھ نہیں، یہ تو اس کا ایک سہارا ہے۔ اس نے دیکھا کہ اکیلی محبت صرف کچھ دنوں تک زندگی کے سکھ کا سہارا ہو سکتی ہے۔ اُسے سکھ کو دیرپا بنانے کے لیے خود فراموشی کا ہونا ضروری ہے مگر

خود فراموشی ایک غیر فطری احساس ہے۔ اس لیے خود فراموشی پیدا کرنے کے لیے شراب کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کے بعد وہ کمارگری کی طرف جھکی۔ کمارگری نوجوان تھا، خوبصورت تھا، ذہین تھا، اور . . . . . .

چترلیکھا آگے کچھ نہ سوچ سکی —— کمارگری کی طرف وہ بغیر اپنی خواہش کے ہی کھنچتی چلی جا رہی تھی۔ وہ یہ سمجھتی تھی مگر کیا وہ اپنی خواہش کو جانتی بھی تھی؟

چترلیکھا کمارگری سے پیار کرنے لگی۔ لیکن بیج گپت کے ہوتے ہوئے اُسے کمارگری کے قریب جانے کی ہمت نہ ہوئی۔

مگر مرتیجہ کی دعوت والے دن کی بات نے اُس کی ہمت بندھائی۔ ہمت کے ساتھ ہی اُس کے جذبۂ انسانیت کو دھوکا دینے کے لیے ایک بہانہ بھی دیا۔ اُس نے دل میں کہا: "بیج گپت کو سکھی بنانا میرا فرض ہے اُسے چھوڑ دینا ہی میری سب سے بڑی قربانی ہوگی۔ اس کی زندگی کو ایک راہ پر لگانا ہوگا۔ مجھے بیج گپت کو چھوڑ دینا ہوگا، ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا ہوگا۔"

اُس رات چترلیکھا سو نہ سکی۔ وہ ان ہی باتوں پر سوچتی رہی۔ آخر اُس کی آنکھ لگ گئی۔ وہ دیر سے سو کر اُٹھی۔ اُس وقت دوپہر ہو چکی تھی۔ اُس

نے خادمہ سے پوچھا " بیج گپت کے ہاں سے کوئی خبر تو نہیں آئی؟"

"نہیں" اُسے جواب مِلا۔

چتر لیکھا نے غسل کیا، کچھ کھانے کو اس کا جی نہ چاہا۔ رتھ لانے کا حکم دے کر وہ لباس تبدیل کرنے چلی گئی۔ اُس نے اپنے سارے زیور اُتار دیے۔ صرف ایک کیسری رنگ کی ساڑھی نکال کر اُس نے پہن لی۔ اپنے بال اس دن اُس نے نہیں بنائے۔ رتھ دروازے پر آ گیا۔

چتر لیکھا نے بیج گپت کو ایک خط لکھا۔ نوکرانی کو اُس نے حکم دیا کہ اگر وہ شام تک واپس نہ آئے تو خط بیج گپت کو بھیج دیا جائے۔ اس کے بعد سارے گھر کی ذمہ داری اُس نے ایک قابلِ اعتماد خادمہ کو سونپ دی۔ وہ خادمہ حیرت میں آ گئی۔ چتر لیکھا نے صرف اتنا ہی کہا "تعجب نہ کرو۔ میں کچھ دنوں کے لیے اس دُنیا کو چھوڑ رہی ہوں۔ جب تک میں نہ لوٹوں تب تک گھر کی مالکن تم ہو۔"

رتھ بان کو اُس نے کمارگری کی جھونپڑی کی طرف جانے کا حکم دیا۔ شاہی سڑک پر رتھ چھوڑ کر چتر لیکھا نے رتھ بان سے کہا "تم یہاں ٹھہرو۔ اگر میں دوپہر تک نہ لوٹوں تو تم رتھ لے جانا، پھر میرا انتظار نہ کرنا۔"

جس وقت چتر لیکھا کمارگری کی جھونپڑی میں پہنچی، کمارگری عبادت میں مصروف تھے۔ چتر لیکھا وہاں ہی بیٹھ گئی۔ تقریباً ایک پہر گذر جانے کے

بعد کمار گری نے اپنی سمادھی توڑی۔ اُنھوں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ چترلیکھا سامنے بیٹھی تھی۔ اُس کی آنکھیں بند تھیں، وُہ کچھ سوچ رہی تھی۔ اس کے جسم پر صرف ایک ساڑھی تھی۔ کمار گری نے ابھی تک چترلیکھا کے حُسن میں رنگینی ہی دیکھی تھی۔ اب اُسے اُس میں جلال بھی نظر آیا۔ چترلیکھا کے زرد چہرے پر سکون کی چمک تھی۔ کمار گری اُس کے جمال کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اُس نے آہستہ سے کہا "رقاصہ"!

چترلیکھا نے اپنی آنکھیں کھول دیں "گرودیو کی سمادھی ختم ہو گئی؟"

"ہاں! مگر رقاصہ تم یہاں کس لیے آئی ہو؟"

"گرودیو سے بیراگ لینے"

"مگر تمہیں یاد ہو گا کہ میں نے تمہیں مُرید بنانے سے انکار کر دیا تھا"

"ہاں مجھے یاد ہے! پھر بھی چلی آئی ہوں۔ میں نے قسم کھائی ہے۔ آج میں اپنا سارا سُکھ اور آرام چھوڑ آئی ہوں، صرف میری انا ساتھ رہ گئی ہے اس انا کو میں آپ کے سامنے لے آئی ہوں، اس کو مجھ سے چھڑوانا آپ کا فرض اور دھرم ہے"

"نہیں رقاصہ نہیں!" چترلیکھا کی ہرنی کی سی بڑی بڑی آنکھوں کے سامنے وُہ کانپ اُٹھے، وُہ چلا اُٹھے "نہیں رقاصہ نہیں! یہ ناممکن ہے میں تمہیں بیراگ نہیں دے سکتا!"

اُس وقت کمار گری اپنے آپ کو بھول گئے۔ "تمہیں تعلیم دینے کا مطلب ہے گرنا، نیچے گرنا! کہاں؟ نیچے ہی نیچے جس کا کوئی اختتام نہیں میں تمہیں پہچانتا ہوں اور میں اپنے آپ کو بھی جانتا ہوں۔ تمہیں اوپر اُٹھانا مشکل ہے، خود نیچے گرنا آسان ہے!"

سوچ میں ڈوبے ہوئے وہ اُٹھ کر جھونپڑی میں ٹہلنے لگا۔ چترلیکھا بُت کی طرح خاموش بیٹھی تھی۔ کمار گری نے رُک کر کہا "رقاصہ! سچ کہنا تم یہاں کیوں آئی ہو؟ کیا حقیقت میں تم عرفان حاصل کرنا چاہتی ہو؟ کیا حقیقت میں تم عیش و آرام ترک کر آئی ہو؟ کیا یہ سب ممکن ہے؟ بولو! چپ کیوں ہو؟" کمار گری ہنس پڑے، "تم سچ نہیں بولنا چاہتیں تم جھوٹ بھی نہیں بول سکتیں تمہاری خاموشی کا مطلب ہے 'نہیں'۔"

چترلیکھا کی نیند ٹوٹ گئی۔ اُس نے کمار گری کی طرف دیکھا، اُس کی آنکھیں کمار گری کی آنکھوں سے مل گئیں۔ اُس نے بڑے پُرسکون لہجے میں جواب دیا "جوگی! اُس دن راج دربار میں سب کے سامنے تم مجھ سے سچ بولے تھے، میں بھی تم سے سچ کہتی ہوں، میں تم سے پریم کرنے آئی ہوں!"

"میرا اندازہ ٹھیک ہی تھا۔ شکریہ! تم مجھ سے پریم کرنے آئی ہو۔ مجھ سے جس نے کبھی کسی سے پریم نہیں کیا۔ جو جانتا ہی نہیں کہ پریم کیا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے۔ ایک بات اور پوچھوں گا۔ پریم کس طرح کیا جاتا ہے۔ میں نے

ابھی تک یہ سمجھا تھا کہ پریم اپنے آپ ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں جانتا تھا کہ پریم کرنے سے پہلے آدمی اُس کی تیاری کرتا ہے، پھر پریم کرتا ہے۔" کمار گیری ہنس رہے تھے مگر اُن کی ہنسی کتنی خشک تھی، کیسی طنز تھی اُس میں۔ چترلیکھا چونک اُٹھی۔

اُس نے کہا "جوگی! میں نے غلط کہا تھا، میں اپنے جذبات کو ٹھیک طرح سے بیان نہیں کر سکی۔ میں تم سے پریم کرتی ہوں ـــــ تم جانتے ہو ـــــ تم بہت دنوں سے جانتے ہو۔ میں تمہارے پاس اس لیے آئی ہوں کہ تم بھی مجھ سے پریم کرو۔ اب تو میں نے سب کچھ کہہ دیا۔"

"تم مجھ سے پریم کرتی ہو ـــــ اتنا کافی ہے۔ میں نے کبھی تمہیں اس سے نہیں روکا اور نہ اس میں تمہیں روک ہی سکتا ہوں۔ پریم کے بدلے میں پریم کی اُمید کرنا ٹھیک ہو سکتا ہے، مگر اس اُمید کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنا تمہارا حق نہیں۔"

چترلیکھا کے چہرے پر زردی چھا گئی مگر دوسرے ہی لمحے میں وہ سنبھل گئی۔ اُس نے سنجیدہ، بہت ہی سنجیدہ آواز میں کہا "ٹھیک کہتے ہو جوگی! اس بار بھی میں نے غلط کہا تھا، میں یہاں آئی ہوں پریم کی پیاس کو مٹانے کے لیے۔ جس سے میں پریم کرتی ہوں اُس کے قدموں کی دھول کو ہر روز اپنے ماتھے پر لگانے کے لیے۔ میں یہاں آئی ہوں تم میں اپنے آپ کو مدغم

کرنے کے لیے۔ خدمت اور عبادت، خود فراموشی اور ایک نہ مٹنے والی پیاس ——— یہ ہی پریم کی بنیادیں ہیں۔ میں نے یہ سب چیزیں اپنی شادی کے وقت سچائی، اعتقاد اور فرض کے رنگ میں دیکھی تھیں مگر اُن رنگوں کے ہوتے ہوئے میں سچ کے اس اصلی رُوپ کو نہ دیکھ سکی تھی اب پھر میں نے اس سچ کو دیکھا ہے، اسی لیے تمہارے پاس آئی ہوں۔"

اس بار کمار گری سنجیدہ ہو گئے "کیا نفس کے بغیر پریم ممکن ہے؟" اُن کے دل میں یہ سوال اُٹھا۔ اُن کی ریاضت اور اُن کے اعتقاد نے جواب دیا "نہیں" اُن کے دل نے کہا "وہ رکھو! پاکیزہ محبت میں نفس اور تشنگی کا کوئی مقام نہیں۔"

کمار گری نے کہا "کچھ وقت دو دیوی! بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے۔" چتر لیکھا نے کمار گری کے پاؤں پکڑ لیے "وقت دینے کا وقت نہیں رہا مہاراج! جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ میں بہت آگے بڑھ آئی ہوں۔ پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔ میں اس جھونپڑی میں رہنے آئی ہوں، یہاں سے جانے کے لیے نہیں۔"

کمار گری نے پوچھا "تم یہاں پیدل آئی ہو؟"

"نہیں رتھ پر آئی ہوں!"

"رتھ کہاں ہے؟"

"شاہی سڑک پر چھوڑ آئی تھی، وہ چلا گیا ہو گا۔"

کمارگری نے آسمان کی طرف دیکھا " ہے بھگوان! اس میں کیا راز ہے؟ تمہاری ہی مرضی کیا ہے۔ جو تمہاری مرضی ہے وہی ہو گا۔ اس دفعہ اپنے قدموں پہ پڑی ہوئی چترلیکھا کو انہوں نے اُٹھایا۔ " اچھا دیوی! تو پھر میں تمہیں بیراگ دوں گا۔ بھگوان کی مرضی ہے کہ میں دنیاوی خواہشات کے ساتھ لڑوں ——————

تو پھر ایسا ہی ہو!" اتنا کہہ کر کمارگری نے وِشال دیو کو بلایا۔

وِشال دیو کے آنے پر کمارگری نے اُس سے کہا " وشال دیو! تمہیں دیوی چترلیکھا کے لیے جھونپڑی تیار کرنا ہو گی۔"

وشال دیو کے چہرے پر تعجب کی لکیریں پھیل گئیں۔ اس راز کو وہ اچھی طرح سے سمجھتا تھا۔ اُس نے چترلیکھا کے آگے سر جھکا کر کہا " دیوی تمہارا سواگت ہے!" اس بار اُس نے کمارگری پر ایک معنی خیز نظر ڈالی۔ کمارگری وشال دیو کے سوال کو سمجھ گئے " تمہیں تعجب ہو رہا ہے بیٹا۔ تم میری کمزوری ایک دفعہ دیکھ چکے ہو۔ اس لیے تمہاری حیرت ٹھیک ہی ہے۔ مگر یہ یاد رکھو انسان کا فرض کمزوریوں پر فتح پانا ہے۔ آج بھگوان نے مجھ پر ایک سچائی ظاہر کی ہے۔ آدمی کی عظمت نفس سے لڑنے میں ہے اور میں یہی کرنے جا رہا ہوں۔ اسی لیے میں چترلیکھا کو اپنا مُرید بنانے والا ہوں۔"

وشال دیو مسکرایا " گرودیو کا کہنا ٹھیک ہے۔ کیا جھونپڑی آج رات تک تیار کر دینی ہو گی!"

وشال دیو کی مسکراہٹ اور اس کے سوال سے کمار گری کے سارے جسم میں غصے کی بجلی سی کوند گئی۔ وہ کانپ اٹھے۔ انھوں نے سخت لہجے میں کہا "نہیں جھونپڑی کی کوئی ضرورت نہیں۔ چترلیکھا میری جھونپڑی ہی میں رہے گی! سمجھے وشال دیو! میری کمزوری پر ہنسنے والے نوجوان! یاد رکھو کہ میں تمہارا گرو ہوں اور تم سے بلند ہوں۔ میں تمہیں دکھلاؤں گا کہ ریاضت اور عبادت میں تپا ہوا آدمی کتنا مضبوط ہو سکتا ہے"

کمار گری کو غصے میں دیکھ کر وشال دیو ڈر گیا۔ وہ ان کے قدموں پر گر پڑا "گرو دیو میری خطا معاف کریں۔ میں جھونپڑی بنانے جا رہا ہوں"

"نہیں!" کمار گری گرج اٹھے "اب جھونپڑی کی کوئی ضرورت نہیں وشال دیو! ایک دفعہ میں نے غلطی سے تمہارے گرو کی ہنسی اڑائی تھی۔ یہ اس کی سزا مل رہی ہے۔ تمہارے گرو نے تمہیں یہاں پاپ کا پتہ لگانے بھیجا ہے۔ اب تمہیں موقعہ مل رہا ہے کہ تم پاپ دیکھو اور اس پر فتح پانا بھی سیکھو۔ تم جا سکتے ہو۔ شام کی عبادت کا وقت ہو گیا"

وشال دیو چلا گیا۔ کمار گری نے چترلیکھا سے کہا "دیوی! جو کچھ ہوا ہے وہ ایک خواب معلوم ہوتا ہے۔ میں اس پر خود بھی یقین نہیں کر سکتا۔ پر پھر بھی جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ کبھی کبھی ڈر سا لگنے لگتا ہے۔ ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ آگ سے کھیلنے جا رہا ہوں"

چترلیکھا کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ ناچ اُٹھی، "مہاراج مجھ سے ڈریے مت۔ اپنی ریاضت اور عبادت میں تم مجھے کبھی بھی خلل انداز نہ پاؤ گے، اتنا یقین دلاتی ہوں۔ میں تم سے پریم کرتی ہوں اور پریم کا مطلب ہے قربانی۔ مجھے اُسی میں مسرت ملے گی جس میں تمہاری خوشی ہو۔"

"ایسا ہی ہو!" کمارگری اپنے آسن پر بیٹھ گئے۔ "تمہیں اپنے لیے پھوس کا آسن تیار کرنا پڑے گا۔ پھوس تم وشال دیو سے مانگ سکتی ہو۔ میری سمادھی کا وقت ہو گیا۔" اتنا کہہ کر کمارگری نے آنکھیں بند کر لیں۔

۱۲

بیج گپت کو محسوس ہوا کہ اُس نے بلا وجہ ہی مرتنجیہ کی ہتک کی ۔
دوسرے دن صبح جب شوتیانک بیج گپت کے پاس آیا تو بیج گپت نے کہا "شوتیانک! مرتنجیہ کی دعوت میں میں نے شاید کچھ نامناسب باتیں کہہ دی تھیں، مگر میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا۔ کہ میں نے کونسی نامناسب کہی۔ تم وہاں موجود تھے۔ تمھیں سب باتیں یاد ہوں گی۔"

کچھ سوچ کر شوتیانک نے کہا "مالک نے جو کچھ کہا مناسب ہی کہا۔ رہی ہتک کرنے کی بات، وہاں بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ باتیں اتنی کھل کر ہوئیں کہ شاید وہ سمجھیں کہ اُن کی ہتک ہوئی ہے مگر اس کی فکر ہی کیا، سچ سچ ہی ہے، آپکے اور اُن کے خیالات مختلف ہو سکتے ہیں۔"

"نہیں تم بھولتے ہو شوتیانک - سچ سچ ہی ہے مگر یہ سچ کڑوا نہیں ہونا چاہیے - جو کچھ میں نے کہا وہ کسی دوسرے ڈھنگ سے بھی کہا جا سکتا تھا!"

بیج گپت کو مرتنجیہ کی ہتک کا زیادہ خیال نہ تھا، اُسے افسوس تھا یشودھرا کو فضول ہی اُس کی باتوں سے دُکھ ہوا ہوگا۔ اُس کی نظر کے آگے یشودھرا کی تصویر ناچ رہی تھی —— اُس کا بھولا پن، اُس کی روشن اور پرسکون آنکھیں۔ اس کا شرم اور حیا سے روشن چہرہ، یہ سب رہ رہ کر بیج گپت کے سامنے آتے تھے۔ مگر وہ یشودھرا سے محبت نہ کر سکتا تھا کیونکہ وہ چترلیکھا سے پیار کرتا تھا۔ چترلیکھا کی سی مستی یشودھرا میں نہ تھی۔ چترلیکھا کا ساولی یشودھرا کے پاس نہ تھا۔ چترلیکھا اُس کی بیوی نہ ہوتے ہوئے بھی اُس کی رفیقۂ حیات تھی، رقاصہ ہوتے ہوئے بھی وہ محبت کر سکتی تھی، دولت کے واسطے نہیں، دولت کی چترلیکھا کے پاس کمی نہ تھی۔ اُسے وہ رات یاد آگئی جب پہلی بار وہ چترلیکھا سے ملا تھا۔ چترلیکھا اور یشودھرا میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ چترلیکھا بلند تھی بہت بلند۔ وہ تعجب کرنے لگا کہ وہ یشودھرا کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہے۔ اُس نے شوتیانک سے کہا "شوتیانک! میرا فرض ہے کہ اپنی تلخ باتوں کے لیے مرتنجیہ سے معافی مانگوں۔"

"جیسی مالک کی مرضی۔"

"مگر میں وہاں نہیں جانا چاہتا۔" بیج گپت یشودھرا کو بھولنا چاہتا تھا۔

"میں تمہیں ایک خط دیتا ہوں اُسے مرتنجیہ کو دے دینا۔"

"جیسا آپ کا حکم۔"

بیج گپت نے مرتنجیہ کو ایک خط لکھا اور وہ خط شوتیانک کو دے دیا

شوتیانک خط لے کر مرتنجیہ کے گھر پہنچا۔ چوب دار سے اُس نے پوچھا،

"کیا مالک گھر میں ہیں؟"

چوب دار نے کہا۔ "وہ کسی کام سے باہر گئے ہیں۔ کیا کام ہے؟"

"اُن کے لیے ایک خط لایا ہوں۔"

"مجھے خط دے دیجیے، میں انہیں دے دوں گا۔"

"نہیں، یہ خط میں صرف اُنہیں ہی دے سکتا ہوں۔" شوتیانک ٹھہرا

سا رُکا۔ "یا اُن کی لڑکی یشودھرا کو۔" شوتیانک کے مُنہ سے اچانک ہی

یہ الفاظ نکل گئے۔

چوب دار نے یشودھرا کو اطلاع کر دی اور شوتیانک کو اُس نے مہمانوں

کے کمرے میں بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد یشودھرا وہاں آئی۔ شوتیانک تعظیماً

اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے دیکھ کر یشودھرا نے کہا۔

"کہیے آپنے کس طرح تکلیف کی؟"

"امیرینج گپت نے آپ کے پتا کے نام یہ خط دیا ہے، اُسی کے سلسلے میں یہاں حاضر ہوا ہوں۔"

شوتیانک نے بیج گپت کو آقا نہ کہنا ہی مناسب سمجھا۔

"پتاجی آتے ہی ہوں گے، شاید آپ کو کچھ انتظار کرنا پڑے۔" یشودھرا کی بڑی بڑی آنکھیں شوتیانک کی آنکھوں سے ملیں مگر اُن میں جھجک نہ تھی شوتیانک کے مُنہ سے نکل گیا "پاٹلی پتر کی سب سے خوبصورت دیوی کے پاس بیٹھ کر انتظار کرنے میں کیا تکلیف ہو سکتی ہے؟"

یشودھرا ایسی باتیں سُننے کی عادی نہ تھی اور خاص کر ایسے آدمی سے جس سے اُس کی ملاقات کچھ ہی گھنٹوں کی ہو۔ مگر پھر بھی بات میٹھی تھی۔ یشودھرا کی آنکھیں شرم اور خوشی سے جُھک گئیں اور اس کے گال سُرخ ہو گئے۔ شوتیانک اُس کا مہمان تھا اُس کی تعظیم اُس کا فرض تھا۔ اُس نے شوتیانک سے پوچھا "امیرینج گپت کو آپ نے اچھی طرح سے جان لیا ہوگا؟"

"ہاں! دُنیا کی بڑی ہستیوں میں اُن کا شمار کرنے میں کسی کو اختلاف نہ ہونا چاہیئے۔"

"اور رقاصہ چترلیکھا کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

"اُس عورت میں بڑی عظمت ہے۔ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ وہ دیوی ہے۔ جس آدمی نے چترلیکھا کو جان لیا اُس نے جسم اور روح دونوں کے

حسن کو جان لیا۔"

یشودھرا ہنس پڑی۔"تو پھر میرا اندازہ غلط نہ تھا ——— آپ کا نام شاید شوتیانک ہے؟"

"آپ نے ٹھیک فرمایا۔"

"آریہ شوتیانک! ایک بات اور پوچھوں گی۔ کیا حقیقت میں آپ کے گرو نے پاپ کا پتہ لگانے کے لیے آپ کو امیر بیج گپت کے پاس بھیجا ہے؟ اور اگر بھیجا ہے تو کیا اُن کی شخصیت اور اُن کا گھر پاپ کا پتہ لگانے کا مناسب مقام ہے؟"

شوتیانک مسکرایا۔"دیوی کا کہنا ٹھیک ہے کہ میرے گرو نے پاپ کا پتہ لگانے کے لیے مجھے امیر بیج گپت کے پاس بھیجا ہے۔ اور رہی اُن کی شخصیت سے پاپ ڈھونڈنے کی بات وہاں میں بھی بڑے کشمکش و پیچ میں ہوں۔ مگر یہ میں آپ کو بتلا دوں کہ جوگی کمارگری کے پاس میرا گرو بھائی جو کل اُن کے ساتھ دعوت میں آیا تھا، پاپ کا پتہ لگانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ سُن کر آپ کو حیرت ہوگی۔"

"کیا سچ؟" یشودھرا چونک اُٹھی۔

"مگر تعجب کرنے کی کوئی بات نہیں دیوی۔ پاپ جاننے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ جن کے پاس ہم بھیجے گئے ہیں وہ ہی پاپی ہوں۔ بہت

ممکن ہے کہ ان کے پاس آنے جانے والے لوگوں میں پاپی ملیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاپ ہے کیا؟ جسے میں پاپ سمجھتا ہوں ممکن ہے دوسرا آدمی اُسے پاپ نہ سمجھے اور ساتھ ہی بہت سی باتیں جن پر ہم دھیان نہیں دیتے بہتوں کے لیے پاپ ہو سکتی ہیں۔"

اس جواب سے یشودھرا کی تسکین نہ ہوئی "آریہ شویتانک! آپ میں یہ بات قابلِ تعریف ہے کہ آپ آدمی کی خوبیاں دیکھنے میں یقین رکھتے ہیں"

اتنے میں مرتنجیہ کمرے میں داخل ہوا۔ شویتانک نے اُٹھ کر انہیں پرنام کیا۔ یشودھرا اندر چلی گئی۔

مرتنجیہ نے شویتانک کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے کہا "کیا تم ہی کل بیج گپت کے ساتھ آئے تھے؟"

"جی ہاں۔ مالک نے آپ کے نام ایک خط دیا ہے"

مرتنجیہ نے خط لے لیا۔ خط پڑھ کر اُن کا چہرہ خوشی سے کھِل گیا "میرے بیج گپت سے کہہ دینا معافی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اُن کے لیے میرے دل میں وہی جگہ ہے جو پہلے تھی۔ ایک بات اور کہہ دینا۔ اگر اُن کو کوئی کام نہ ہو تو وہ شام کے وقت یہاں چلے آئیں۔ اور رات کا کھانا بھی یہاں ہی کھائیں"

کچھ رُک کر اُنہوں نے پھر کہا "اور شویتانک، تم بھی اُن کے ساتھ ضرور آنا"

شویتانک کا چہرہ مسرت سے کھِل اُٹھا "جیسا آپ کا حکم۔ اگر مالک آئیں

گے تو میں بھی ضرور آؤں گا مگر اُن کے حکم کے بغیر میرا یہاں آنا شاید مناسب نہ ہو۔"

مرتنجیہ ہنس پڑے، "مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ تم اپنا فرض پہچانتے ہو۔ تمہاری ذات کیا ہے اور تم کس گھرانے سے تعلق رکھتے ہو؟"

"میں سورج بنسی ہوں، میرے والد کا نام وِشوپتی ہے اور ہمارا وطن مگدھ دیس میں ہے۔"

"تمہارے والد کا نام وِشوپتی ہے اور ان کا گھر مگدھ دیس میں ہے۔ کیا انہوں نے بنارس میں تعلیم حاصل کی تھی؟"

"جی ہاں، آپ نے ٹھیک کہا۔"

"کتنے تعجب کی بات ہے۔ وِشوپتی میرے گرو بھائی ہیں۔ تمہارا سواگت ہے۔ تم میرے بیٹے کے برابر ہو۔"

اپنے والد اور مرتنجیہ کی اس واقفیت پر شویتانک کو کتنی خوشی ہوئی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ شویتانک کے دل میں اُمید کی ایک جھلک پیدا ہوئی۔ وہ سوچنے لگا، "یشودھرا کی شادی میرے ساتھ ہو سکتی ہے؟"

"نہیں کبھی نہیں۔" شویتانک جانتا تھا۔ اُس کے باپ کی دولت لُٹ چکی تھی، اسی لیے انہوں نے دیہات میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہ اونچی ذات کا تھا مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ مرتنجیہ اُس کے والد سے دولت

اور کتنے دنوں میں کہیں اونچے تھے۔ شادی میں ان سب چیزوں کا یکساں ہونا ضروری ہے۔ پھر بھی اُمید دب نہ سکی۔

شویتانک کو خاموش دیکھ کر مرتنجیہ نے کہا "بیٹا شویتانک! میرے گھر کو تم اپنا گھر ہی سمجھو۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ وشوپتی نے تمہارے یہاں آنے کی اطلاع مجھے کیوں نہ دی؟"

"میرے والد آج کل عبادت کی زندگی گذار رہے ہیں شاید یہی وجہ ہو۔ اچھا۔ اب اجازت دیجیے۔"

مرتنجیہ نے کہا "کھانے کا وقت ہو گیا ہے، یہاں کھانے میں کیا ہرج ہے؟"

شویتانک نے مسکراتے ہوئے کہا "ہرج تو کوئی نہیں مگر اس وقت میں بیج گپت کا خادم ہوں، اور بنا اُن کی اجازت کے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اچھا تو اب آپ مجھے اجازت دیں دیر ہو رہی ہے۔ امیر بیج گپت میرے منتظر ہوں گے۔"

"جیتے رہو بیٹا! اپنے فرض کو تم اچھی طرح سے پہچانتے ہو۔ میں تم سے خوش ہوں۔ تم جا سکتے ہو مگر بیج گپت سے میری بات کہنا نہ بھولنا۔"

شویتانک لوٹ آیا۔ بیج گپت سے اس نے مرتنجیہ کی دعوت والا پیغام دیا۔ بیج گپت نے کہا "مجھے مدعو کیا ہے۔ مگر کیا میرا وہاں جانا مناسب ہے؟"

اس بارے میں بیج گپت ساری دوپہر سوچتا رہا۔ اُس کا وہاں جانا کیوں نامناسب تھا، بیج گپت کے دل میں یہ سوال اُٹھا۔ وہ تو یہ کہہ سکتا تھا کہ اس کا جانا نامناسب ہے مگر وہ اس کی وجہ خود ہی نہ سمجھ سکتا تھا۔ بہت سوچ بچار کے بعد اس نے مرتنجیہ کے ہاں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ شام کے وقت اس نے شویتانک سے کہا،

"شویتانک! میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کسی شریف آدمی کا بلاوا نامنظور نہ کرنا چاہیے۔" اس کے دل میں یشودھرا کو ایک بار پھر دیکھنے کی، اُس سے بات کرنے کی خواہش بیدار ہو رہی تھی۔

رات کے وقت بیج گپت شویتانک کے ساتھ مرتنجیہ کے ہاں پہنچا۔ آج اُن کے محل میں پچھلی رات کی سی چہل پہل نہ تھی، ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ مرتنجیہ نے بیج گپت کو خوش آمدید کہا۔ اندر جا کر وہ لوگ بیٹھ گئے۔ یشودھرا پہلے سے ہی ان کا انتظار کر رہی تھی۔

"میر بیج گپت! اس خط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔" مرتنجیہ نے کہا۔

"مگر اپنی غلطی کو مان لینا ہر انسان کا فرض ہے۔"

مرتنجیہ ہنس پڑے، "تمہارا خادم شویتانک میرے گرو، بھائی ورشوپتی کا بیٹا ہے، مجھے آج ہی معلوم ہوا۔" اتنا کہہ کر مرتنجیہ نے شویتانک کی طرف دیکھا۔

"مگر شوبتانک میرا خادم تو نہیں، گرو بھائی ہے۔"

"امیر بیج گپت! آج آپ کو کچھ دیر ہو گئی۔"

"ہاں، آج بنارس سے میرے کچھ مہمان آگئے تھے۔"

اس دفعہ یشودھرا نے کہا، "بنارس تو بہت ہی خوبصورت اور قدیم شہر ہے۔ کیا آپ نے بنارس دیکھا ہے؟"

بیج گپت ہنس پڑا، "میری زندگی کا بہترین حصہ بنارس ہی میں گذرا ہے۔ میرے استاد، گرو رتنامبر پہلے بنارس ہی میں رہتے تھے۔ دیوی یشودھرا، بنارس تو یہاں سے نزدیک ہی ہے، میں نے تو سارے شمالی ہندوستان کی سیر کی ہے۔"

"پھر تو آپ نے ہمالیہ پربت کے بھی درشن کیے ہوں گے۔"

"ہاں، ہمالیہ اور ہندوکش دونوں پہاڑوں کو میں نے دیکھا ہے۔ قدرت کا اصلی حسن تو پہاڑوں پر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔" اس بار بیج گپت نے مرتجیہ سے کہا، "میں نے وہاں کتنی ہی حیران کن چیزیں دیکھیں، مگر ایک واقعے کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ اُسے سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

یشودھرا نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا، "کیا آپ اُسے سنا سکتے ہیں؟"

"ضرور۔" بیج گپت نے سنانا شروع کیا — "کوئی دس برس کی بات

ہے۔ میں اُن دنوں طالبِ علم تھا۔ گرو رتنامبر کے ساتھ ملک کی سیر کو نکلا بڑے بڑے شہروں اور جنگلوں کو پار کرتے ہوئے ہم دونوں گنگا کے کنارے چلتے چلتے ہردوار پہنچے۔ وہاں میدانی علاقہ ختم ہو گیا۔ سامنے بڑے بڑے پہاڑ سر اُٹھائے کھڑے تھے۔ میں نے گرو رتنامبر سے پوچھا" اب آگے کیا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا۔" نامعلوم دھرتی" گنگا کے کنارے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے شاید گرودیو کے یہ الفاظ سُن لیے۔ اُس نے کہا، "کیا کہا؟ آگے نامعلوم دھرتی ہے؟ ٹھیک کہتے ہو۔ مگر اتنا میں بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہی نامعلوم دھرتی دیوتاؤں کا مسکن ہے، ان ہی پہاڑوں میں کیلاش پربت ہے، ان ہی پہاڑوں پر اپسرائیں رقص کیا کرتی ہیں۔" اُس آدمی کی بات سُن کر گرودیو کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی، مگر ناتجربہ کار نوجوان کے تصوّر نے اُسے سچ ہی سمجھا۔ میں نے کہا" بہت ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ گرودیو! ان پہاڑوں پر چڑھ کر اُس پربت دیس میں چلنے میں کیا حرج ہے؟"

"نہیں، اگر تم چلنا چاہتے ہو تو میں تیار ہوں۔"

"ہم دونوں اور آگے بڑھے۔ قدرت کے اُس حُسن کو میں نے کبھی اپنے تخیّل میں بھی نہ دیکھا تھا۔ جنگلوں میں رنگ برنگے پھول کھِلے تھے جن پر

پہاڑوں کی ٹھنڈی ہوا اٹھکھیلیاں کر رہی تھی۔ پرندے چہچہا رہے تھے۔ ہر طرف سکون اور خاموشی کا دور دورہ تھا۔ وہاں ہلچل نہ تھی، ہنگامہ نہ تھا ایک کے اوپر ایک اُٹھتی ہوئی پہاڑوں کی قطاریں تھیں۔ راستے میں گاؤں پڑتے تھے، وہاں کے رہنے والے گورے چٹے تھے، اُن کی عورتیں خوبصورت تھیں، وہ رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں، وہ ہنستی تھیں اور گاتی تھیں۔ اُن میں شرم اور جھجک نام کو نہ تھی۔ میں نوجوان تھا، اُن کے حسن پر لٹو ہو گیا۔ اُن عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ گاتے ہوئے چلتے تھے۔ گو میں اُن کی زبان نہ سمجھتا تھا مگر وہ ترنم اور سنگیت سن کر میں وجد میں آجاتا میرے دل نے کہا، "کیا یہ ہی اپسراؤں کا دیس ہے؟" ہم اور آگے بڑھے گاؤں اب دور دور اور چھوٹے چھوٹے ہوتے گئے سردی زیادہ شدید ہو گئی تھی اور پھل پھول بھی کم ملنے لگے۔ ایک صبح ہم نے دور سونے کا پہاڑ دیکھا۔ میں پاگلوں کی طرح چلا اٹھا "گرودیو! وہ دیکھیے سونے کا پہاڑ"۔ گرودیو میری جہالت پر ہنسنے لگے "وہ ہمالیہ ہے۔ برف پر سورج چمک رہا ہے اس لیے تمہیں اُس پر سونے کا دھوکا ہوتا ہے!" میں اپنی بے وقوفی پر شرما گیا۔ ہم اور اوپر چڑھے۔ اب زمین جگہ جگہ برف سے ڈھکی تھی۔ ہم سردی سے ٹھٹھرے جا رہے تھے۔ گرو رتنا میر نے کہا، "اب لوٹ چلیں۔" مگر میں نے ہمت کی "نہیں گرودیو! اس برف سے

ڈھکے ہوئے پہاڑ کے نیچے تک جانا چاہیے۔ آگے بڑھ کر ہمیں ایک جھونپڑی ملی۔ اُس جھونپڑی میں اس وقت صرف ایک عورت بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔ ہم لوگوں کو دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے کہا، "مہمانوں کا سواگت ہے"، گرودیو نے اُس عورت کو بڑے غور سے دیکھا۔ انہوں نے آہستہ سے میرے کان میں کہا، "یہ جگہ خطرناک ہے، یہاں سے لَوٹ چلنا چاہیے۔" عورت ہنس پڑی، "بوڑھے مہمان کا خیال درست ہے۔ مگر جب تم یہاں تک آئے ہو تو ایک بات تو جان لو، جسے تم زندگی بھر نہ بھول سکو گے۔"

عورت کی اس بات پر ہم حیران رہ گئے، مگر اس کے اصرار کو ہم نے ٹالنا مناسب نہ سمجھا۔ تھوڑی دور چل کر ہم نے برف کی ایک سِل پر ایک جوگی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کی جٹائیں پاؤں تک آگئی تھیں۔ شیر کی طرح لمبے لمبے ناخن تھے۔ جس طرف سے ہم آرہے تھے اُسی طرف وہ ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ ہم لوگوں نے جا کر اُسے پرنام کیا۔ اس نے آشیرواد دے کر ہمیں اپنے پاس بٹھا دیا۔ "آج نہ جانے کتنے عرصے بعد میں نے آدمی کی صورت دیکھی ہے۔" اُس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ اس کے چہرے سے کرب اور تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ گرودیو نے اس سے کہا، "مہاراج! آپ دُکھی ہیں؟" "ہاں"، اُس نے جواب دیا، "دُکھی ہوں اور سُکھی بھی ہوں"، اتنا کہہ کر اس نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

"ہم لوگوں نے اُٹھ کر پیچھے دیکھا اور ڈر سے کانپ اُٹھے۔ پیچھے خون کا ایک تالاب تھا جس میں سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں۔ اُس تالاب سے بدبُو اُٹھ رہی تھی۔ گرودیو نے جوگی سے پوچھا "آپ یہ جگہ چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" اُس نے جواب دیا "چھوڑنا چاہتا ہوں مگر چھوڑ نہیں سکتا۔ نہ جانے کتنی بار اِس جگہ کو چھوڑنے کی بات سوچی ہے مگر سب بے کار۔ یہ جگہ نہیں چھوٹ سکتی ——— اُف!"

"اس کے بعد عرفان کی باتیں ہونے لگیں۔ اُس نے ہم لوگوں کو عبادت وریاضت کی اہمیت بتلائی۔ وہ جوگی بہت قابل معلوم ہوتا تھا۔ گھنٹوں اُسی بدبُو میں ہم اُس سے معرفت کی باتیں سنتے رہے۔ اس وقت شام ہو رہی تھی۔ یکایک جوگی چلّا اُٹھا "وقت آگیا" اور وہ اُٹھ کر تیزی سے تالاب کی طرف بھاگا۔ ہم لوگ بھی اس کے پیچھے دوڑے مگر صرف حیرت کی وجہ سے جوگی دیوانوں کی طرح تالاب میں کود پڑا۔ ہم سکتے میں آگئے۔ ہم نے دیکھا کہ تالاب میں خون کی جگہ ٹھنڈا اور شفاف پانی ہے۔ ساتھ ہی ہم نے دیکھا کہ تالاب میں جوگی کے ساتھ ایک عورت بھی ہے۔ اور وہ عورت وہی ہے جسے ہم نے جھونپڑی میں دیکھا تھا۔ وہ دونوں کھیل رہے تھے۔ عورت ہنس رہی تھی۔ اُس نے پکار کر ہم لوگوں سے کہا "بچا ہلو! کھڑے کھڑے کیا دیکھ رہے ہو؟ یہاں آؤ اور زندگی کا لطف اُٹھاؤ۔ میرے دل میں خواہش

ہوئی کہ میں بھی تالاب میں نہالوں، اور میں اپنے کپڑے اتارنے لگا۔ مگر گرودیو نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا۔ نہ جانے اُن میں کتنا زور تھا کہ لاکھ کوشش کرنے پر بھی میں اپنے آپ کو نہ چھڑا سکا۔ وہ مجھے کھینچ کر لے چلے۔ اُس وقت وہ چل نہیں رہے تھے دوڑ رہے تھے۔ جھونپڑی کو پار کرتے ہوئے ہم لوگ پرانے راستے سے لوٹ آئے۔ گرودیو نے مجھ سے بعد میں کہا، "بیٹا! شکر کرو کہ ہم لوگ بچ گئے۔ اُس دن سے کئی سال تک میرے سامنے اُس عورت کی تصویر ناچتی رہی ——"

یشودھرا نے پوچھا، "اس کا راز کیا کبھی گرو رتنامبر نے آپ کو بتلایا؟"

"نہیں! گرودیو نے صرف اتنا کہا، دنیا میں کئی ایسی باتیں ہیں جو سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی تھی۔"

اس کے بعد سب لوگ کھانا کھانے چلے گئے۔ آج یشودھرا کے ایک طرف بیج گپت اور دوسری طرف شویتانک تھا۔ کھانا کھاتے ہوئے یشودھرا نے بیج گپت سے کہا، "آپ کی کہانی تو خوب ہے۔ اسے سن کر میرے دل میں تو ایک ہلچل مچ گئی ہے۔ میرا دل بھی چاہتا ہے کہ ایسے ایسے معجزے دیکھوں۔"

بیج گپت نے ہنستے ہوئے کہا، "دیوی! آدمی تجربہ خود حاصل نہیں کرتا بلکہ حالات اُسے تجربہ کراتے ہیں۔"

شوتیانک لیشودھرا سے بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا۔ ”دیوی، تجربہ حاصل کرنے کے لیے ساری زندگی پڑی ہے۔“

یشودھرا سنجیدہ ہو گئی۔ ”ٹھیک ہے! مگر اس مختصر سی زندگی کا ہر لمحہ قیمتی ہے۔ ان لمحوں کو فضول گنوا دینا کیا برا نہیں؟“

بیج گپت ہنس پڑا۔ ”ہمارے ہر کام میں پرماتما کا ہاتھ ہے۔ سب کچھ اسی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اور دنیا میں اس وقت دو طرزِ فکر ہیں۔ ایک زندگی کو ہلچل بنانے کے لیے کہتا ہے اور دوسرا اسے سکون اور خاموشی بنانا چاہتا ہے۔ دونوں طرف کے دلایل ٹھیک ہیں، مگر یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کہ کون سا راستہ درست ہے۔“

شوتیانک یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ بیج گپت کی طرح یشودھرا پر اپنی علمیت اور قابلیت کی دھاک نہیں بٹھا سکا۔ اس نے ایک بار پھر ہمت کی۔ ”دیوی یشودھرا، آدمی کو زندگی میں سکھ اور آرام کی خواہش ہوتے ہوئے بھی اس میں ہلچل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، اور یہ چاہیے بھی۔ محبت آدمی کا مقرر کیا ہوا راستہ ہے۔ کپکپاہٹ اور گھبراہٹ میں مسرت، پیاس اور پیاس کا مٹنا۔ محبت کا یہی راستہ ہے۔ زندگی میں پریم کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ زندگی میں ضرورت ہے ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جان لینا — ایک دوسرے سے ہمدردی اور ایک دوسرے کے وجود

کو ایک کر دینا ہی پریم ہے، یہ ہی زندگی کی سب سے حسین راہ ہے۔"

یشودھرا نے شوتیانک کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں شوتیانک کی آنکھوں سے مل گئیں۔ شوتیانک کا سارا جسم کھل اٹھا۔ کتنی دیر تک یشودھرا شوتیانک کو دیکھتی رہی، یہ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر شوتیانک کے لیے وہ تھوڑے سے لمحے ہی مستی سے بھرپور تھے۔ بیج گپت ہنس پڑا۔ "یہ ہی زندگی ہے!" اس نے آہستہ سے کہا۔

یشودھرا نے چونک کر شوتیانک سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔ اس کا چہرہ لال ہو گیا۔ شوتیانک نے گھبرا کر آنکھیں نیچی کر لیں۔

○

(۱۴)

یشودھرا میں کشش بھی تھی —— وہ کشش کتنی میٹھی، کتنی حسین اور زندگی سے کتنی خالی تھی۔ یشودھرا کے پاس بیٹھ کر آدمی پاکیزگی دیکھ سکتا تھا پاکیزگی محسوس کر سکتا تھا اور خود پاکیزہ ہو سکتا تھا۔ پھر بھی بیج گپت کو خوشی نہ تھی۔ یشودھرا کی ذات میں اُس نے ایک ایسی کمی کو محسوس کیا تھا جس کا وہ عادی نہ تھا۔ یشودھرا کی پُراسرار اور سنجیدہ زندگی ایک پہیلی تھی۔ اُس کی سیدھی، صاف، بھولی بھالی اور شور و شر سے خالی باتوں میں اس عقیدت کا رنگ تھا جس کی بیج گپت صرف قدر کر سکتا تھا۔ اُسے نبھا نہ سکتا تھا۔

جوانی ہلچل چاہتی ہے، قدم قدم پر مشکلات سے اُلجھنا چاہتی ہے اور اس میں کامیاب ہو کر سرخرو ہونا چاہتی ہے —— اپنی انفرادیت

کو نہیں مٹانا چاہتی، وہ اُسے کہیں بھی پس پشت نہیں پھینکنا چاہتی۔ ساتھ ہی جوانی اپنی زندگی میں صرف اُسے ہی چاہتی ہے جو عیاں ہو، تاثر سے بھرپور ہو۔

یشودھرا ایک مورت تھی۔ جسے دل کے مندر میں بٹھا کر اُس کی پوجا کی جا سکتی تھی۔ یشودھرا کی نسوانیت میں پاکیزگی تھی۔ وُہ دھرم اور اعتقاد کی زندہ تصویر تھی۔ اس کی آنکھوں میں مستی نہ تھی، سکون تھا، ٹھاس تھی۔ اور بیج گپت زندگی چاہتا تھا، ہلچل چاہتا تھا، اپنی رگوں میں مستی کا طوفان چاہتا تھا۔ اسی لیے بیج گپت یشودھرا کو اپنی زندگی میں نہ چاہتا تھا۔

جس نے ایک بار شراب پی لی ——— نہیں، جس نے ایک بار شراب کی مستی کو جان لیا، وہ پھر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ بیج گپت چترلیکھا سے پریم کرتا تھا۔ چترلیکھا کو چھوڑ دینا اُس کے لیے ناممکن تھا۔

جس وقت واپس گھر آیا، اُسے چترلیکھا کا خط ملا۔ خط بالکل چھوٹا سا تھا مگر اس چھوٹے سے خط میں ہی زندگی کی ایک لمبی کہانی تھی، نفسانیات پر ایک مکمل کتاب تھی۔ خط یوں تھا:

"پیارے!

آج وہ بات کرنے جا رہی ہوں جس کی کبھی اُمید بھی نہ تھی۔

میں نے تم سے محبت کی ہے ——— اور اب بھی کرتی ہوں۔

محبت میں قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہی قربانی کرنے جا رہی ہوں
میں نے تمہاری زندگی کو بے سود بنا دیا ہے۔ ایک قابل آدمی کو میری
محبت نے اپنے راستے سے ہٹا دیا ہے۔ اُس کا صلہ دینے جا رہی ہوں
میں نے اب آرام و آسائش کو چھوڑ کر ضبط کے راستے پر چلنا ہی مناسب
سمجھا ــــــ اور اسی لیے ہم گی کمار گری کی مُرید ہو رہی ہوں تمہیں
شادی کرنا ہو گی۔ اگر اپنے لیے نہیں تو میرے اصرار پر میرے یہاں
رہتے ہوئے تم شادی نہ کرو گے، میں جانتی ہوں ــــــ اسی لیے
تم سے الگ ہونا پڑ رہا ہے۔ میری فکر نہ کرو، میں بیوہ تھی، محبت
میں پھنس کر اپنا فرض بھول گئی، ایک بار پھر اپنا فرض نبھانے جا رہی
ہوں۔ بیوگی کے اصولوں پر چلنے کی کوشش کروں گی۔

تمہاری

چترلیکھا

بیج گپت نے خط پڑھا۔ پڑھتے پڑھتے اُس کے ہاتھ کانپنے لگے، اُس کا
چہرہ پیلا پڑ گیا۔ اس کا دل دھڑکنے لگا۔ اس نے خط شویتانک کو دے دیا
اور منہ ڈھانپ کر وہ اپنی خواب گاہ میں چلا گیا۔

جس بات کا بیج گپت کو ڈر تھا۔ وہ ہی بات ہوئی۔ چترلیکھا اور کمار گری!
کتنا عجیب میل تھا۔ بیج گپت کہہ اُٹھا ”یہ ناممکن ہے! ان دونوں کا زیادہ

دنوں تک ساتھ رہنا ——— یہ ناممکن ہے!"

مگر اس سے کیا ہوتا تھا؟ ممکن اور ناممکن ——— بیج گپت کو اس سے کیا مطلب؟ اس کے سامنے سوال یہ تھا کہ چترلیکھا کمارگری کے پاس کیوں گئی۔ کیا پریم اسی کو کہتے ہیں؟ کیا روح کا رشتہ بھی عارضی ہوتا ہے؟ کیا چترلیکھا کی وہ بات ٹھیک تھی "روح کا رشتہ ابدی نہیں ہے بیج گپت!"

مگر یہ بات بھی کب یقینی تھی کہ چترلیکھا نے بیج گپت سے پریم کرنا چھوڑ دیا تھا۔ خط میں تو اس کا ذکر نہ تھا۔ وہ دوسری ہی بات لکھی تھی۔ اس میں رقم تھا کہ چترلیکھا نے پریم کے مندر میں اپنی قربانی دے دی۔ چترلیکھا نے بیج گپت کو چھوڑا، اسے سکھی بنانے کے لیے! بیج گپت اپنے آپ پہ لعنت بھیجنے لگا۔ چترلیکھا دیوی تھی مگر اس نے غلطی کی ——— بھیانک غلطی کی۔ بیج گپت کو اس نے سکھی بنانے کی بجائے دکھی بنا دیا۔ اس کے لیے شادی کرنا ناممکن تھا ——— وہ صرف ایک ہی عورت سے پیار کرتا تھا اور وہ چترلیکھا تھی۔

بیج گپت سو نہ سکا۔ وہ اٹھا۔ اس وقت آدھی رات بیت چکی تھی۔ وہ اپنے محل سے باہر نکلا اور پیدل ہی کمارگری کی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔

کمارگری کی جھونپڑی میں روشنی ہو رہی تھی۔ وہ عبادت میں مصروف تھے چترلیکھا ایک کونے میں پھوس کے بستر پر پڑی سو رہی تھی۔ بیج گپت نے

چترلیکھا کو عیش کی ترنگوں میں دیکھا تھا، آج اُس نے رقاصہ کو فقیری کی حالت میں دیکھا۔ اُس کے جسم پر زیور نہ تھے، بناؤ سنگار نہ تھا ——— متوالا پن نہ تھا۔ اُس کے ہونٹوں پر سکون کی ایک میٹھی سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔ وہ اپنے خوابوں کی دنیا میں سکون کی دیوی کے قدموں پر لیٹی ہوئی تھی۔ بیج گپت چترلیکھا کے سرہانے بیٹھ گیا۔ وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔

صبح ہو گئی۔ کمارگری نے سمادھی توڑی اور چترلیکھا نے بھی آنکھیں کھولیں۔ دونوں نے ایک ساتھ ہی بیج گپت کو دیکھا اور دونوں ایک ساتھ بول اُٹھے "ارے بیج گپت!"

کمارگری کے چہرے پر حیرت تھی۔

چترلیکھا کے چہرے پر خوف تھا۔

بیج گپت نے کمارگری کو پرنام کیا، اُس نے چترلیکھا کو بھی پرنام کیا۔ کمارگری نے آشیرواد دی، چترلیکھا نے آنکھیں بند کر لیں۔

بیج گپت نے آہستہ سے کہا "چترلیکھا!"

"بیج گپت!"

بیج گپت بہت کچھ کہنے آیا تھا ——— مگر وہ سب کچھ بھول گیا۔ بہت ہمت کر کے اُس نے کہا "کیا تم نے فیصلہ کر لیا؟"

چتر لیکھا نے سر جُھکا لیا ——— اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل کر گر پڑے۔ اس نے آہستہ سے کہا "بیج گپت! تم جو کچھ دیکھ رہے ہو، یہ ہی میرا آخری فیصلہ ہے۔"

"مگر اس فیصلے پر تم دوبارہ بھی سوچ سکتی ہو ——— فیصلہ کرنے سے پہلے کیا مجھ سے پوچھنا ضروری نہ تھا؟ تم نے مجھے اپنی زندگی سے اس طرح نکال دیا کہ اپنے دل کی بات بتانے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ چتر لیکھا! محبت ایک دوسرے کے امتیاز کو نہیں دیکھتی، پریم دو دِلوں کے سنگم کی بنیاد ہے تم سمجھتی ہو کہ اپنے اس فیصلے سے مجھے شادی پر رضامند کر لو گی۔ تمہارا خیال غلط ہے تم مجھے اس طرح سُکھی نہ بنا سکو گی، اتنا یقین رکھو۔ تمہارے سوا میں کسی سے پریم نہیں کر سکتا۔ میری شادی ناممکن ہے!"

چتر لیکھا بیج گپت کے قدموں پر گر پڑی۔ ایک بار اُس کے دل میں آیا کہ وہ اُٹھ کر بیج گپت کے ساتھ چل دے مگر وہ رُک گئی۔ وہ بہت دُور چلی آئی تھی۔ پیچھے جانا ناممکن تھا۔ بیج گپت کے پاؤں پر وہ سسک سسک کر رونے لگی۔ بیج گپت نے اُسے اُٹھا لیا۔ دِل کا غبار نکالنے پر اُس نے کہا، "بیج گپت! تم پرستش کے لائق ہو، تم آدمی نہیں دیوتا ہو۔ میں تمہیں جانتی ہوں، مگر ساتھ ہی میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں نے تم سے محبت کر کے تمہاری زندگی کو بے معنی بنا دیا ہے۔ تمہاری شادی ہونی ہی چاہیے۔ تم مجھ سے پریم

کرتے ہو۔ مجھے سُکھی بنانا تمہارا فرض ہے۔ مجھے تب تک سُکھ نہ ملے گا جب تک تمہاری شادی نہ ہو گی اور جب تک میں تمہاری اولاد سے ماں نہ کہلواؤں گی۔ تم شادی کر لو اور یاد رکھو کہ میں ہمیشہ تم سے پریم کرتی رہوں گی۔ کیا محبت کے معنی عیش و عشرت ہی ہیں؟ کیا جسمانی تعلق کے بغیر محبت نہیں ہو سکتی؟ میں تم سے اس وقت صرف جسمانی تعلق توڑ رہی ہوں، اس سے ہمارا روحانی رشتہ اور مضبوط ہو جائے گا۔"

"بیج گپت نے صرف اتنا ہی کہا، "چترلیکھا! پھر سوچ لو! تم مجھ سے جو کچھ کرنے کو کہہ رہی ہو وہ ناممکن ہے۔"

چترلیکھا نے بیج گپت کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا "بیج گپت! کچھ دنوں تک ہم الگ رہ کر دیکھیں، شاید تم کچھ دنوں کے بعد شادی کرنے پر تیار ہو جاؤ۔ کیا محبت میں جدائی نہیں ہوتی؟ اس جدائی کو ہی کچھ دنوں تک برداشت کریں!"

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا۔ جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکا، ماننے یا نہ ماننے کا انحصار تم پر ہے۔ جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی سہی مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی تم پر عیاں ہو جائے گا کہ تم غلطی پر ہو۔"

اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا۔ چترلیکھا اُس کے ساتھ اُسے شاہی سڑک تک پہنچانے کے لیے چلی آئی۔ سڑک پر آ کر وہ رک گئی۔ اس نے بیج گپت

کا بوسہ لیا۔ اُس نے اُس بوسے میں اتنی مستی دیکھی۔ اتنا پیار دیکھا جتنی اس نے برسوں سے محسوس نہ کی تھی۔ الوداع کہتے ہوئے چترلیکھا نے بیج گپت کے قدم پکڑ کر کہا "بیج گپت! ممکن ہے میں غلطی پر ہوں۔ اُس کے لیے مجھے معاف کرنا!"

بیج گپت کو روانہ کر کے چترلیکھا جھونپڑی میں لوٹ آئی، اُس وقت کمارگری کچھ سوچ رہے تھے۔ چترلیکھا کو اُنھوں نے بیٹھنے کو کہا اور بولے "چترلیکھا! تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مجھ سے پریم کرتی ہو۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

چترلیکھا نے حیرت میں آ کر کہا "ہاں! تو پھر کیا!"

"اور تم نے ابھی بیج گپت سے کہا کہ تم اُس سے پریم کرتی ہو، اور ہمیشہ کرتی رہوگی!

"ہاں ——— یہ بھی ٹھیک ہے!

"تو کیا تمہارا دو آدمیوں سے ایک ساتھ پریم ممکن ہے؟"

کمارگری کے چہرے پر شک کی ایک ہلکی سی لکیر دوڑ گئی۔

"کیا آپ اسے ناممکن سمجھتے ہیں؟ گرودیو، آدمی دو بیاہ کر سکتا ہے پھر عورت کیوں ایسا نہیں کر سکتی۔ عورت اپنے خاوند سے اتنی ہی محبت کر سکتی ہے، جتنی اپنے بیٹے سے۔ روحانی تعلق تو کئی آدمیوں کے ساتھ ممکن ہے۔"

مہ چترلیکھا! یا تم مجھے دھوکا دینا چاہتی ہو، یا بیج گپت کو، اور یا پھر اپنے آپ کو؟"

"میں آپ کو دھوکا نہیں دے رہی ہوں ——— اتنا یقین رکھو گرو دیو! بہت ممکن ہے میں بیج گپت کو دھوکا دے رہی ہوں یا اپنے کو ہی"

"نہیں چترلیکھا! ایک بار پھر اچھی طرح سے سوچ لو۔ میرے ساتھ رہ کر تم بیج گپت سے پریم نہ کر سکو گی، یقین جانو۔ میرے ساتھ رہ کر تمہیں دنیا سے اوپر اٹھنا پڑے گا۔ میرے پاس اعتقاد ہے اور ریاضت کا خشک میدان۔ دل کی کمزوریوں کے لیے یہاں کوئی جگہ نہیں۔ میں تمہیں وقت دیتا ہوں کہ تم ایک بار پھر سوچ لو!"

"سوچ لیا ہے گرو دیو! اچھی طرح سے سوچ لیا ہے۔ جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی کروں گی۔ آپ کے کہنے سے میں اپنا آپا بھی چھوڑنے کو تیار ہوں دنیا چھوڑنی تو پھر بھی آسان ہے"

کمار گری چترلیکھا کو نہ سمجھ سکے۔ چترلیکھا ایک غیر معمولی شخصیت کی مالک تھی، اور وہ شخصیت کتنی متاثر کرنے والی تھی۔ کمار گری کے دل میں ایک دفعہ پھر یہ خیال آیا کہ وہ چترلیکھا کو مرید کرنے سے انکار کر دیں۔ انہوں نے چترلیکھا سے کہنا شروع کیا: "دیوی چترلیکھا! میں تمہیں سمجھ نہیں سکتا، تمہاری شخصیت مجھ سے نیچی نہیں ہے، اس لیے تمہیں تعلیم دینا کہاں تک مناسب

ہوگا، یہ سوچنے والی بات ہے۔ جب تک میں اس کا فیصلہ نہ کرلوں۔۔۔
۔۔۔۔" کمارگری کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وشال دیو اندر داخل ہوا۔ وشال دیو کو دیکھ کر کمارگری رک گئے۔ اپنی بات پوری نہ کرسکے۔ وشال دیو نے کمارگری کی قدم بوسی کی، چترلیکھا کو پرنام کیا۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔

وشال دیو کے جانے کے بعد کمارگری ہنس پڑے "ایشور کی یہ ہی مرضی معلوم ہوتی ہے کہ تمہیں بیراگ دوں۔ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں اور اپنا امتحان دوں۔ رقاصہ! میں نے جو کچھ کہا اُس پر دھیان نہ دینا۔"

○

۱۴

دِن کے بعد رات اور رات کے بعد دن۔

سُکھ کے بعد دُکھ اور دُکھ کے بعد سُکھ۔

بِنا رات کے دِن کی کوئی اہمیت نہیں، اور بِنا دن کے رات کی کوئی قدر نہیں۔ بِنا دُکھ کے سُکھ کا کوئی مُول نہیں اور بِنا سُکھ دُکھ کی کوئی اہمیت نہیں۔

یہ ہی قدرت کا قانون ہے۔ دُنیا میں تغیر و تبدل کا چکّر چلتا ہی رہتا ہے۔ اور آدمی بھی اسی چکّر کا ایک حِصّہ ہے۔

بیج گپت بھی آدمی تھا ——— اُس نے سُکھ دیکھا تھا، اس کے لیے دُکھ کا جاننا بھی ضروری تھا۔ مگر بیج گپت دُکھ کے بوجھ سے تڑپ اُٹھا۔ جس کا

اُس نے تصوّر بھی نہ کیا تھا وہ بات اُسے بھگتنی پڑ رہی تھی۔ اُسے تعجب تھا کہ وہ زندہ کیوں ہے۔ زندگی اُس کے لیے بوجھ بن گئی۔

پھر بھی آدمی سُکھ اور دُکھ سہنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ ان میں سے کسی سے بھی فرار ہونا بزدلی ہے۔ بیج گپت یہ جانتا تھا۔ چتر لیکھا کی جدائی کو اُس نے ہمّت سے سہنے کا فیصلہ کیا۔

ایک رکاوٹ تھی۔ پاٹلی پتر میں رہتے ہوئے اُسے چتر لیکھا سے ملنے کا موقعہ مِل سکتا تھا۔ پھر ہجر کی تڑپ کیسی؟ اس سے بھی بڑی ایک اور بات تھی، اور وہ یہ کہ جب اُس کے احباب کو معلوم ہوگا کہ چتر لیکھا نے بیج گپت کو چھوڑ کر بیراگ لے لیا ہے تو وہ لوگوں کو کیا منہ دکھلائے گا؟ تیسری بات صاف نہ تھی —— کیا شویتانک کو متاثر کر کے اُس کی محبت جیت سکتی ہے؟

بیج گپت ساری دوپہر اسی مسئلے کو سُلجھاتا رہا۔ مگر بات اُلجھتی ہی جاتی تھی۔ آخر وہ تنگ آ گیا۔ زیادہ سوچنے سے اس کے دل میں ایک درد سا اُٹھتا تھا۔ شام کے وقت اس نے شویتانک سے کہا،

"شویتانک میری ایک تجویز ہے!"

"وہ کیا؟"

"ہم لوگ بنارس چلیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ کچھ عرصہ اپنے دیس کی

سیر کروں۔"

"اتنی جلدی!" شویتانک نے تعجب سے پوچھا۔ یشودھرا سے اپنی بڑھتی ہوئی محبت کو وہ مضبوط کرنا چاہتا تھا۔ اور اس کے لیے اُس کا پاٹلی پتر میں رہنا ضروری تھا۔ "پانچ دس دن گیا اور نہیں ٹھہر سکتے ہم لوگ ا تیاری کے لیے بھی تو وقت چاہیے۔"

بیج گپت نے رکھائی سے کہا "نہیں پرسوں ہی چلنا پڑے گا۔ تیاری تو منٹوں میں ہو جائے گی۔ صرف میرے اور اپنے جانے کا ہی انتظام کرنا۔"

"جیسا آپ کا حکم۔"

شویتانک رات بھر جاگتا رہا۔ بیج گپت کا یہ فیصلہ اُسے اچھا نہ لگا مگر وہ کر ہی کیا سکتا تھا۔ اُس نے سوچا کہ وہ بیج گپت کے ساتھ چلنے سے انکار کر دے، مگر اس کی اُسے ہمت نہ ہوتی تھی۔ انکار کرنا اس کی نظر میں کمینہ پن تھا۔ صبح اٹھ کر اس نے بیج گپت سے کہا "آپ اگر اجازت دیں تو میں شری مرتنجیہ سے مل آؤں۔"

کارن جانتے ہوئے بھی بیج گپت نے پوچھا "کیوں؟"

"باہر جا رہا ہوں، نہ جانے کتنے دن لگ جائیں۔ اس لیے سوچا کہ انہیں الوداع کہہ آؤں۔"

"تم جا سکتے ہو۔" بیج گپت دِل ہی دل میں مسکرا یا۔ ایک پریم کرنے سے پچھتا رہا تھا، وہ دوسرا پریم کرنے جا رہا تھا۔

شوِتیانک مرتنجیہ کے ہاں پہنچا۔ مرتنجیہ باہر گئے ہوئے تھے۔ شوِتیانک نے یشودھرا کو اپنے آنے کی اطلاع کروائی۔

مہمانوں کے کمرے میں یشودھرا شوِتیانک سے ملی۔ تھوڑی دیر تک دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ شوِتیانک نے کہنا شروع کیا "دیوی! کل آریہ بیج گپت کے ساتھ میں پاٹلی پتر سے باہر جا رہا ہوں۔ اس لیے آج آپ لوگوں کو الوداع کہنے آیا ہوں۔ ممکن ہے ہمیں بہت دنوں تک باہر رہنا پڑے۔"

شوِتیانک نے یشودھرا کے چہرے کی طرف دیکھا مگر وہاں کوئی نمایاں تبدیلی نہ ہوئی "کیا بیج گپت باہر جا رہے ہیں؟ مگر کل تو انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔"

شوِتیانک کو یشودھرا کی اپنی طرف سے یہ بے رخی بہت بُری لگی — وہ تلملا اُٹھا "ہاں دیوی! چترلیکھا بیج گپت کا ساتھ چھوڑ کر جوگی کمار گِری کی مُرید ہو گئی ہیں!"

اس بار یشودھرا چونک اُٹھی "کیا کہا؟ چترلیکھا نے بیراگ لے لیا ہے؟ بڑے تعجب کی بات ہے۔ ہاں آریہ بیج گپت کو اس سے بڑا دکھ ہوا ہو گا۔"

یشودھرا نے کچھ دیر خاموش رہ کر پھر کہا "چترلیکھا سے ملتے ہی میں جان گئی تھی کہ وہ دیوی ہے۔ بیج گپت کے لیے بڑی سے بڑی قربانی کر سکتی ہے۔"

شویتانک اپنے وار سے خود ہی زخمی ہوا، وہ تڑپ اُٹھا "اور امیر بیج گپت چترلیکھا کو چھوڑ کر کسی اور سے پریم نہیں کر سکتے، میں انہیں جانتا ہوں۔ اسی لیے اپنا دل بہلانے وہ باہر جا رہے ہیں۔ اُن کا دکھ اتنا شدید ہے کہ اگر وہ باہر نہ گئے تو ممکن ہے خودکشی کر لیں۔"

اس بار یشودھرا کا چہرہ زرد پڑ گیا "ٹھیک کہتے ہو شویتانک! امیر بیج گپت کو میں بھی کچھ کچھ سمجھ سکی ہوں، تمہاری بات میں سچائی ہے۔ بیج گپت کی بلند پایہ شخصیت اور عالی ظرفی کو دیکھتے ہوئے اُنہیں قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اُن سے میری عقیدت اور بڑھ گئی ہے۔"

شویتانک غصے سے پاگل ہو گیا "دیوی! ایک رقاصہ کی محبت میں امیر بیج گپت کا یا کسی اور آدمی کا اِتنا پاگل ہو جانا کہاں تک مناسب ہے، یہ میں ابھی تک نہیں جان سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تکلیف پڑنے پر اتنا بے قرار ہو جانا کیا آدمی کی شخصیت میں کمزوری کی نشانی نہیں ہے؟"

یشودھرا شویتانک کے اس غصے کی وجہ نہ سمجھ سکی۔ اُس نے بڑی متانت سے کہا "بہت ممکن ہے آپ نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہو۔ میں آپ کی بات رد نہیں

کرتی، مگر اتنا ضرور کہوں گی کہ اس میں بیج گپت کا کوئی قصور نہیں۔ دیوی چترلیکھا امبر بیج گپت کی نظروں میں نہ چھپنے والی نہ تھی، وہ ان کی پتنی تھی یہ میں جانتی ہوں، تم جانتے ہو اور ساری دنیا جانتی ہے۔ ہر ایک آدمی میں کمزوریاں ہوتی ہیں، کوئی بھی آدمی مکمل نہیں۔ اُن کمزوریوں کے لیے اسے بُرا بھلا کہنا اور اُسے دشمن بنانا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح تو پھر آدمی کسی کا دوست بھی نہیں ہو سکتا۔ دُنیا کے ہر آدمی کو وہ بُرا کہے گا اور ہر آدمی سے دشمنی مول لے گا۔ آدمی کا فرض ہے کہ دوسرے کی کمزوریوں پر اُس سے ہمدردی ظاہر کرے۔"

مخالفت کے جذبے نے شویتانک کا سارا علم غائب کر دیا۔ "فرض میں ہمدردی اور رحم کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ کمزوری کو دور کرنے کے لیے اس کی بُرائی ہی کرنی چاہیے۔"

یشودھرا ہنس پڑی۔ "آدمی کو پہلے اپنی کمزوریاں دُور کرنی چاہئیں۔ آریہ شویتانک! کسی کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا فوراً دکھائی دیتا ہے۔ دُنیا کا یہ ہی دستور ہے۔ مگر ایسا ہونا نہیں چاہیے۔ آدمی وہ ہی خوب ہے جو پہلے اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر انہیں دُور کرنے کی کوشش کرے۔"

یشودھرا کے آخری الفاظ شویتانک کے دل میں تیر کی طرح لگے۔ وہ

یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ آیا یشودھرا نے اس پر یہ طنز کی ہے۔ مگر جو کچھ اُس نے کہا تھا وہ ٹھیک تھا۔ اس کا اطلاق بیج گپت پر ہوتا تھا۔ کیونکہ بیج گپت اپنی کمزوری جانتا تھا اور اُسے دُور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یشودھرا کی یہی بات شویتانک پر صادق آتی تھی کیونکہ وہ دوسرے کی بُرائی کر رہا تھا اور اپنے دل کی کدورت کو بُرا نہ سمجھتا تھا۔ اُس کے چہرے پر زردی چھا گئی، کانپتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا ——— "امیر بیج گپت کو آپ کے سامنے بُرا کہنا نامناسب تھا۔ میں معافی چاہتا ہوں آئندہ اپنی غلطی کو درست کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"امیر بیج گپت کو آپ کے سامنے بُرا کہنا نامناسب تھا" یشودھرا غصّے سے لال ہو گئی۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ شویتانک کے غصّے کا باعث جان گئی "شویتانک! تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔ میں بیج گپت سے پریم نہیں کرتی تمہیں یہ بتا دینا ہی بہتر ہے" یشودھرا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُس نے اپنا چہرہ آنچل میں چھپا لیا۔

شویتانک کے منہ سے یہ الفاظ اچانک ہی بغیر سوچے سمجھے نکل گئے تھے۔ اُسے اُن پر افسوس بھی تھا۔ مگر بات کہی جا چکی تھی، وہ اسے لوٹا نہ سکتا تھا۔ اُس نے یشودھرا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا، "دیوی یشودھرا ——— مجھے معاف کر دو۔ میں نے بہت بڑی غلطی کی ——— مگر اس وقت میں اپنے

آپ میں نہ تھا۔ تم شاید نہیں جانتی کہ میں اتنا تلخ کیوں ہو گیا تھا؟"

"کیوں؟" جانتے ہوئے بھی اُسے صاف الفاظ میں سننے کے لیے یشودھرا نے پوچھا۔

"اس لیے کہ تم سے پریم کرتا ہوں۔"

یشودھرا نے شوتیانک کو دیکھا، اُس کی آنکھیں بلا جھجک شوتیانک کی آنکھوں سے مل گئیں۔

"بڑے تعجب کی بات ہے شوتیانک؟"

اس بات نے شوتیانک کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ اس بات میں کتنی گہرائی تھی، کتنی خوف ناک حقیقت اس چھوٹے سے فقرے میں چھپی تھی ——

یشودھرا شوتیانک سے پریم نہ کرتی تھی۔ "میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے پریم نہیں کرتی دیوی، مگر میں اپنے دل سے مجبور ہوں۔ میں آپ سے یہ بھی نہ کہتا کیونکہ پریم کیا جاتا ہے، کہا نہیں جاتا، مگر کیا کروں بات ہی ایسی چل پڑی کہ مجھے کہنا پڑا۔ میں اپنی تلخی کے لیے، اپنی بزدلی کے لیے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔"

یشودھرا اٹھ کھڑی ہوئی، "معافی کی کوئی ضرورت نہیں شوتیانک! اس میں تمہارا قصور نہیں۔ زندگی میں ایسی باتیں تو ہمیشہ ہوا کرتی ہیں کہاں تک معافیاں مانگتے پھرو گے۔" اچھا اب میں جاتی ہوں، دیکھو پتاجی آگئے

یشودھرا چلی گئی۔ شویتانک نے اب محسوس کیا کہ اُس نے بہت بڑی بھول کی ہے۔ وہ بننے آیا تھا یشودھرا سے ——— بدقسمتی سے اُس سے باتیں بھی اکیلے میں ہو گئیں۔ شاید اور زیادہ بھی باتیں ہوتیں اگر وہ اپنی جہالت سے یشودھرا کو ناراض نہ کر دیتا۔ اُسے اپنی بے وقوفی پر غصہ آ رہا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اب اس کا یہاں بیٹھنا فضول ہے، جس کام کے لیے وہ آیا تھا وہ بننے کی جگہ بگڑ گیا۔ وہ اُٹھ کر باہر نکلنے ہی والا تھا کہ یشودھرا کے ساتھ مرتنجیہ کمرے میں داخل ہوئے۔ مرتنجیہ کو دیکھ کر وہ رُک گیا اور اُنہیں جھک کر پرنام کیا۔

مرتنجیہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا "بیٹھو بیٹا، میں نے سُنا ہے کہ تم امیر بیج گپت کے ساتھ دیس کی یاترا کرنے جا رہے ہو ——— کیا سچ ہے؟"

شویتانک نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "ہاں مہاراج ——— ہم کل ہی چلے جائیں گے۔"

"کہاں جانے کا خیال ہے؟"

"بنارس۔"

"اور واپس کب تک آئیں گے؟"

"یہ نہیں کہا جا سکتا ——— اس کا انحصار تو امیر بیج گپت کی

مرضی پر ہے۔"

یشودھرا نے اپنے پتا سے کہا "پتاجی، آپ کبھی ملک کی سیر کو کیوں نہیں نکلتے؟ میں کبھی بنارس نہیں گئی۔ اس موقعے پر امیر بیج گپت کے ساتھ ہم بھی بنارس دیکھ آئیں۔"

بات بُری نہ تھی، اور پاٹلی پُتر سے بنارس نزدیک بھی ہے۔ مرتنجیہ نے کہا ___ "بیٹی ___ اتنی جلدی کیسے ممکن ہے؟"

"سب کچھ ممکن ہے۔ اگر آپ کا حکم ہو تو چلنے کی تیاری آج شام تک ہو سکتی ہے۔"

مرتنجیہ ہنس پڑے "یشودھرا، تم نے پہلی بار مجھ سے ایسی خواہش کی ہے، اسے میں ٹال نہیں سکتا۔ اگر تم انتظام کر سکتی ہو تو کرلو مگر مجھے کوئی تکلیف نہ دینا۔"

شویتانک اور بھی چِڑ گیا۔ یقیناً یشودھرا بیج گپت سے پریم کرتی تھی، تبھی تو وہ اتنی جلدی بنارس چلنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔ مگر شویتانک نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھا لیا کہ بیج گپت تو یشودھرا سے پریم نہیں کرتا، اتنے دن ساتھ رہ کر یشودھرا یہ سمجھ جائے گی کہ کون اس سے پریم کرتا ہے۔

یشودھرا نے شویتانک سے کہا "شویتانک! ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلیں گے۔ یہ یاد رکھنا اور امیر بیج گپت سے کہہ دینا۔"

مرتنجیہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا "یشودھرا! پہلے انتظام تو مکمل کر لو۔ اگر تم تیاری مکمل نہ کر سکیں تو امیر بیج گپت کا فضول ہی ایک دن ضائع جائے گا۔"

"انتظام نہ کر سکی؟ کیسی بات کر رہے ہیں پتاجی! شوتیانک، ہم لوگ ضرور چلیں گے۔"

شوتیانک اُٹھ کھڑا ہوا "تو پھر اجازت دیجیے۔ میں امیر بیج گپت سے کہہ دوں گا۔" اس بار اس نے یشودھرا سے کہا "دیوی! اگر انتظام میں کچھ تکلیف ہو تو میں خدمت کے لیے حاضر ہوں —— شام کے وقت آ سکتا ہوں۔"

یشودھرا ہنس پڑی "آپ کا بہت بہت شکریہ۔ شام تک اگر کوئی کام ہوا تو آپ کو بتلا دوں گی۔"

شوتیانک چلا گیا۔ جا کر اُس نے بیج گپت سے کہا "مالک! شری مرتنجیہ اپنی لڑکی کے ساتھ کل بنارس جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے آپ سے کہلایا ہے کہ اگر سفر ساتھ ہو تو بہت اچھا ہے۔"

بیج گپت اس تجویز کے لیے تیار نہ تھا۔ جن وجوہات کی بنا پر وہ باہر جا رہا تھا۔ اُن میں سے ایک تو اُس کے ساتھ ہی جا رہی تھی۔ مگر اب ہو ہی کیا سکتا تھا ——

بیج گپت نے بجھے ہوئے دِل سے کہا،

"اچھی بات ہے۔"

○

۱۵

یشودھرا اپنی بات پوری کر کے رہی۔ اُس نے اپنے جانے کا انتظام کر لیا۔ دوسرے دن سب لوگ بنارس کے لیے روانہ ہو گئے۔

اُس وقت شام ہو گئی تھی۔ موسم گرما کی ایک سہانی رات تھی۔ مگر بیج گپت کے لیے وہ رات بھیانک اور کالی تھی۔ چودھویں کا چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور بیج گپت کے دِل میں آگ جل رہی تھی۔ نوکروں کا ایک بہت بڑا گروہ مشعلیں ہاتھوں میں لیے ساتھ ساتھ تھا۔ مشعل کے اُن شعلوں میں بیج گپت نے اپنے دِل میں جلتی ہوئی آگ کی شدّت محسوس کی۔ وُہ خاموش تھا۔ بیج گپت کے رتھ پر اُس کے ساتھ شویتانک تھا۔ مرتیجہ کے ساتھ یشودھرا تھی۔

آدھی رات بیت چکی تھی۔ راستے کے آس پاس کے باغوں سے بیلا اور چمبیلی کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی۔ شویتانک نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا "کیا رات کو آرام کر لینا مناسب نہ ہوگا؟"

بیج گپت اُس وقت کچھ سوچ رہا تھا، کیا سوچ رہا تھا، یہ وہ خود بھی نہ جانتا تھا۔ ایک کے بعد دوسرا خیال اُس کے دماغ میں آتا اور غائب ہو جاتا۔ اُس حالت میں اُسے وقت کا مطلق دھیان نہ رہا تھا۔ اسی وقت مرتنجیہ کا رتھ اُس کے نزدیک آگیا، لیشودھرا نے کہا "امیر بیج گپت! کیا رات کو ٹھہرنا مناسب نہ ہوگا؟"

بیج گپت چونک اُٹھا۔ اُس نے آسمان کی طرف دیکھا، چاند مغرب کی طرف جھک گیا تھا۔ اُس نے شویتانک سے کہا "شویتانک! رتھ روکا دو اور دیکھو کہ آس پاس کہیں ٹھہرنے کا انتظام ہو سکتا ہے؟"

رتھ رُک گیا اور ساتھ ہی باقی تمام رتھ بھی رُک گئے۔ شویتانک رتھ سے اُتر کر جگہ کی تلاش میں چلا گیا۔ بیج گپت نے مرتنجیہ سے کہا "معاف کیجئے گا مجھے وقت کا کچھ بھی خیال نہ رہا۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی۔ مگر آدھی رات بیت چکی ہے، اگر مناسب نہیں تو ہم آگے ہی بڑھتے چلیں۔ صبح کسی گاؤں میں پہنچ کر وہاں آرام کر لیں گے۔ کیونکہ یہاں دوپہر کی گرمی سے بچنے کے لیے ممکن ہے انتظام نہ ہو سکے گا، ورنہ آج کل کی دھوپ

میں صبح ہی صبح چل دینا ٹھیک نہیں۔"

مرتنجیہ نے کچھ سوچ کر کہا "ٹھیک کہتے ہو بیج گپت! صبح کسی گاؤں میں پہنچ کر ہی آرام کریں گے۔"

تھوڑی دیر بعد شوینا نک لوٹ آیا، اُس نے کہا "یہاں ایک بہت ہی خوبصورت باغ ہے۔ اُس میں ایک بہت بڑا گھر بھی بنا ہے۔ وہ باغ کسی امیر کا ہے۔ ٹھہرنے کا بہت اچھا انتظام ہے۔"

"امیر کا باغ ہے؟" مرتنجیہ کہہ اُٹھے "تو پھر یہاں سے بہتر جگہ کہاں ملے گی۔ بیج گپت میں اس باغ میں ٹھہر چکا ہوں۔ یہ جگہ بہت اچھی ہے۔"

رتھ باغ کی طرف موڑ دیے گئے۔ مالی نے سب کا سواگت کیا اور ایک کمرے میں مہمانوں کے پلنگ لگا دیے۔ سب لوگ تھکے ہوئے تھے ہی لیٹتے سو گئے۔ مگر بیج گپت کو نیند نہ آئی۔

بیج گپت کہاں جا رہا تھا؟ کیوں جا رہا تھا؟ ان سوالوں نے اُس کے دماغ میں ہیجان پیدا کر رکھا تھا، وہ بنارس جا رہا تھا، لکوان حاصل کرنے کے لیے، اپنی ذہنی تکلیف کو دُور کرنے کے لیے، اپنے فرض کو نبھانے کے لیے۔ وہ پاٹلی پتر چھوڑ آیا تھا، یشودھرا سے دُور رہنے کے لیے، چترلیکھا سے دُور رہنے کے لیے۔ مگر یشودھرا سے وہ دور نہ ہٹ سکا وہ اُس کے اور نزدیک آ گئی۔ "ناممکن!" بیج گپت کے منہ سے نکلا۔ بیج گپت

یشودھرا سے پریم نہ کرسکا، اُس کی نظر کے آگے سے یشودھرا ہٹ گئی۔ چترلیکھا آئی ——— چترلیکھا کون تھی، اُس کی زندگی سے چترلیکھا کا کیا تعلق تھا؟ چترلیکھا اُس کی محبوبہ تھی؛ "رفیقہ حیات" تھی۔ وہ چترلیکھا سے پریم کرتا تھا اور چترلیکھا اُس سے پریم کرتی تھی۔ مگر کیا چترلیکھا کی محبّت اب بھی قائم تھی؟ شاید ہاں، شاید نہیں! "ہاں"، اس لیے کہ اس نے بیج گپت کو چھوڑا اُس کے فائدے کے لیے؛ "ہاں"، اس لیے کہ اس نے کمارگری کے آگے اِسے تسلیم کرلیا تھا۔ "نہیں"، اس لیے کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر اُس کی زندگی کو بوجھ بنا کے چلی گئی تھی۔

یہ ہی سوچتے سوچتے بیج گپت کے کانوں میں پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں آئیں۔ مشرق میں روشنی کی ایک ہلکی سی لکیر ایک نئی صبح کا پیغام سُنا رہی تھی۔ تارے ایک ایک کرکے غائب ہو رہے تھے۔ اُس نے دیکھا کہ تھوڑی دور یشودھرا بیلے کے پھولوں پر پڑی ہوئی شبنم سے کھیل رہی ہے۔ بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی باغ کی ہوا سے اپنے جلتے ہوئے دل کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اُس کے نزدیک چلا گیا۔ یشودھرا کے ہاتھ میں پھول تھے، اس نے بیج گپت کو بلایا۔ "دیکھیے قدرت کے اس رُوپ میں حسن اور مسرت ہے۔ ساری کائنات کا سکون اس جگہ سمٹ آیا ہے۔ دُنیا کے ہنگامے سے دُور یہ رنگ برنگے پروں والی تتلیاں کتنی مسرور

دِکھائی دیتی ہیں۔"

بیج گپت یشودھرا کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے ایک بار اپنے چاروں طرف دیکھا۔"دیوی یشودھرا مجھے تو قدرت میں کوئی حُسن دِکھائی نہیں دیتا۔"

"قدرت میں آپ کو کوئی حُسن دکھائی نہیں دیتا؟" یشودھرا نے تعجب بھری نظروں سے بیج گپت کی طرف دیکھا۔"آریہ بیج گپت کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں یا محض مذاق کہہ رہے ہیں؟"

"مذاق نہیں دیوی! میں سچ ہی کہہ رہا ہوں۔ تم کہتی ہو کہ قدرت حسین ہے مجھے بدصورت دِکھائی دیتی ہے۔"

یشودھرا بیج گپت کی بات ماننے کو تیار نہ تھی۔"یہ گھاس کتنی نرم و نازک ہے۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ میں یہاں ہی رہوں اور یہاں ہی سوؤں۔"

بیج گپت مُسکرایا۔" ایسا نہ کہیں کرو ہٹھیا دیوی۔ یہاں پاس کوئی وید بھی نہیں ملے گا جس سے علاج کرایا جا سکے۔ تم کہتی ہو گھاس نرم ہے خوبصورت ہے، صرف اس لیے تم نے اپنی زندگی باہر نہیں گذاری۔ اس گھاس میں کتنے کیڑے مکوڑے ہیں کبھی اس پر بھی دھیان دیا ہے؟ اور گھاس نرم ہے، اگر زیادہ دیر تم اس پر لیٹو تو تمہیں سردی لگ جائے گی دیوی۔ قدرت انسان کی سہولتوں سے بے نیاز ہے، یہ نامکمل ہے!"

یشودھرا نے نئی بات سُنی مگر اُس میں دلیل تھی اور زوردار دلیل تھی۔

وُہ بول اُٹھی،

"قدرت نامکمل ہے؟"

"ہاں قدرت نامکمل ہے۔ اس کے ادھورے ہونے کی وجہ سے ہی آدمی نے اپنی تخلیق کی پناہ لی ہے۔ گھاس نرم ہے خوبصورت ہے مگر اُس میں نمی ہے، اُس میں کیڑے مکوڑے ملیں گے۔ اسی لیے آدمی نے مخمل کے گدے بنائے ہیں جن میں نہ نمی ہے نہ کیڑے مکوڑے ہیں، ساتھ ہی جو گھاس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ جاڑے کے دنوں میں قدرت کے اس حُسن کی بدصورتی دیکھو، جہاں کہر چھایا رہتا ہے۔ اتنی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے کہ جسم کانپنے لگتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت اتنی سخت لُو چلتی ہے کہ آدمی جُھلس جاتا ہے۔ قدرت کی ان سختیوں سے بچنے کے لیے ہی تو آدمی نے یہ بڑے بڑے ایوان بنانے سیکھے ہیں۔ جاڑے کی برفانی ہواؤں سے بچنے کے لیے آدمی اُن ایوانوں میں انگیٹھیاں جلا سکتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں خس کی ٹٹیاں لگا کر آدمی اسی جلتے دوزخ کو سورگ بنا سکتا ہے۔ قدرت آدمی کی سہولت کو نہیں دیکھتی اسی لیے وہ نامکمل ہے، ادھوری ہے۔"

"یہ پھول کتنے نازک ہیں، ان کی خوشبو میں کتنی مستی ہے یہ پودوں

کا چہچہانا کتنا میٹھا ہے۔ اس میں دِل کو موہ لینے والا سنگیت ہے۔ کوئل کی آواز میں کتنی مٹھاس ہے اور کتنا سوز ہے۔"

"یہ پھول نازک ہیں، ٹھیک ہے، مگر ان میں کانٹے بھی تو ہیں۔ نہ جانے کتنے چھوٹے چھوٹے بھنگے اِن پھولوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ ان کی خوشبو عارضی ہے، پھر یہ کس کام کے۔ یہاں ویرانے میں یہ اپنا حُسن گنوا دیتے ہیں۔ اور ان پرندوں کی آواز میں مٹھاس ہو سکتی ہے مگر سمجھی بوجھی زبان نہ ہونے کے کارن یہ آوازیں جذبات سے عاری ہیں یہ اُس سنگیت کی طرح ہیں جس میں سُروں کا اُتار چڑھاؤ نہ ہو۔ اس سنگیت میں ساتوں ہی سُر ایک ساتھ گونج اُٹھتے ہیں۔ ان کے چہچہانے سے کہیں زیادہ میٹھا انسان کے گلے سے نِکلا ہوا سنگیت ہوتا ہے۔ اور کوئل میں صرف پنچم ہے جسے زیادہ دیر تک سُننے سے دِل اُکتا جاتا ہے۔ کوئل کیا کہتی ہے، یہ کوئی نہیں جانتا۔ شاید وہ کچھ نہیں کہتی۔"

یشودھرا تعجب میں آگئی۔ اُس کے محل میں ایک باغ تھا جہاں اُس نے قدرت کو دیکھا تھا۔ وہ قدرت کے حُسن پر لٹو تھی۔ مگر آج بیج گپت کے دلائل سُن کر اُسے محسوس ہوا کہ وہ کتنے دھوکے میں تھی۔

کچھ دُور ہٹ کر مرغابیوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ پانی میں نہا رہے تھے یشودھرا اُس طرف بڑھی۔ بیج گپت بھی اُس کے ساتھ ہو لیا۔ مبہوت سی ہو

کرلیشودھرا اُن کھیلتی ہوئی مرغابیوں کو دیکھنے لگی۔ اُس نے آہستہ سے کہا: "یہ کتنی سُکھی ہیں۔ آپس میں کس طرح کھیل رہی ہیں۔ ان میں حسد، نفرت اور ظلم نام کو نہیں۔ جی چاہتا ہے کہ میرے بھی پر ہوتے اور میں بھی مرغابی ہوتی۔" لڑکی کے بچپنے پر بیج گپت ہنس پڑا: "دیوی لیشودھرا! میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم مرغابی ہوتیں تو انسان بننا پسند کرتیں۔ تم سمجھتی ہو کہ یہ پرندے سُکھی ہیں، مطمئن ہیں، ان کے دشمن نہیں ہیں۔ یہ تمہارا وہم ہے۔ خواہش کے پورے ہونے کو سُکھ کہتے ہیں، خواہش کے نہ پورے ہونے کو دکھ کہتے ہیں۔ کیا تم جانتی ہو کہ ان پرندوں کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں؟ سوال تو یہ ہے کہ ان کی خواہشات ہوتی بھی ہیں؟ آدمی اشرف المخلوقات اسی لیے کہلاتا ہے کہ اِس کی خواہشات ہوتی ہیں اور وہ ان خواہشات کو پورا کر کے مسرت محسوس کرتا ہے۔ آدمی عمل کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ جانور روٹی کے ایک ٹکڑے کے لیے کس بُری طرح آپس میں جھگڑتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آدمی کو اپنی خوراک حاصل کرنے کے لیے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے —— وہ ہل چلاتا ہے اور اپنے لیے اناج پیدا کرتا ہے۔ یہ دوسرے جان دار قدرت کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے پلتے ہیں۔ یہ پرندے زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر زندہ رہتے ہیں اور جانوروں میں تو ایک دوسرے کو بھی کھا جاتے ہیں۔ کبوتروں کا دشمن، باز جب

اِن پر جھپٹتا ہے تو اِن کی حالت دیکھو۔ کتنا خوف آتا ہے۔ انہیں اپنے دشمن سے کتنی مجبور و بے بس ہیں یہ ننھی ننھی جانیں۔"

یشودھرا تعجب سے بیج گپت کو دیکھنے لگی۔ بیج گپت نے کچھ رُک کر کہا۔ "دیوی یشودھرا! تم سمجھتی ہو کہ کھلی فضا میں رہنے والے لوگ سکھی ہیں مگر ایک بات یاد رکھنا، آدمی اپنی حالت سے کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ تم آرام و آسائش میں پلی ہو مگر اپنے ماحول سے تمہیں کوئی دلچسپی نہیں، تمہیں اپنے ان اونچے اونچے محلوں میں کوئی مسرت محسوس نہیں ہوتی۔ یہی نہیں کبھی کبھی تمہارا دل ان سب چیزوں کو چھوڑنے کو بھی کرتا ہوگا۔ ان جھونپڑیوں میں تمہیں خوشی دکھائی دیتی ہوگی اور اس کھلی فضا میں رہنے والوں پر تمہیں رشک آتا ہوگا۔ یہ سب ٹھیک ہے اور فطری ہے۔ مگر ذرا ان دیہات میں رہنے والوں سے تو پوچھو ——— یہ لوگ تو یہی کہیں گے کہ جو سُکھ محلوں اور عیش و آرام کے اِن سامانوں میں ہے وہ کہیں نہیں۔ پھر ہمارے وہ بزرگ جنہوں نے یہ محل بنائے تھے وہ بھی تو کبھی گاؤں میں رہے ہوں گے۔ انہوں نے دیہات چھوڑ کر شہر کیوں بسائے؟ اس لیے کہ قدرت کی پیدا کی ہوئی تکلیفات سے بھاگنا ہی انہوں نے مناسب سمجھا۔ یہ جگہ جس پر تم لٹو ہو یہ بھی انسان کی صناعی کا نمونہ ہے۔ اگر قدرت دیکھنا چاہتی ہو تو جنگلوں میں جاؤ جہاں شیر اور چیتے ہر جان دار

کو کھانے کے لیے تیار رہتے ہیں ——— جہاں لمبی لمبی گھاس میں زہریلے سانپ ہر راہی کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ اچھا ان دریاؤں کو دیکھو۔ وہاں مگرمچھ اور گھڑیال ملیں گے۔ تب تم دیکھو گی کہ حسن قدرت میں ہے یا انسان کی صناعی میں،

بیج گپت اپنی باتیں کہہ رہا تھا اور یشودھرا حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ابھی تک وہ بیج گپت کو صرف ایک اچھے اخلاق کا آدمی سمجھتی تھی۔ آج اُسے معلوم ہوا کہ بیج گپت ذہین بھی ہے۔ اُس کی قابلیت سے اور اچھوتے دلائل سے وہ اچنبھے میں آ گئی۔ اُسے احساس ہوا کہ بیج گپت پر اُس کا اعتقاد عقیدت میں بدلتا جا رہا ہے۔ کچھ دیر وہ خاموش رہی، پھر اس نے کہا "امیر بیج گپت، گستاخی معاف، ایک سوال ہے۔ آپ نے یہ سب کچھ کہاں سے سیکھا؟"

سوال بڑا عجیب اور نامناسب تھا مگر بیج گپت نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ "دیوی یشودھرا! دُنیا کے اس مدرسے میں تجربات کے ذریعے حالات نے مجھے یہ سب کچھ سکھایا ہے۔ اور اب ناشتے کا وقت ہو گیا ہے ——— کیا ہمیں چلنا چاہیئے؟" اتنا کہہ کر بیج گپت مکان کی طرف مڑا۔ یشودھرا بھی اُس کے ساتھ ہو لی۔

بیج گپت کی اداسی اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ یشودھرا

نے پوچھا۔" امیر بیج گپت! آپ افسردہ کیوں ہیں؟ آپ دکھی ہیں؟ اس دکھ کا کارن کیا آپ بتا سکتے ہیں؟"

ایک ٹھنڈی سانس لے کر بیج گپت نے کہا۔" ہاں دیوی یشودھرا میں دکھی ہوں مگر میرے دکھ کا کارن سن کر کیا کرو گی؟ تم نہ ہی سنو تو اچھا ہے۔"

"کیا وہ کوئی راز ہے؟"

"نہیں! میری زندگی کی کوئی بھی بات راز میں نہیں۔ راز میں تو وہ باتیں رکھی جاتی ہیں جو نامناسب ہوں۔ بات کو چھپا کر رکھنا ڈر کی نشانی ہے اور ڈر گناہ سے پیدا ہوتا ہے۔ میں جو کرتا ہوں اُسے مناسب سمجھتا ہوں۔ اس لیے اُسے کبھی چھپا کر نہیں رکھتا۔ یہ بات میں تمہیں اس لیے نہیں بتانا چاہتا کہ اپنے ساتھ تمہیں کیوں دکھی کروں۔"

یشودھرا چپ ہو گئی۔ اُس نے محسوس کیا کہ یہ موضوع چھیڑ کر وہ بیج گپت کو دکھی کر رہی ہے۔ اس وقت وہ دونوں گھر کے اندر پہنچ گئے تھے۔ مرتنجیہ اور رشونانک ان لوگوں کے انتظار میں تھے۔ ناشتے کا انتظام ہو گیا تھا۔ یشودھرا دوڑ کر مرتنجیہ کے گلے سے لپٹ گئی۔" پتاجی آج امیر بیج گپت نے مجھے ایسی باتیں بتلائیں جنہیں سن کر میری آنکھیں کھل گئیں۔ میرے پرانے خیالات کو انہوں نے بالکل فضول ثابت کر

دیا ——— امیر بیج گپت بہت بڑے عالم ہیں ——— یہ مجھے آج معلوم ہوا۔" اُس وقت یشودھرا بیج گپت کی طرف دیکھ رہی تھی۔

یشودھرا نے شوتیانک کی طرف نظر ڈالی۔ اس کا چہرہ زرد تھا ——— ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سخت اذیت میں مبتلا ہے۔ یشودھرا نے شوتیانک کا ہاتھ پکڑ کر کہا "شوتیانک! کیا تم بیمار ہو؟" اتنا کہہ کر یشودھرا نے شوتیانک کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ "نہیں تمہیں بخار تو نہیں! پھر تمہارا چہرہ زرد کیوں ہے؟"

"شوتیانک شاید اچھی طرح سو نہ سکنے کے کارن تھکا ہوا ہے" بیج گپت نے کہا،

"شوتیانک تم دوپہر بھر سولو"

یشودھرا شوتیانک کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی، اور شوتیانک کے چہرے کی زردی آہستہ آہستہ مٹتی جا رہی تھی۔ اُس نے کہا "نہیں، میں ٹھیک ہوں صرف تھک گیا ہوں، آرام سے ٹھیک ہو جاؤں گا"

ناشتہ کرنے کے بعد بیج گپت نے شوتیانک سے کہا "میں بہت تھکا ہوں اس لیے سوؤں گا۔ جس وقت کھانا تیار ہو جائے مجھے جگا لینا۔ اور تم امیر مرتجیہ کے پاس بیٹھو ——— وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہم ان کی پروا نہیں کرتے"

مرتنجیہ اور لیشودھرا کے ساتھ بیٹھ کر شوتیانک باتیں کرتا رہا۔ لیشودھرا صبح کی بات چیت اُن کو سُناتی رہی۔ مرتنجیہ بیج گپت کی دلائل کو سُن کر تعجب کرنے لگے۔ پھر انہوں نے کہا "شوتیانک! امیر بیج گپت کچھ بیمار دکھائی دیتے ہیں؟"

شوتیانک کے جواب دینے سے پہلے ہی لیشودھرا نے کہا "ہاں میرا بھی یہی خیال ہے اور میں نے اُن سے پوچھا بھی تھا۔ انہوں نے مان لیا کہ وہ افسردہ ہیں مگر جب میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ کارن نہ بتلاؤں گا"۔ اس دفعہ لیشودھرا کی نظریں شوتیانک کی طرف گھوم گئیں۔

مرتنجیہ نے کہا "بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ظاہر نہیں کیا جاتا"۔

"ٹھیک ہے — اگر وہ راز اس کے گناہوں کو چھپانے کے لیے ہو۔ آدمی اپنی باتیں اس لیے پوشیدہ رکھتا ہے کہ اگر سماج اُسے جان جائے تو اسے بُرا نہ کہے۔ پھر بھی اتنا کہہ سکتی ہوں کہ بیج گپت کے دُکھ کا کارن کوئی راز نہیں ہے۔ انہوں نے خود ہی مجھ سے یہ کہا تھا"۔

"نہیں، جو آدمی سماج کو ٹھکرا کر زندہ رہ سکتا ہے اس کے لیے یہ اصول بالکل ٹھیک ہے۔ مگر ساری دنیا تو اس قابل نہیں۔ مجھے ہی لے

دیا ——— امیر بیج گپت بہت بڑے عالم ہیں ——— یہ مجھے آج معلوم ہوا۔" اُس وقت یشودھرا بیج گپت کی طرف دیکھ رہی تھی۔

یشودھرا نے شویتانک کی طرف نظر ڈالی۔ اس کا چہرہ زرد تھا ——— ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سخت اذیت میں مبتلا ہے۔ یشودھرا نے شویتانک کا ہاتھ پکڑ کر کہا "شویتانک! کیا تم بیمار ہو؟" اتنا کہہ کر یشودھرا نے شویتانک کی نبض پر ہاتھ رکھا "نہیں تمہیں بخار تو نہیں! پھر تمہارا چہرہ زرد کیوں ہے؟"

"شویتانک شاید اچھی طرح سو نہ سکنے کے کارن تھکا ہوا ہے۔" بیج گپت نے کہا،

"شویتانک تم دو پہر بھر سو لو۔"

یشودھرا شویتانک کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی، اور شویتانک کے چہرے کی زردی آہستہ آہستہ مٹتی جا رہی تھی۔ اُس نے کہا "نہیں، میں ٹھیک ہوں صرف تھک گیا ہوں، آرام سے ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

ناشتہ کرنے کے بعد بیج گپت نے شویتانک سے کہا "میں بہت تھکا ہوں اس لیے سوؤں گا۔ جس وقت کھانا تیار ہو جائے مجھے جگا لینا۔ اور تم امیر مرتجیہ کے پاس بیٹھو ——— وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہم ان کی پروا نہیں کرتے۔"

مرتنجیہ اور لیشودھرا کے ساتھ بیٹھ کر شوتیانک باتیں کرتا رہا۔ لیشودھرا صبح کی بات چیت اُن کو سُناتی رہی۔ مرتنجیہ بیج گپت کی دلائل کو سُن کر تعجب کرنے لگے۔ پھر انہوں نے کہا "شوتیانک! امیر بیج گپت کچھ بیمار دکھائی دیتے ہیں؟"

شوتیانک کے جواب دینے سے پہلے ہی لیشودھرا نے کہا "ہاں میرا بھی یہی خیال ہے اور میں نے اُن سے پوچھا بھی تھا۔ انہوں نے مان لیا کہ وہ افسردہ ہیں مگر جب میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ کارن نہ بتلاؤں گا۔" اس دفعہ لیشودھرا کی نظریں شوتیانک کی طرف گھوم گئیں۔

مرتنجیہ نے کہا "بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ظاہر نہیں کیا جاتا۔"

"ٹھیک ہے — اگر وہ راز اس کے گناہوں کو چھپانے کے لیے ہو۔ آدمی اپنی باتیں اس لیے پوشیدہ رکھتا ہے کہ اگر سماج اُسے جان جائے تو اسے بُرا نہ کہے۔ پھر بھی اتنا کہہ سکتی ہوں کہ بیج گپت کے دُکھ کا کارن کوئی راز نہیں ہے۔ انہوں نے خود ہی مجھ سے یہ کہا تھا۔"

"نہیں، جو آدمی سماج کو ٹھکرا کر زندہ رہ سکتا ہے اس کے لیے یہ اصول بالکل ٹھیک ہے۔ مگر ساری دنیا تو اس قابل نہیں۔ مجھے جانے

تو۔ میں امیر ریج گپت کا نوکر ہوں۔ اُن کا حکم ہی میری خواہش ہے۔ مگر میری ایک الگ شخصیت ہے مگر وہ شخصیت کس کام کی؟ میں محتاج ہوں۔ کبھی مخالفت کی آگ میرے دل میں بھی بھڑک اٹھتی ہے۔ اُس وقت اس آگ کو ظاہر کر کے مصیبت پیدا کرنی مناسب ہے، یا اُس آگ کو دبا کر اپنا فرض نبھانا ٹھیک ہوگا۔ جواب اس کا ظاہر ہے۔"

مرتنجیہ نے کہا "بیٹا شوتیانک! تمہاری یہ مخالفت نامناسب ہے، اور اس لیے اسے پوشیدہ رکھنا ہی ٹھیک ہوگا۔"

یشودھرا نے آہستہ سے کہا "تمہارا غصہ، مناسب ہے، آریہ شوتیانک! مجھے تمہاری حالت پر افسوس ہے۔" شوتیانک نے یشودھرا کی آنکھوں میں پریم اور ہمدردی کی ایک جھلک دیکھی۔

○

۱۶

بعض آدمیوں میں ایک خاص قسم کی کشش ہوتی ہے۔ وہ دوسرے آدمی کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر اُس پر غالب آجاتے ہیں۔ چترلیکھا کی شخصیت بھی ایسی ہی مسحور کن تھی۔ لیکن وہ اپنی اس قوت سے بے خبر تھی۔ مگر کمارگری باوجود اپنی ریاضت اور زہد کے جذبات پر قابو نہ پاسکا اور وہ بے اختیار چترلیکھا کی طرف کھنچتا چلا گیا۔

کمارگری کی جھونپڑی میں اُس کا اور چترلیکھا کا ساتھ ہوا۔ وہ چترلیکھا سے دور ہٹنا چاہتا مگر وہ ہمیشہ اپنے آپ کو اُس کے نزدیک ہی دیکھتا۔ اس پر اُسے تعجب ہوتا۔ چترلیکھا کمارگری کے ساتھ اسی کی جھونپڑی میں رہنے لگی۔ جس وقت کمارگری سمادھی لگا کر بیٹھتا، چترلیکھا جھونپڑی میں آ

جاتی اور گھر کی عورت کی طرح جھونپڑی کی دیکھ بھال کرتی۔ مگر کمارگری کی توجہ سمادھی میں نہ لگتی، اُس کی آنکھیں کھل جاتی تھیں اور وہ ایک لمحے کے لیے چترلیکھا کو ضرور دیکھ لیتا تھا۔ وہ دوسرے ہی لمحے وُہ اپنی آنکھیں پھر بند کر لیتا اور کوشش کرتا کہ اپنی توجہ سمادھی میں لگا سکے مگر یہ ناممکن تھا۔

اور چترلیکھا! وہ کمارگری کی جھونپڑی میں گئی تھی اُس سے محبت کرنے ——— مگر وہاں پہنچ کر اُس کا دِل بدل گیا۔ اب وُہ ریاضت کرنا چاہتی تھی ——— وُہ کمارگری کی راہ میں رکاوٹ نہ بننا چاہتی تھی۔

اُس دن دِیا جل چکا تھا، اور دوپہر رات بیت چکی تھی۔ کمارگری کی سمادھی کا وقت آ گیا تھا اور وہ اپنے آسن پر بیٹھ چکا تھا۔ کمارگری نے اپنی آنکھیں بند کیں مگر وہ اس طرف توجہ نہ لگا سکا۔ چترلیکھا نے جب دیکھا کہ کمارگری نے اپنی سمادھی لگا لی تو وہ جھونپڑی میں آ گئی اور اپنے آسن پر بیٹھ گئی۔

چترلیکھا کے پاؤں کی آہٹ سنتے ہی کمارگری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اُس نے آہستہ سے کہا "دیوی چترلیکھا!" چترلیکھا چونک اُٹھی۔ اُس کے خیال میں کمارگری نے اپنی سمادھی لگا لی تھی۔ اُس نے اُٹھتے ہوئے کہا "معاف کیجئے گا گرودیو! مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں آپ کی سمادھی سے

پہلے ہی اندر چلی آئی ——— میں جاتی ہوں تاکہ میں آپ کی سمادھی میں مخل نہ ہوؤں۔"

کمارگری مسکرائے "جانے کی کوئی ضرورت نہیں، تم یہاں ہی بیٹھو۔ آج ابھی سمادھی نہ لگاؤں گا، تم سے کچھ بات چیت کروں گا۔"

چتر لیکھا بیٹھ گئی۔

"چتر لیکھا! میں سوچ رہا تھا کہ کیا دھرم کا راستہ اور عمل کا راستہ دونوں ایک ساتھ ہی نہیں اپنائے جا سکتے ہیں؟"

"میں نہیں سمجھی۔"

"تم جس دن آئی تھیں اس دن تم نے کہا تھا کہ مجھ سے پریم کرتی ہو۔"

"ہاں ——— اور میں نے سچ کہا تھا۔"

"اور پریم کا کیا مطلب ہے؟"

"پریم کا مطلب ہے دو روحوں میں رشتہ قائم کرنا۔"

کمارگری تھوڑی دیر تک خاموش رہے "تو اس کے معنی ہوئے کہ پریم صرف دو روحوں میں ہی ہو سکتا ہے۔ دو انسانوں میں ہی ہو سکتا ہے۔ انسان اور برہم (خالق) میں پریم نہیں ہو سکتا؟"

"آپ کے کہنے کے مطابق روح اپنے خالق کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس کے مطابق تو برہم سے بھی پریم ہو سکتا ہے۔" چتر لیکھا نے جواب دیا

"آج میں نے ایک نئی بات سوچی ہے چترلیکھا! بیراگ، آدمی کے لیے ناممکن ہے کیونکہ اس کی کوئی شکل نہیں۔ بیراگی کی منزل ہے خلا —— کچھ نہیں۔ ایسی حالت میں جب کوئی کہتا ہے کہ وہ بیراگی ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔ کیونکہ اس وقت وہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ دنیا سے بے نیاز ہے مگر اس کے ساتھ ہی کوئی اور اس کی خواہشات کا مرکز ہے اور وہ مرکز ہے برہم یعنی خالق۔ زندگی کا مقصد تعمیر ہے تخریب نہیں۔ انسان کا فرض عمل ہے بیراگ نہیں۔ خالق سے عشق کرنے کا مطلب ہے باقی ساری دنیا سے بے نیاز ہو جانا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تارک الدنیا کہلانے والا اصل میں بیراگی نہیں کیونکہ اس کا پریم ایشور سے ہے۔ اس بات کی خاص اہمیت نہیں۔ دوسری بات زیادہ اہم ہے۔ کیا دنیا سے بیراگ اور برہم سے پریم ایک ہی چیز ہے؟"

چترلیکھا کمارگری کی ان باتوں کو سن کر گھبرا گئی۔ وہ کمارگری کے دل کی تبدیلی کو جانتی تھی۔ وہ شاید کمارگری کو کمارگری سے زیادہ سمجھتی تھی۔ اس نے کہا، "مہاراج! میں اس کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ میں گرودیو سے عرفان حاصل کرنے آئی ہوں۔ زندگی کا مقصد حاصل کرنے آئی ہوں، برہم کو جاننے کے لیے آئی ہوں۔"

کمارگری کا سر جھک گیا۔ اس کی ریاضت نے اس کے گناہ گار دل

کے ہیجان کو دبا دیا۔ یہ ٹھیک کہتی ہو دیوی چترلیکھا۔ عرفان بحث سے حاصل نہیں ہوتا، صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہ سوال میرے اندر کیوں اُٹھ کھڑا ہوا میں خود نہیں جانتا۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ سوال مجھے پریشان کیے جا رہا ہے۔ اس کا جواب دینا ہی پڑے گا کہ کیا دنیا سے بے نیاز ہو کر ایشور سے پریم کیا جا سکتا ہے! جب تک اس سوال کا جواب نہ دے لوں گا مجھے تسکین نہ آئے گی۔"

چترلیکھا نے اپنے آپ کو ٹٹولا۔ اُس نے اپنے آپ میں ایک عجیب سی تبدیلی محسوس کی۔ وہ آئی تھی کمارگری سے پریم کرنے ——— لیکن اب اس نے محسوس کیا کہ وہ کمارگری سے پریم نہیں کر سکتی۔ نہ اُس کی پوجا کر سکتی ہے اور نہ اُس سے کچھ سیکھ سکتی ہے۔ شہر کے ہنگامے سے گھبرا کر، ویرانے کی خاموشی اور سکون میں اُس نے سکھ دیکھا۔ آرام و آسائش سے وہ اکتا گئی تھی۔ بہت زیادہ مسرت اُس کے لیے تکلیف دہ ہو گئی تھی۔ کمارگری کی جھونپڑی کے پُرسکون ماحول میں اس نے تسکین محسوس کی۔

کمارگری کچھ دیر تک سوچتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے پھر کہا، "دیوی چترلیکھا! میں تمہیں ابھی تک نہیں سمجھ سکا ہوں ——— مگر میرا دل یہ کہتا ہے کہ میرا اور تمہارا ساتھ بہت پرانا ہے۔"

کمارگری کے پاس آنے سے پہلے چترلیکھا نے بھی یہی سوچا تھا۔ "ممکن ہے گرو دیو! مگر پچھلے جنم کی تصویر اتنی دھندلی ہے کہ میں اُسے دیکھ نہیں سکتی۔"

کمارگری ہنس پڑے "ممکن ہے میرا خیال غلط ہو۔ مگر دیوی چترلیکھا! ایک بات ٹھیک ٹھیک بتلاؤ۔ تم میں کشش ہے۔ یہ کشش تم نے کہاں سے حاصل کی؟"

چترلیکھا کا چہرہ لال ہوگیا۔ آج برسوں بعد اسے حجاب محسوس ہوا۔ اُس کا سر شرم سے جھک گیا۔ "گرو دیو! میں نہ جانتی تھی کہ مجھ میں کشش ہے۔"

کمارگری اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُٹھ کر وہ ٹہلنے لگے۔ انہوں نے کہا، "آج سمادھی میں جی نہیں لگتا — خلا کو اپنی توجہ کا مرکز بنانا کتنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ یہ کیوں؟" اس بار کمارگری کی آواز تیز ہوگئی "خلا کی پرستش آج کیوں مشکل معلوم ہوتی ہے — دل کہہ رہا ہے۔ "جسم اور مادہ!" اُس وقت تک کمارگری چترلیکھا کے پاس آگئے تھے وہ رک گئے۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں چترلیکھا پر گاڑ دیں "رقاصہ! میں نے آج تک خلا کی پرستش کی ہے، اب مادے کو اپنانے کی خواہش ہو رہی ہے۔ بجیس! میں ایک تجربہ کرنے جا رہا ہوں —

اُس تجربے میں تمہیں میری مدد کرنی پڑے گی۔ اُٹھو!"

چترلیکھا کانپ اُٹھی۔ اُس نے جوگی کے چہرے پر ایک سایہ سا دیکھا۔ جوگی کا خوبصورت چہرہ بدنما ہو گیا تھا۔ اپنی ہی پیدا کی ہوئی آگ کے شعلوں کو دیکھ کر وہ ڈر گئی۔ وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اُسے اپنی ساری طاقت سلب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی۔

کمارگری نے چترلیکھا کا ہاتھ پکڑ لیا —— چترلیکھا سر سے پاؤں تک کانپ اُٹھی۔ اُسے ایسا معلوم ہوا جیسے اس کی کلائیوں میں جلتے ہوئے لوہے کی چوڑیاں پہنائی جا رہی ہوں۔ جوگی کا سارا جسم جل رہا تھا۔

"مادے کو اپنانے کا تجربہ کر رہا ہوں رقاصہ! اس مادے کی خواہش کو تم نے میرے دل میں پیدا کیا، اس لیے تمہیں اس تجربے میں میرا ساتھ دینا پڑے گا —— سمجھیں!"

چترلیکھا سب کچھ سمجھتی تھی —— اسی لیے وہ وہاں آئی بھی تھی۔ مگر اُس نے جس چیز کا تصور کیا تھا وہ اسے نہ ملی۔ وہ پہاڑوں کی ہوا سے کھیلنے آئی تھی، آتش فشاں میں جلنے نہ آئی تھی۔ اس نے کہا "گرودیو!"

کمارگری نے چترلیکھا کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں باندھ لیا، اُس کے ہونٹ چترلیکھا کے ہونٹوں سے مل گئے، اس نے کہا "رقاصہ! میں تم سے پریم کرتا ہوں!"

چترلیکھا کمار گپری کے گرم سانس میں جل رہی تھی۔ اس نے ہمّت کی، زور لگا کر اُس نے اپنا منہ کمار گپری کے منہ سے ہٹا لیا "گرو دیو! آپ اپنے راستے سے ہٹ رہے ہیں ــــــ آپ اپنی ریاضت سے منہ موڑ رہے ہیں!" کمار گپری کے ہاتھوں کی گرفت چھوٹ گئی، وہ چونک کر پیچھے ہٹ گئے۔ اُن کا پاگل پن غائب ہو گیا۔ اُن کا منہ زرد پڑ گیا۔ "ارے میں کیا کر رہا تھا؟" کمار گپری اُٹھے "مجھے معاف کرنا دیوی!" کمار گپری تیزی سے باہر چلے گئے۔

چترلیکھا وہاں ہی بیٹھ گئی۔ جو کچھ ہوا تھا وہ اُس پر سوچنے لگی۔ وہ کمار گپری کے پاس آئی تھی ــــ اور اب وہ کمار گپری کے پاس سے جانا چاہتی تھی۔ چترلیکھا زمین پر لیٹ گئی اور سسک سسک کر رونے لگی۔ اُس نے بُرا کیا ــــــ خود بھی گری اور دوسرے کو بھی گرایا۔ یہ ہی سوچتے سوچتے وہ سو گئی۔

کمار گپری جھونپڑی سے باہر نکل کر کھلے میدان میں گھومنے لگے۔ کچھ دیر پہلے اُن کا جسم جل رہا تھا، اب اُن کے ذہن میں آگ لگ گئی تھی۔ پہلی جلن میں لذت تھی۔ دوسری میں تکلیف تھی۔ اپنے مقام اور اپنی ریاضت سے وہ گر گئے تھے۔ اپنی کمزوری پر فتح حاصل کرنا اُن کا فرض تھا۔

سامنے گہرا اندھیرا تھا ــــ پیچھے پاٹلی پتر کے دیے ٹمٹما رہے تھے

کمار گِری کے قدم اندھیرے کی طرف اُٹھ گئے "نہیں، میرے لیے اپنے کو روکنا اب ناممکن ہے۔" اُس وقت وہ اپنی جھونپڑی سے کافی دور نِکل گئے تھے۔ یکایک اُن کے اندر سے کسی نے کہا "کیا تم بُزدِل نہیں ہو؟"

اُنہوں نے پوچھا "کیوں؟"

جواب ملا "تم کہاں جا رہے ہو؟ اپنی کمزوری پر فتح حاصل کرنا ہی سب سے بڑی ریاضت ہے۔ جب تک تم اپنے آپ کو نہیں جیت لیتے تب تک تم نامکمل ہو، چترلیکھا اسی لیے تو تمہارے پاس آئی ہے کہ تم اپنے اوپر فتح پاؤ۔ کیا تم چترلیکھا سے ڈرتے ہو؟ چترلیکھا تو تمہیں گرنے پر نہیں اُکساتی۔ تم اپنے آپ سے ہی ڈرتے ہو۔ کمزوری تمہارے اندر ہی ہے، اُسے دور کرو اور ریاضت تمہارے پاس ہی ہے، تم جاتے کہاں ہو؟"

کمار گِری رُک گئے۔ "تو پھر ایسا ہی سہی" انہوں نے دھیرے سے کہا، اور وُہ اپنی جھونپڑی کی طرف لَوٹ گئے۔ جس وقت وہ جھونپڑی میں داخل ہوئے اُس وقت چترلیکھا سو گئی تھی، اس کے رخساروں پر گرے ہوئے آنسو سُوکھ گئے تھے، مگر جہاں جہاں آنسوؤں کی دھار بہی تھی، وہاں لکیر سی پڑ گئی تھی۔ کمار گِری چترلیکھا کے سرہانے کھڑے ہو گئے، وُہ اس کے منہ کی طرف کچھ دیر تک دیکھتے رہے۔ وُہ اس پر جُھکے —— اُس وقت انہوں نے

چتر لیکھا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھی، اپنے ہونٹوں کو چتر لیکھا کے ہونٹوں سے ملا دیا، مگر چھوتے ہی وہ چونک کر پیچھے ہٹ گئے۔ چتر لیکھا کے ہونٹ کتنے ٹھنڈے تھے، کتنے بے جان تھے۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے آسن پر بیٹھ گئے۔ انھوں نے سمادھی لگانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی توجہ ادھر نہ لگا سکے۔ اس کے بعد وہ لیٹ گئے اور مستقبل میں اپنے آپ کو جیتنے کا تہیہ کر کے سو گئے۔

○

۱۷

دوسرے دن جب چترلیکھا اُٹھی تو اُس نے دیکھا کہ معمول کے مطابق کمارگری سو رہے تھے۔ وہ باہر آئی۔ اس کے سر میں شدید درد تھا اور سارا جسم جل رہا تھا۔ رات بھر اس نے بُرے بُرے خواب دیکھے تھے۔ اُس کا دِل بُری طرح دھڑک رہا تھا۔

اُس وقت سُورج نکل رہا تھا۔ پرندوں کے چہچہانے سے سارا ماحول گونج اُٹھا تھا۔ چترلیکھا باہر آکر کھڑی ہوگئی۔ وشال دیو ایک درخت کے نیچے پُوجا میں مصروف تھا۔ چترلیکھا سوچنے لگی۔ کمارگری کے پاس رہنا اس کے لیے مناسب ہے یا نہیں۔ وہ یہی گتھی سلجھا رہی تھی۔ مگر اب وہ جا کہاں سکتی تھی؟ اب وہ کیا منہ لے کر بیج گپت کے پاس جائے گی؟ اور کیا

بیج گپت اُسے قبول بھی کرے گا؟ ان سوالوں کا جواب دینے سے وُہ قاصر تھی۔ چترلیکھا وِشال دیو کے پاس پہنچی۔ وِشال دیو نے اس وقت اپنی آنکھیں کھولیں۔ چترلیکھا کو اپنے نزدیک دیکھ کر اُس نے پرنام کرتے ہوئے کہا، "دیوی نمسکار!"

چترلیکھا کے دماغ میں یکایک ایک خیال اُٹھا "نمسکار" اتنا کہہ کر وُہ وہاں رُک گئی۔ چترلیکھا کو اپنے پاس آتے دیکھ کر وِشال دیو کو تعجب ہوا۔ اُس نے پوچھا، "کیا دیوی کو مجھ سے کچھ کہنا ہے؟"

"ہاں!" چترلیکھا نے کہا "اور جو کچھ کہنا ہے وہ بڑی اہم اور ضروری بات ہے۔ مگر بات کہنے سے پہلے میں تم سے وعدہ لینا چاہتی ہوں۔ اگر تم وعدہ کرو تو میں بات کہہ سکتی ہوں۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں۔"

"تو سنو وِشال دیو! میں سمجھتی ہوں کہ میں نے یہاں آکر غلطی کی۔ میں روحانی بلندیوں پر پہنچنے آئی تھی۔ مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ میں عظمت حاصل کرنے کی بجائے پاتال کی تاریکیوں میں گر رہی ہوں۔"

وِشال دیو مُسکرایا "میں سمجھ رہا ہوں۔"

وِشال دیو کی مسکراہٹ میں چھپی ہوئی طنز کو چترلیکھا نے اچھی طرح دیکھ لیا، وہ تلملا اُٹھی، "تم ہنستے ہو کیونکہ تمہیں میری بات پہ یقین نہیں۔ ٹھیک ہے

تم نے اس رات کمارگری کو میرے ساتھ دیکھا تھا۔ جس کام کے لیے میں یہاں چتر لیکھا
آئی تھی وہ نہیں کر سکتی۔ یہاں آکر جب میں نے اپنا جائزہ لیا تو مجھے معلوم
ہوا کہ میں نے بھول کی ہے۔ میں نے یہاں آکر اپنے آپ کو گرایا ہے
زیادہ گرنے کے لیے میں تیار نہیں۔ ساتھ ہی میں کمارگری کو بھی گرا رہی
ہوں، اور یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ بولو! اس گناہ سے چھٹکارا پانے
کے لیے تم میری مدد کر سکتے ہو؟"

"میں تیار ہوں دیوی۔"

"وشال دیو، تم امیر بیج گپت کا محل جانتے ہو؟"

"ہاں"

"وہاں شویتانک نام کا ایک نوجوان ہے۔ اُس سے جا کر کہو میں
اُس سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"بہت اچھا دیوی۔"

اُسی وقت کمارگری جھونپڑی سے باہر نکلے۔ ان کو دیکھتے ہی بات
چیت بند ہو گئی۔ کمارگری مجرم کی طرح سر کو جھکائے ہوئے ان کے
پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر تک تینوں خاموش رہے۔ خاموشی
توڑتے ہوئے کمارگری نے کہا، "آج میں بڑی دیر تک سوتا رہا۔" وہ
مسکرا رہے تھے۔ "مجھے اس کا دکھ ہے۔" اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گئے۔

وِشال دیو نے کمار گری کے چہرے پر ایک عجیب سی تبدیلی دیکھی۔ یہ تبدیلی دیکھ کر وہ حیران رہ گیا اور چترلیکھا کی طرف دیکھنے لگا۔ "دیوی! گرودیو آج کچھ بیمار دکھائی دیتے ہیں۔"

"ہاں گرودیو بیمار ہیں اور ان کی بیماری کا باعث میری یہاں موجودگی ہے۔ وِشال دیو، تمہیں میری مدد کرنی ہو گی، میرے لیے نہیں اپنے گرودیو کے لیے۔"

"میں کروں گا —— آج ہی میں بیج گپت کے گھر جاؤں گا۔"

کمار گری جھونپڑی سے دُور چلے گئے۔ وہ دن بھر نہیں لوٹے۔

وِشال دیو نے شام کے وقت پاٹلی پتر سے آ کر چترلیکھا سے کہا: "دیوی! امیر بیج گپت تیرتھ یاترا کرنے بنارس گئے ہیں۔"

چترلیکھا یہ سنتے ہی پھیکی پڑ گئی۔ وِشال دیو کی طرف دیکھ کر اُس نے کہا، "وِشال دیو! اب کیا کیا جائے؟"

"دیوی! میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔"

"تمہاری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا اور میری سمجھ میں بھی کچھ نہیں آ رہا۔ ایشور کی یہی مرضی ہے۔" وہ رک گئی۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموش کھڑی رہی۔ اُس کی آنکھیں اس وقت خلا میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔ "ایشور کی یہی مرضی ہے، شاید یہ اپنے پاپوں کا پھل ہے۔ ایک سہارا تھا، اس کو چھوڑ دیا ہے۔

بیج گپت کو میں نے چھوڑ دیا ہے، کیوں؟ میں گیان حاصل کرنے آئی تھی ——— کیا یہ ہی گیان ہے؟ بھگوان مجھے سکھا رہا ہے۔ پھر یہ سب کیوں؟ وشال دیو! تم کچھ نہیں کر سکتے، گرو دیو کچھ نہیں کر سکتے، میں کچھ نہیں کر سکتی اور شاید بھگوان بھی کچھ نہیں کر سکتے! جو ہونا ہے، وہ ہو رہا ہے اور ہو گا!" چترلیکھا کی آنکھیں پاگلوں کی طرح چمکنے لگیں ——— اُس کا پُرسکون چہرہ بگڑ گیا، غصّے میں وہ کانپنے لگی۔

وشال دیو چترلیکھا کے اس رُوپ کو دیکھ کر سہم گیا" دیوی، کیا تم اپنی پچھلی زندگی کو نہیں اپنا سکتیں"!

چترلیکھا ہنس پڑی،" پچھلی زندگی کو نہیں اپنا سکتیں ——— کیسی بات کر رہے ہو؟ میں آگے بڑھ آئی ہوں ——— پیچھے جانے کے لیے نہیں۔ پیچھے جانا بزدلی ہے، قدرت کے قانون کے خلاف ہے۔ دنیا میں کون پیچھے جا سکتا ہے؟ ایک ایک لمحہ آگے بڑھ کر آدمی کو موت کے قریب لے جاتا ہے، اگر آدمی پیچھے ہی جا سکتا تو آدمی موت کو نہ جیت لیتا؟ آگے! آگے! یہ ہی تو قدرت کا قانون ہے۔ سمجھے!" اتنا کہہ کر چترلیکھا وہاں سے چلی گئی۔ وشال دیو اپنے سامنے سے جاتی ہوئی تصویر کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

چترلیکھا آگے بڑھی ——— پھولوں کی کیاری میں بیٹھے ہوئے کمارگیری کو اس نے دیکھا، وہ اس طرف بڑھی۔ کمارگیری چترلیکھا کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے

ہوئے، چترلیکھا نے پوچھا "آج دن بھر گرودیو کُٹیا میں نہیں گئے؟"

"نہیں گیا! ٹھیک کہتی رقاصہ، کُٹیا میں جانا —— اُف بڑا بھیانک ہے!"

"ہاں ہے! پھر اس کا علاج؟"

"علاج؟ صرف ایک علاج ہے رقاصہ، اس علاج کو تم جانتی ہو۔ میں مادے کی پرستش میں یقین کرنے لگ گیا ہوں، مگر بغیر تمہاری مدد کے مادے کی پرستش ناممکن ہے۔"

"مادے کی پرستش دھوکا ہے۔"

"اس کا فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں رقاصہ کہ مادے کی پوجا ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ تم میری شاگرد ہو، تمہارا فرض ہے کہ میرا کہا مانو" اتنا کہہ کر کمار گری تن کر کھڑے ہو گئے۔

اس بار چترلیکھا ڈری نہیں، جھجکی نہیں، اسی سختی کے ساتھ اس نے کہا۔ "جوگی! اپنے آپ کو بھول مت۔ تمہارے سامنے جو عورت کھڑی ہے وہ اتنی کمزور نہیں کہ تم اس پر حکم چلا سکو۔ تم سمجھتے ہو کہ تم نے مجھے مرید کیا ہے، یہ تمہارا وہم ہے، یہاں پر تم اپنے آپ کو ہی دھوکا دے رہے ہو، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جس پر تم حکم چلانا چاہتے ہو، تم نے اپنے کو اس کا خادم بنا لیا ہے؟"

کمار گری سر جھکا کر بیٹھ گئے ، جیسے کسی نے جلتی آگ پر پانی ڈال کر اسے ٹھنڈا کر دیا ہو۔ بیٹھتے ہی انہوں نے لجاجت بھری آواز میں کہا "رقاصہ! میں تم سے پریم کرتا ہوں!"

چترلیکھا ہنس پڑی "میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے پریم کرتے ہو مگر میں تو تم سے پریم نہیں کرتی! کچھ دیر کے لیے میری خواہش تم پر حکمرانی کرنے کی ہوئی تھی، اور میں نے اس کی کوشش کی۔ میں کامیاب بھی ہوئی، مگر اس سے کیا ؛ عورت کی مرد پر قبضہ جمانے کی خواہش پریم کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ قدرت نے عورت کو حکمرانی کے لیے نہیں بنایا۔ عورت محکوم ہونے کے لیے بنائی گئی ہے۔ عورت اپنے سے کمزور آدمی سے پریم نہیں کر سکتی۔ جس آدمی پر اس نے قبضہ جما لیا وہ آدمی اس کے پریم کا حق دار ہو ہی نہیں سکتا۔ عورت کا میدان ہے قربانی، اپنے وجود کو اپنے پریمی کے وجود میں ملا دینا۔ اسی لیے عورت اسی آدمی سے پریم کر سکتی ہے جو اس پر فتح حاصل کر سکے، جو اس پر حکمرانی کر سکے، جوگی کمار گری! آدمی اور عورت میں یہی تو فرق ہے۔ آدمی کی محبت ہے قبضہ جمانا، عورت کی محبت اپنے آپ کو آدمی کے ہاتھ میں سونپ دینا ہے۔ مگر یہاں بات دوسری ہے، یہاں میں حکمران ہوں اور تم محکوم ہو۔ میں نے تم پر قبضہ جما لیا ہے۔ تم اپنا آپ ہار چکے ہو۔ کس منہ سے تم میری محبت چاہتے ہو؟"

جو گی کمار گری خاموشی سے یہ سب سنتا رہا۔ رتنا صنہ نے جو کچھ کہا وہ تلخ ہونے کے علاوہ سچ بھی تھا۔ اس بار اُسے اپنی کمزوری کا احساس ہوا اپنی شکست کے بھیانک روپ کو اس نے دیکھا۔ کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا۔ اس کے بعد وُہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس کے چہرے کی زردی دُور ہو گئی تھی، اس کی آنکھوں کی چمک لوٹ آئی تھی "ٹھیک کہتی ہو میں نے تمہیں اپنی روح سونپ دی ہے، میں تم سے کمزور ثابت ہوا، تمہارے ذریعے ایشور نے میرا غرور توڑ دیا۔ مجھے اپنی کمزوری کا احساس کرا دیا۔ اب آگے کیا کرنا ہوگا، یہ میں طے کر چکا ہوں۔ میں تم پر فتح حاصل کروں گا —— پریم کرنے کے لیے نہیں، صرف تم پر فتح پانے کے لیے، اپنے کو اوپر اُٹھانے کے لیے۔ یقین رکھو، تم مستقبل میں کمار گری کو اتنا کمزور نہ پاؤ گی۔"

چترلیکھا نے سنجیدگی سے کہا "اس کام میں گرو دیو کی مدد کرنا چاہتی ہوں"

"کیسے؟"

"میں گرو دیو کا آشرم چھوڑنا چاہتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ گرو دیو کے راستے پر میں ایک رکاوٹ بن کر کھڑی ہو گئی ہوں۔ میں ایک پاپ کر رہی ہوں۔"

"یہ ناممکن ہے رتنا صنہ، تم میرا آشرم نہیں چھوڑ سکتیں! اگر تم چلی گئیں

تو پھر میں فتح کس پر پاؤں گا، تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا سمجھیں!"

"نہ جو گی، تمہیں میرے اوپر فتح حاصل نہیں کرنا، تمہیں اپنے آپ کو ہی جیتنا ہے۔ جب تک میں یہاں رہوں گی تم اپنے آپ کو جیت نہ سکو گے، یہ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ میرے جانے ہی میں تمہاری بھلائی ہے۔"

کمارگیری کا چہرہ لال ہو گیا "نہیں، میرے ساتھ تمہیں رہنا پڑے گا۔ تم نے مجھے بہت زیادہ کمزور سمجھ رکھا ہے۔ تمہارے جانے سے مجھ میں مخالفت کا جذبہ نہ رہے گا تو پھر میں اپنے اوپر فتح کس طرح حاصل کروں گا؟ اپنے اوپر تجربہ کرنے کا ذریعہ مجھے چاہیے تھا، ایشور نے تمہیں میرے پاس اسی لیے بھیجا تھا۔ میں ناکام رہا، مگر میں ناکامی کے لیے پیدا نہیں ہوا۔ جب تک میں مکمل کامیابی حاصل نہ کروں میں تمہیں جانے نہ دوں گا۔ اتنا یاد رکھنا۔"

"نہ جانے دو گے؟ کیا تم مجھے روک سکتے ہو!"

"نہیں، تمہیں میں روک نہیں سکتا، شاید دنیا کا کوئی بھی آدمی تمہیں نہیں روک سکتا! کمزور طاقتور کو روک سکے ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں صرف تم سے التجا کر سکتا ہوں۔ اتنا تو تم مانو گی کہ تم نے مجھے گرایا ہے۔"

"میں نے تمہیں نہیں گرایا، گرے تو تم خود ہی ہو مگر تمہاری شکست میں میرا ہاتھ ضرور ہے۔"

"ٹھیک ہے، میں نے اپنے کو گرایا ہے اور میں ہی اپنے کو اُٹھا سکوں گا۔ گرانے میں تمہارا ہاتھ تھا تو اُٹھانے میں مدد کرنا کیا تمہارا فرض نہیں ہے۔"

چترلیکھا کا سر جھک گیا، اس نے زمین پر آنکھیں گاڑ دیں "ہاں ٹھیک کہتے ہو۔"

"تو پھر کیا تم میری التجا قبول نہ کرو گی؟ کیا کچھ دن تم میری ریاضت پوری کر لینے کے لیے رُک نہ سکو گی؟"

چترلیکھا تھوڑی دیر تک خاموش رہی، آہستہ سے اُس نے کہا "کتنا عرصہ چاہتے ہو جوگی؟"

"عرصہ! اگر میں جیت گیا تو پھر تمہیں میرے پاس ٹھہرنے میں کیا اعتراض ہوگا؟ اگر میں جیت گیا تو پھر میں سمجھ لوں گا کہ میرا راستہ ٹھیک ہے! اور اس وقت تم بھی مناسب راستہ اپنا سکو گی۔"

"نہیں — میں تمہارے راستے پر نہیں چل سکتی۔ مگر ابھی میں رکوں گی — اگر جانے کی خواہش ہوگی تو پھر بتلاؤں گی، اس وقت تم مجھے روک نہ سکو گے۔"

۱۸

چترلیکھا بیج گپت کی مرضی کے بغیر اُس کی زندگی سے چلی گئی تھی، یشودھرا اُس کی زندگی میں بغیر اُس کی مرضی کے چلی آئی تھی۔ بیج گپت ہنس پڑا۔۔۔ زندگی اُس کے نزدیک ایک معمہ بن گئی تھی۔

بنارس کے ہنگامے میں بیج گپت نے اپنے دل کی ہلچل کو ڈبونا چاہا مگر یہ نہ ہو سکا۔ صرف ہلچل کا روپ بدل گیا۔ تتلیوں کے تماشے کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے سے چترلیکھا کی تصویر ہٹ کر یشودھرا کی تصویر آ گئی۔ دُکھ کی ہلچل سُکھ کی کپکپاہٹ میں بدل گئی تھی۔ بیج گپت اور اُس کے ساتھیوں کو بنارس میں آئے تقریباً ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔

اُس دن شام ہو گئی تھی۔ سب لوگ بیٹھے بنارس کے حُسن پر گفتگو

کر رہے تھے۔ مرتنجیہ نے کہا "میری خواہش ہے کہ میں بنارس میں ہی رہ جاؤں۔ مگر کیا کروں مجبور ہوں۔ ابھی دنیاداری کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں۔" اتنا کہہ کر مرتنجیہ نے معنی خیز نظروں سے بیج گپت کی طرف دیکھا۔

بیج گپت نے مرتنجیہ کی باتوں کا مطلب نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "لگاؤ اور بے رخی، پیار اور نفرت، دنیاداری اور بیراگ میں بہت تھوڑا فرق ہے اور جو ہے وہ بھی نہیں کے برابر ہے۔" اتنا کہہ کر وہ ہنس پڑا "میری بات پر آپ تعجب کریں گے مگر ہے یہ سچ۔"

شوتیانک کو بھی موقعہ ملا۔ مرتنجیہ کی حمایت کرتے ہوئے اُس نے کہا "مالک! سچ کیا ہے؟ کیا کبھی یہ بھی جانا جا سکتا ہے؟ حالات کی مطابقت سے دوسرے نام کو ہی سچ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور حالات ہمیشہ ایک سے نہیں ہوا کرتے۔"

مرتنجیہ مسکرا دیا "بیٹا شوتیانک، تم نے جو کچھ کہا وہ سچ ہوتے ہوئے بھی اِس سوال پر کوئی روشنی نہیں ڈالتا، جو ہمارے سامنے ہے۔ امیر بیج گپت! کیا آپ اپنی بات پر اور زیادہ روشنی ڈال سکیں گے؟"

شوتیانک کا نامناسب جواب بیج گپت کو بُرا لگا، اس نے روکھے سے انداز میں کہا "بات بالکل صاف ہے۔ آدمی کبھی بھی حقیقت میں بیراگی نہیں ہو سکتا۔ بیراگ موت کے ہم معنی ہے۔ عام زبان میں جسے بیراگ کہا

جاتا ہے وہ صرف پیار کا مرکز بدلنے کا دوسرا نام ہے۔ پیار تشنگی ہے۔ بیراگ تسکین ہے۔" بیج گپت کی نظر اچانک ہی یشودھرا کی طرف گھوم گئی یشودھرا کی نظریں بیج گپت کی نظروں سے مل گئیں۔

تھوڑی دیر تک سب خاموش رہے، اُس خاموشی میں سب کے دلوں میں ہلچل موجزن تھی۔ شویتانک نے ایک نامناسب بات کہی تھی۔ بیج گپت کی بات کو کاٹ کر اُس نے غلطی کی تھی۔ شویتانک کو اس کا افسوس تھا۔

یشودھرا نے شویتانک کی طرف دیکھا، شویتانک کا منہ زرد پڑ گیا۔ وہ شویتانک کے دل میں اُٹھ رہے خیالات کو سمجھ گئی، اُس خاموشی کو توڑتے ہوئے یشودھرا نے کہا" امیر بیج گپت! یہاں کب تک ٹھہرنے کا خیال ہے؟"

"ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔ کبھی خواہش ہوتی ہے کہ پاٹلی پتر لوٹ چلوں مگر دوسرے ہی لمحے کچھ دن اور رہنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔" اس بار مرتنجیہ کی طرف دیکھ کر بیج گپت نے کہا" آپ کا کب تک یہاں ٹھہرنے کا خیال ہے؟"

مرتنجیہ نے یشودھرا کی طرف دیکھ کر کہا" میری خواہش کی یہاں کوئی بات نہیں۔ یشودھرا کی مرضی پر میں یہاں آیا ہوں، واپس جانے کا بھی اُسی کی مرضی پر انحصار ہے۔"

بیج گپت نے یشودھرا کو دیکھا، وہ مسکرا رہی تھی۔ یشودھرا کی اُس مسکراہٹ میں ایک عجیب جادو تھا۔ آج پہلی بار بیج گپت نے یشودھرا کے حسن کا اعلیٰ رُوپ دیکھا اور کافی دیر تک دیکھتا ہی رہا۔ اُس وقت یشودھرا بھی ٹکٹکی باندھے بیج گپت کو دیکھ رہی تھی۔ مرتنجیہ اس وقت باہر دیکھنے لگا۔

شوتیانک تڑپ اُٹھا "مالک، کیا آج شہر میں گھومنے کا ارادہ نہیں؟"

بیج گپت چونک اُٹھا، اُس نے جلدی سے اپنی آنکھیں یشودھرا سے ہٹالیں اور یشودھرا نے بھی اپنی آنکھیں دوسری طرف پھیر لیں۔ بیج گپت نے مرتنجیہ سے کہا "آریہ! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

"آج تو طبیعت نہیں۔"

شوتیانک نے یشودھرا سے پوچھا "دیوی یشودھرا، تم چلو گی؟"

یشودھرا ہنس پڑی، "یہاں بیٹھی کیا کروں گی؟"

بیج گپت نے کہا "جانے کی تو میری خواہش بھی نہیں ہے۔"

"تو کیا پھر آپ شوتیانک کو میرے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں گے؟" یشودھرا نے بیج گپت سے پوچھا۔

"ضرور!" بیج گپت کو اپنی مرضی کے خلاف کہنا پڑا۔

یشودھرا شوتیانک کے ساتھ چلی گئی۔

بیج گپت نے مرتنجیہ سے کہا، "آپ تو بنارس میں یگ کرنے آئے

تھے، کیا ارادہ بدل لیا؟"

مرتنجیہ ہنس پڑے "ہاں، کچھ دنوں تک ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ امیر بیج گپت! ایک بات سمجھ میں نہیں آتی، کیا یگ سے قربانی والا حصّہ نہیں نکالا جا سکتا؟"

"کیوں؟" بیج گپت بھی ہنسنے لگا "کیا آپ بدھ بھکشوؤں کی باتوں میں تو نہیں آ گئے؟"

"اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے؟ اتنے خون خرابے سے فائدہ! یہ خون کا کھیل مذہب میں گندگی پیدا کرتا ہے۔ جو کچھ بدھ نے کہا تھا اُس کا بھی ایک مطلب ہے۔"

"اور شاید سچائی بھی ہے!" بیج گپت نے آہستہ سے کہا۔

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے۔ بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا "یہاں دِل نہیں لگتا، اگر شہر میں گھوم آئیں تو کیا اعتراض ہے؟"

"آج کچھ دل نہ تھا، اعتراض کی تو کوئی بات نہیں۔ اگر چلنا ہی چاہتے ہو تو میں تیار ہوں۔"

رتھ دروازے پر کھڑا تھا، دونوں بیٹھ گئے۔

شہر کے ہنگامے سے اُکتا کر مرتنجیہ نے رتھ گنگا کی طرف پھیر دیا جہاں کشتیاں تھیں۔ بیج گپت نے دیکھا کہ شویتانک اور یشودھرا ایک ناؤ میں چڑھ

کو جانے والے ہیں۔ اُس نے پکارا "شوتیانک!"

شوتیانک اُس وقت گنگا کی سطح پر ناچتی ہوئی کشتیوں کو دیکھ رہا تھا، اُس نے بیج گپت کی آواز نہیں سُنی، لیشودھرا نے شوتیانک سے کہا "دیکھو تیا جی کے ساتھ امیر بیج گپت آرہے ہیں!"

شوتیانک نے اپنا سر گھمایا——اس وقت تک رتھ رُک گیا تھا اور بیج گپت و مرتنجیہ رتھ سے اُتر آئے تھے۔ اُس نے بُرا سا مُنہ بنایا اور آہستہ سے کہا "بُرا ہو!" مگر لیشودھرا نے یہ سُن لیا۔ وہ سنجیدہ ہوگئی "شوتیانک! زندگی میں ضبط کی رب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے!"

شوتیانک یہ سنجیدہ آواز سُن کر سہم گیا، پھر بھی اس نے کہا "دیوی! ضبط اور محبت میں دشمنی ہوتی ہے"

اس وقت تک مرتنجیہ اور بیج گپت قریب آگئے تھے۔

شوتیانک کے چہرے پر ابھی تک اسی یاس کے آثار باقی تھے۔ بیج گپت نے اس کے دل کی بات بھانپ لی۔ اُس نے کہا "شوتیانک! تم لوگوں کے چلے جانے کے بعد ہمارا دِل نہیں لگا۔ اس لیے ہم لوگ بھی چلے آئے" دُکھی سی ہنسی ہنستے ہوئے شوتیانک نے کہا "میں نے تو مالک سے پہلے ہی کہا تھا"

سب لوگ کشتی پر بیٹھ گئے اور کشتی گنگا کی دھار پر چھوڑ دی گئی۔ دریا میں

اور بھی بہت سے لوگ کشتیوں کی سیر کر رہے تھے۔ کنارے پر لوگ سیر و تفریح میں مصروف تھے۔ کہیں گانا ہو رہا تھا اور کہیں ہنسی اور قہقہوں کی دھیمی دھیمی اور اونچی اونچی آوازیں آ رہی تھیں۔

یشودھرا نے کہا "شوتیانک! تمہیں بنارس اچھا لگتا ہے یا پاٹلی پتر؟"

شوتیانک نے کچھ دیر تک سوچ کر کہا "مجھے پاٹلی پتر زیادہ اچھا لگتا ہے کیونکہ پاٹلی پتر کا سا آرام یہاں بنارس میں نہیں ہے۔ بنارس تو تعلیم کا مرکز ہے!"

"اور امیر بیج گپت! آپ کو؟"

"مجھے آج کل بنارس اچھا لگتا ہے!"

"یشودھرا نے پوچھا "آج کل کیوں؟"

"دیوی یشودھرا! کسی بھی جگہ کی پسندیدگی کا انحصار حالات پر ہوتا ہے۔ ہم جگہ کو پسند نہیں کرتے، جگہ تو صرف ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ہم پسند کرتے ہیں ماحول کو جس کے ہم عادی ہوتے ہیں۔ ہر ایک انسان کو وہی جگہ پسند ہوتی ہے جہاں اُس کی پیدائش ہوئی ہے، جہاں اُس نے اپنا بچپن گذارا ہے، جہاں اس کے ساتھی رہتے ہیں۔

ایسی حالت میں یہ فطری بات ہے کہ مجھے پاٹلی پتر زیادہ اچھا لگے۔ مگر بات یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ ایک ہی حالت ہمیشہ اچھی نہیں لگتی، انسان

کی فطرت تبدیلی چاہتی ہے۔ اور تبدیلی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم کچھ دنوں کے لیے اپنا ماحول بدل لیں۔ وہ نیا ماحول تب تک اچھا لگتا ہے جب تک ہماری طبیعت اس سے سیر نہیں ہو جاتی۔ میرا دل بنارس سے نہیں بھرا اس لیے مجھے بنارس زیادہ اچھا لگتا ہے۔"

یشودھرا ہنس پڑی "امیریج گپت! آپ کو بحث کرنے کا فن خوب آتا ہے۔ آپ کے دلائل بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔" اس بار اس نے شویتانک سے ہنستے ہوئے کہا "شویتانک! علم بحث کی چیز نہیں ہے، آپ امیریج گپت سے خبردار رہیئے گا۔"

شویتانک نے بھی ہنستے ہوئے کہا "دیوی یشودھرا! میں امیریج گپت کا گرو بھائی ہوں، تو میں گرو رتنامبر سے بھی خبردار رہوں۔"

یشودھرا نے ہچکچاتے ہوئے کہا "یہ میں کیسے کہوں؟"

بیج گپت نے کہا "کیوں نہیں دیوی یشودھرا، یہ بھی کہہ سکتی ہو۔ جو بات ٹھیک سمجھتی ہو اُسے کہنے میں کیا ہچکچاہٹ ہے؟"

"نہیں ہچکچاہٹ کی تو کوئی بات نہیں، آپ کے بارے میں میں سب کچھ کہہ سکتی ہوں کیونکہ میں آپ سے اتنی قریب ہوں کہ مجھے آپ میں اور اپنے میں زیادہ فرق نہیں دکھائی دیتا۔ مگر گرو رتنامبر وہ تو قابلِ احترام ہیں۔"

بیج گپت نے یشودھرا کو دیکھا اور اس کی آنکھیں یشودھرا کی آنکھوں سے مل گئیں۔ دونوں ٹکٹکی باندھے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ یشودھرا کی آنکھوں میں حجاب نہ تھا۔ جھجک نہ تھی۔ بیج گپت کی رگوں میں خون تیزی سے دوڑنے لگا، دل دھڑکنے لگا۔ سارے جسم میں ایک کپکپاہٹ سی دوڑ گئی۔ بیج گپت نے یشودھرا سے اپنی آنکھیں ہٹالیں اور شوتیانک کی طرف گھوم گئیں۔ شوتیانک کی آنکھوں نے کہہ دیا کہ وہ بیج گپت کے احساس کو سمجھ رہا ہے۔ بیج گپت کو اپنے اوپر غصہ آیا اور شوتیانک کے اوپر بھی۔

"شوتیانک!"

"مالک!"

بیج گپت سنبھل گیا "کچھ نہیں —— ارے ہاں ہم لوگوں کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے ہیں؟"

شوتیانک سمجھ گیا کہ بیج گپت اپنے دل کی بات کہہ نہیں سکے۔ اس نے بتایا "آٹھ دن۔"

"تو اب پاٹلی پتر لوٹ چلنا چاہیے۔" اس بار اس نے بہت ہی آہستہ سے کہا "چتر لیکھا کو بھولنا ناممکن ہے —— پاٹلی پتر چلنے کا انتظام کرو۔"

بیج گپت کی اس اچانک تبدیلی سے شوتیانک کو بڑی مسرت ہوئی، اور رحم جذبہ اور

یشودھرا کو حیرت۔ مرتنجیہ نے کہا "کیا امیر بیج گپت کا واقعی واپس چلنے کا ارادہ ہے ؟"

بیج گپت نے سر نیچا کر لیا "آپ مجھے معاف کیجئے گا۔ مجھ میں یہ بڑا نقص ہے کہ میں اپنے خیالات کے ساتھ ہی بہہ جاتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ ایک گھنٹے بعد میں کیا کروں گا۔ اس وقت مجھے پاٹلی پتر کی یاد آگئی ——— بنارس کاٹنے لگا ہے۔ یہاں ایک منٹ بھی رہنا دوبھر ہو گیا ہے۔"

یشودھرا نے پوچھا "تو پھر کب چلنے کا خیال ہے ——— ہم لوگوں کو بھی کچھ انتظام کرنا ہو گا۔ امیر بیج گپت! اپنی ترنگ میں کام کرتے ہوئے دوسرے کی سہولت کا بھی تو دھیان رکھنا آدمی کا فرض ہے۔"

بیج گپت کا چہرہ ندامت سے جھک گیا۔ "ٹھیک کہتی ہو دیوی یشودھرا ——— مجھے معاف کرنا۔ میرے جانے کا انحصار تمہاری سہولت پر ہی ہے، اتنا یقین رکھو۔ جب تم مناسب سمجھو تبھی میں چلوں گا۔"

"نہیں بیج گپت! مجھے کوئی تکلیف نہیں ——— میں نے تو یوں ہی ایک بات کہی تھی۔ آپ کو تکلیف نہ ہو ——— ہم لوگ کل شام تک لوٹ چلنے کا انتظام کر لیں گے۔ کچھ سامان خریدنا ہے، اشوتیانک کے ساتھ میں بازار سے وہ سامان کل لے آؤں گی۔"

۱۹

بیج گپت کو اپنے اوپر تعجب ہوا۔ وہ بنا اپنی مرضی کے یشودھرا کی طرف کھنچتا چلا جا رہا تھا، اور ممکن ہے وہ اُس کے اور بھی قریب چلا جاتا اگر اُس دن شویتانک کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ نے اُسے خبردار نہ کر دیا ہوتا۔

وہ بنارس آیا تھا، اپنے دُکھ کو بھولنے کے لیے۔ اپنے دل میں اُٹھ رہے طوفان کو دبانے کے لیے۔ پاٹلی پتر میں رہ کر، چترلیکھا کے قریب رہ کر، اُس کے دل کا زخم اچھا نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ہی سوچ کر وہ وہاں سے چلا تھا —— بیراگ کا جذبہ اُسے وہاں کھینچ لایا تھا، ایک بنا منزل کے راہی کی طرح وہ گھر سے نکل پڑا تھا۔

"بنا منزل کا راہی؟" بیج گپت کے خیالات کا دھارا بدل گیا۔ "کیا کوئی انسان بنا منزل کے بھی ہو سکتا ہے —— اور منزل کے بغیر ہونا ممکن بھی ہے؟ شاید ہاں!" بیج گپت وسوسے میں پڑ گیا —— اسی وقت ایک دوسرا سوال اس کے سامنے کھڑا ہو گیا "کیا انسان کی کوئی منزل بھی ہے۔ کیا کوئی آدمی بتا سکتا ہے کہ وہ کیا کرنے آیا ہے، کیا کرنا چاہتا ہے، اور کیا کرے گا؟ نہیں یہ تو ممکن نہیں۔ آدمی غلام ہے، حالات سے مجبور ہے، بنا مقصد کے ہے۔ ایک نامعلوم طاقت ہر ایک آدمی کو چلاتی ہے، انسان کی خواہش کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ انسان اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا وہ تو صرف ایک ذریعہ ہے!"

بیج گپت نے کروٹ بدلی۔ وہ سو نہ سکا، آدھی رات بیت چکی تھی چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی، بیج گپت نے پھر سے سوچنا شروع کیا "میں کل پاٹلی پتر جا رہا ہوں! کیوں؟" وہ سوچنے لگا "چترلیکھا سے ملنے کے لیے، چترلیکھا کو اپنے پاس کھینچ لانے کے لیے، اُسے اپنے اوپر اعتماد تھا، وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ضد کرے تو چترلیکھا ضرور آ جائے گی، نہیں چترلیکھا کے پاس اب نہ جاؤں گا، کیوں جاؤں؟ کیا میں نے چترلیکھا کو چھوڑا ہے؟ نہیں، چترلیکھا نے مجھے چھوڑا ہے؟ یہ کیوں؟ شاید یہی ایشور کو منظور ہے۔ اگر مالک کو یہ ہی منظور ہے تو پھر غم کیوں کیا جائے؟

چترلیکھا گئی ــــ جائے۔ میں اپنی زندگی کیوں برباد کروں؟

بیج گپت نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کیا تیاگ اور قربانی سے زندگی برباد ہوتی ہے۔ کیا دُکھ زندگی کا ایک حصہ نہیں ہے؟ کیا ہر ایک آدمی اپنی زندگی میں سُکھ لے کر آتا ہے؟ نہیں۔ دُکھ کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی سُکھ کی۔ تو پھر دُکھ ہی جھیلا جائے ــــ تو پھر قربانی ہی کے راستے کو اپنایا جائے۔ مجھے اپنا فرض ادا کرنا ہے ــــ میرا فرض کیا ہے؟"

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا ــــ اُس نے ایک گلاس ٹھنڈا پانی پیا، اپنا مُنہ دھویا، اس کے بعد وہ لیٹ گیا۔

میرا فرض کیا ہے؟ میں پیدا ہوا ہوں عمل کے لیے۔ میرا کام ہے کہ ایک دنیادار کی طرح زندگی گذاروں، اپنے خاندان کو آگے بڑھاؤں۔ اسی لیے میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں شادی کروں ــــ کیا قدرت کا یہ ہی قانون ہے؟ شاید چترلیکھا میری زندگی سے اسی لیے چلی گئی ہے شادی کروں ــــ ایک بار گھر گرہستی کا تجربہ کروں۔ اور شادی کے لیے ایک قابل امیدوار بھی ہے۔ یشودھرا! حُسن میں چترلیکھا سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ یشودھرا جواہر ہے ــــ ایک پاکیزہ مورتی ہے۔ کیا یشودھرا سے شادی کرنی ہی پڑے گی؟ عورت میں ہونے والی سبھی

خوبیاں یشودھرا میں تھیں، تو پھر یشودھرا ہی سہی۔ مگر کیا یہ ممکن ہے؟ میں ایک بار یشودھرا کو نامنظور کر چکا ہوں۔ کیا منہ لے کر اب مرتنجیہ کو شادی کے لیے کہوں۔ بہت ممکن ہے مرتنجیہ اب یشودھرا کی شادی میرے ساتھ کرنے سے انکار کر دے، بیج گپت ہنس پڑا، نہیں —— یہ ناممکن ہے، میں یشودھرا سے شادی کی بات نہیں سوچ سکتا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ چترلیکھا —— بس چترلیکھا ہی زندگی ہے۔

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے معلوم ہو گیا کہ اب نیند نہیں آسکتی۔ اُس وقت چاند نکل رہا تھا۔ وہ گھر سے باہر نکلا۔ اور گنگا کے کنارے کی طرف چل دیا۔ دِن نکلنے میں ابھی دو پہر اور باقی تھے۔

بیج گپت گنگا کے کنارے پر پہنچا۔ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے —— بیج گپت بھی ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا۔

اس جگہ پر تین آدمی تھے۔ جو آدمی اس وقت بول رہا تھا۔ اس کی عمر تقریباً ستر سال کی تھی۔ وہ بوڑھا تھا، اُس کے چہرے پر جھُریاں پڑی ہوئی تھیں۔ اُس کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سنیاسی ہے۔ باقی دو آدمی عمر میں اس سے بہت چھوٹے تھے۔ اس کی داہنی طرف ایک دُبلا پتلا نوجوان تھا جس کی عمر پچیس برس کی ہوگی۔ وہ منجھلے قد کا تھا۔ اس کے چہرے پر غم و فکر کے آثار تھے۔ سنیاسی کے بائیں طرف ایک موٹا سا ادھیڑ عمر کا آدمی

تھا جس کی عمر تقریباً پچاس برس کی ہو گی۔ اُس کی داڑھی لمبی اور گھنی تھی، اس کے بال پکنے لگے تھے۔

سنیاسی کہہ رہا تھا: "ابھی تمہاری عمر سنیاس لینے کی نہیں ہے، جاؤ باپ کا کہا مانو اور اپنا فرض ادا کرو۔"

نوجوان نے سنیاسی کے پاؤں پکڑ لیے: "میں آپ کی پناہ میں آیا ہوں ——— مجھے سنیاسی کی تعلیم دیجئے۔ اب زندگی سے مجھے کوئی محبت نہیں رہی۔ دنیا میں رہنے کے لیے کوئی مقصد تو ہونا ہی چاہیے جب ایک دفعہ دل اچاٹ ہو گیا تو دنیا میں رہ کر میں اپنی روح کا خون کروں گا۔ مجھے وہاں سکون نہ ملے گا۔ آپ میرے پتا جی سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ دو سال میرے لیے کتنے تکلیف دہ تھے۔"

ادھیڑ عمر کے آدمی نے کہا: "یہ تو ٹھیک ہے، مگر تم میری بات بھی تو نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں کہ تم دوسری شادی کر لو۔ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے! زندگی؟ موت تو ہمیشہ آدمی کے ساتھ لگی ہی رہتی ہے۔ تمہاری کوئی اولاد بھی نہیں۔ ابھی سنیاس لینا نامناسب ہے۔ شادی کر لینے سے زندگی میں تمہاری دلچسپی پھر سے بڑھ جائے گی۔"

سنیاسی نے اس نوجوان سے کہا: "تمہارے پتا جی ٹھیک کہتے ہیں۔ بیٹا، محبت ایک سراب ہے، دھوکا ہے۔ آدمی اور عورت کا تعلق صرف اس

دنیا کا ہی ہے ــــــــ سنسار سے باہر، دونوں کی الگ رہیں ہیں۔ دنیا میں بھی آدمی اور عورت کا ایک جیسا تعلق نہیں ہے۔ محبت تو صرف روح کا رشتہ ہے، وہ رشتہ کوئی زیادہ اہم نہیں ہوتا، وہ ٹوٹ بھی سکتا ہے۔ اس رشتے کے ٹوٹنے پر زندگی کو تکلیف دِہ بنا لینا کوئی عقل مندی کی بات نہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی شادی کرو ــــــ شادی نہ کرنے سے تم اپنے فرض سے منہ موڑ رہے ہو۔"

"یہ کیسے؟"

"سنو! عورت کمزور ہے۔ ہر ایک آدمی کا فرض ہے کہ وہ عورت کا سہارا بنے۔ شادی کرنے سے ہی آدمی عورت کو سہارا دیتا ہے۔ اگر آدمی عورت کو سہارا نہ دے تو عورت کی حالت خراب ہو جائے۔ دوسری طرف آدمی کے سامنے بھی بڑی مشکلات آئیں۔ جس وقت تم دنیا چھوڑ کے سنیاس لینے کی بات سوچتے ہو تو تم بزدلی دکھاتے ہو۔ ایک کمزور کو سہارا دینے کا جو تمہارا فرض ہے اُس سے تم منہ موڑتے ہو۔"

نوجوان نے کہا "مگر مہاراج، میں عیش و آرام کو چھوڑ کر ریاضت کی آگ میں تپنے جا رہا ہوں، یہ تو بزدلی نہیں ہے۔"

سنیاسی ہنس پڑا "تم ریاضت کی آگ میں تپنا چاہتے ہو۔ کیوں؟ صرف اِس لیے کہ تم نے جس سے محبت کی وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا

مگر یہ تمہاری ریاضت فضول ہے —— یہ تو ایک قسم کی خودکشی ہے
ایسی ریاضت سے کوئی فائدہ نہیں، فضول ہی تم اپنی آتما کا خون کرنا
چاہتے ہو۔"

نوجوان نے سنیاسی کے قدموں پر اپنا سر جھکا دیا "جو آپ کہتے
ہیں وہ ہی کروں گا" اس کے بعد وہ نوجوان اپنے باپ کے ساتھ
چلا گیا۔

بیج گپت نے سنیاسی کے آگے سر جھکا دیا۔ سنیاسی نے مسکرا کر
پوچھا "کیا تم بھی سنیاس لینا چاہتے ہو؟"

بیج گپت نے کہا "نہیں، ابھی تو سنیاس لینے کا کوئی خیال نہیں
ہے۔ آپ کی باتوں میں مجھے لطف آیا، اس لیے بیٹھ گیا ہوں۔"

سنیاسی مسکرایا "جو آدمی رات کو اس وقت گنگا کے کنارے آ
سکتا ہے —— اور جو کنگال اور سنیاسی نہیں ہے وہ آدمی ضرور کسی
تکلیف میں مبتلا ہے۔"

"آپ کا اندازہ ٹھیک ہے" بیج گپت نے جواب دیا، میرا دکھ غیر
معمولی ہے، آپ کی باتوں میں میں نے اس دکھ کی ایک جھلک دیکھی،
کیا میں اس سلسلے میں آپ سے اور سوال کر سکتا ہوں۔؟"

"خوشی سے۔"

"آپ نے ابھی کہا تھا کہ نوجوان کے لیے ناکام محبت میں اپنی زندگی قربان کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔ مگر کیا محبت کی ٹیس آدمی کی زندگی کا ایک فطری جذبہ نہیں ہے؟ کیا تکلیف کو دبانا اور اس کے قدرتی روپ کو غیر فطری طریقوں سے بھولنے میں اپنی آتما کا خون نہیں ہوتا؟"

سنیاسی کچھ دیر تک خاموش رہا۔ اس کے بعد اس نے کہنا شروع کیا، "جو کچھ تم کہتے ہو ٹھیک ہے۔ دکھ اپنے آپ ہی وقت کے ساتھ دور ہو جاتا ہے۔ مختلف مزاج کے لوگوں کے دکھ دور ہونے کا وقت بھی مختلف ہوتا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے وقت سے پہلے ہی دور کرنا ضرور غیر قدرتی ہے۔ مگر ہر ایک غیر قدرتی عمل روح کا خون نہیں کرتا ——— یہ یاد رکھنا۔ قدرت کے اصولوں کو ہم نے اتنا زیادہ اپنا لیا ہے کہ وہ اب غیر قدرتی ہو گئے ہیں۔ کپڑوں کا پہننا غیر قدرتی ہے، جو کھانا ہم کھاتے ہیں وہ غیر قدرتی ہے، یہ آرام و آسائش غیر قدرتی ہے۔ قدرت کے اصولوں کے ساتھ پابند کی ہوئی زندگی ایک بوجھ ہے ——— اس زندگی میں ہلچل لانے کے لیے ہی تو آدمی نے یہ کھیل تماشے اور رنارنگ رنگ بنائے ہیں۔ اور اب ہم ان ہی سب کو زندگی کہنے لگے ہیں۔ دکھ کو مختلف طریقوں سے دور کرنا کسی بھی طرح سے روح کا خون نہیں ہے، کیونکہ وہ غیر قدرتی ضرور ہے مگر ساتھ ہی فطری بھی ہے۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ" بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا "آپ نے میرے دماغ سے ایک بوجھ ہٹا دیا ہے۔ آپ کی باتوں سے مجھے اپنا فرض متعین کرنے میں مدد ملے گی۔ اچھا اب اجازت دیجئے" اتنا کہہ کر بیج گپت وہاں سے چلا گیا۔

اُس وقت صبح کی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی، مشرق میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلنے لگی تھی، پرندوں نے اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔ بیج گپت لوٹ آیا —— لوٹ کر وہ سو گیا۔

جس وقت وہ سو کر اُٹھا، دوپہر دن چڑھ آیا تھا۔ شویتانک کے ساتھ یشودھرا ضروری چیزیں خریدنے بازار چلی گئی تھی۔ ضروریات سے فارغ ہو کر بیج گپت مرتنجیہ کے پاس گیا۔ مرتنجیہ نے اُسے دیکھتے ہی کہا، "امیر بیج گپت، آج آپ بہت دیر سے اُٹھے۔ کیا رات اچھی طرح سے نیند نہیں آئی؟"

"ہاں! میں رات بھر سوچتا رہا۔"

"کیا سوچتے رہے؟"

"مستقبل کے بارے میں کچھ سوچتا رہا۔"

مرتنجیہ زیرِ لب مسکرایا، "تمہاری زندگی سے چترلیکھا کے چلے جانے کے بعد مستقبل کے بارے میں سوچنا فطری ہی ہے۔ امیر بیج گپت! کچھ

فیصلہ بھی کیا؟"

مرتنجیہ کی مسکراہٹ میں چھپی ہوئی طنز دیکھ کر بیج گپت تلملا اُٹھا۔ اپنی بات کہتے کہتے وہ رُک گیا۔ "ابھی کچھ فیصلہ نہیں کیا مگر جلد ہی کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچنا ہوگا۔"

"میں جانتا ہوں بیج گپت کہ تمہارا فیصلہ کیا ہوگا۔ میں آدمی کی فطرت کو کچھ کچھ پہچانتا ہوں۔"

بیج گپت نے بات بدلتے ہوئے کہا "آپ نے اپنے نوکروں کو چلنے کے لیے انتظام کرنے کا حکم دے دیا ہوگا؟"

"ہاں، اور تمہارے نوکروں کو بھی شویتانک نے حکم دے دیا ہے۔"

"اچھا کیا۔"

"اسی وقت یشودھرا کی آواز سنائی دی "شویتانک! اگر یہ موتیوں کی مالا پتاجی نے پسند نہ کی تو تمہیں ہی واپس کرنے کے لیے جانا پڑے گا۔ — تمہارے کہنے سے ہی میں نے اسے خریدا ہے۔" یہ کہتے ہوئے یشودھرا اندر داخل ہوئی۔

یشودھرا نے ہنستے ہوئے کہا "ارے بیج گپت! آپ سوتے رہ گئے اور دیکھیے میں کتنی چیزیں لے آئی۔ آپ نے اپنے لیے کچھ نہیں خریدا؟"

بیج گپت نے ہنستے ہوئے کہا "دیوی یشودھرا! مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں؟"

"ضرورت تو مجھے بھی نہ تھی مگر بنارس سے لوٹتے وقت کوئی سوغات تو لے ہی جانی چاہیے تھی۔" اتنا کہہ کر یشودھرا نے اپنا سامان کھولنا شروع کیا۔

"یہ کیسا ہے؟" ایک موتیوں کی مالا یشودھرا نے بیج گپت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی ہے مگر بہت قیمتی بھی ہو گی۔"

"ہاں! میں نے ابھی اس کی قیمت نہیں دی۔ صرف پتا جی کو دکھانے کے لیے لے آئی ہوں۔"

مرتنجیہ نے مالا لے لی۔ "اگر تمہارا دل ہے تو لے لو۔"

یشودھرا نے بہت سی چیزیں دکھلائیں۔ سب ہی پسند کر لی گئیں۔

بیج گپت نے شویتانک کی طرف دیکھا۔ "تم نے کچھ نہیں لیا؟"

"مالک میں نے پوچھا ہی نہ تھا —— اور پھر مجھے کسی چیز کی ضرورت بھی تو نہ تھی۔"

"نہیں تمہیں اپنے لیے ضرور کچھ لینا چاہیے تھا۔ میں بھی چلتا ہوں۔ دیوی یشودھرا! اگر تمہیں زحمت نہ ہو تو پھر سے شہر چل سکتی ہو جہاں اپنے لیے چیزیں پسند کرنے میں تم مدد دے سکو گی۔" بیج گپت نے یشودھرا کی طرف دیکھا۔

"میں چل سکتی ہوں —— مگر کھانے کے بعد۔ ابھی تو بہت تھک گئی ہوں۔"

کھانا کھانے کے بعد بیج گپت نے مرتنجیہ سے پوچھا، "کیا آپ بھی چلیئے گا؟"

"نہیں — مجھ بوڑھے کو شہر کا ہنگامہ اچھا نہیں لگتا۔"

بیج گپت شویتانک اور یشودھرا کو لے کر بازار چلا۔ سب سے پہلے تینوں جوہری کی دکان پر رکے۔ بیج گپت اور شویتانک دونوں نے ہیرے کی انگوٹھیاں خریدیں۔ سامنے ہیروں کا بہت قیمتی ہار تھا، یشودھرا اس طرف دیکھ رہی تھی۔ بیج گپت نے وہ ہار نکلوایا "دیوی یشودھرا! یہ ہار کیسا ہے؟"

"بہت خوب صورت ہے۔ میں نے اسے پہلے نہ دیکھا نہیں تو اس کی جگہ یہ ہی لیتی۔" اتنا کہہ کر اس نے شویتانک سے کہا،

"یہ سب آپ ہی کے کارن ہے۔"

جوہری سے ہار لے کر بیج گپت نے یشودھرا کے گلے میں پہنا دیا،

"دیوی یشودھرا یہ میری طرف سے قبول کرو۔"

بیج گپت کا ہاتھ چھو جانے سے یشودھرا سر سے پاؤں تک کانپ اٹھی۔ ہار اتارتے ہوئے اس نے کہا "امیر بیج گپت! اپنے پتا جی کی اجازت کے بغیر میں یہ ہار نہیں لے سکتی۔"

ہار بیج گپت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا "دیوی! اس ہار کو قبول کرنے میں تمہیں کوئی عذر نہ ہونا چاہیے مگر پھر بھی پتا جی کی اجازت والی بات ٹھیک ہی ہے۔"

۲۰

کمارگری کو چترلیکھا کے رویے پر تعجب ہوا۔ چترلیکھا اُس کے پاس آنے کو اتنی بے تاب تھی۔ وہ چترلیکھا کے پاس نہ گیا تھا بلکہ وہ ہی اس کے پاس کھنچتی چلی آئی تھی۔ پھر چترلیکھا میں تبدیلی کیوں ہو گئی؟

چترلیکھا سے زیادہ کمارگری کو اپنے اوپر تعجب ہو رہا تھا۔ اُس نے چترلیکھا کو اپنے سے دور رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔ پھر اس نے چترلیکھا کو کیوں قبول کر لیا؟ کیا وہ اپنے آپ سے اپنا ہی اعتماد ختم کرنا چاہتا تھا؟ کمارگری جیتنے والا کھلاڑی تھا—— شکست کا احساس اس کے لیے نیا تھا۔ شاید کمارگری کو اپنی کمزوری کا پتہ تھا۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے ہی اس نے چترلیکھا کو قبول کیا تھا، اس نے کوشش کی، وہ ناکام

رہا۔ وہ شکست بھی کتنی بھیانک تھی۔ وہ اپنے سے تو ہار ا ہی، ایک ناچنے والی سے بھی ہار گیا۔ پہلی شکست پہ اُسے ندامت تھی، دوسری شکست پر اُسے غصّہ تھا۔ غصّے نے ندامت کے احساس کو دبا دیا۔ کمارگری کہہ اُٹھا "نہیں چترلیکھا کو قابو کرنا ہی ہو گا۔ مگر کیسے؟"

"چترلیکھا مجھ سے کیوں محبت نہیں کر سکتی؟" کمارگری کے دل میں سوال اُٹھا۔ "شاید اس لیے کہ وہ ایک دوسرے آدمی سے پریم کرتی ہے۔ اگر چترلیکھا بیج گپت کا خیال چھوڑ دے تو شاید، نہیں یقیناً اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے۔ بیج گپت کو چترلیکھا کے راستے سے ہٹانا ہو گا۔"

چترلیکھا کو کمارگری کے پاس آئے ہوئے دو مہینے ہو گئے۔ پچھلا واقعہ ایک مہینے سے بھی زیادہ پرانا ہو گیا۔ اس دَوران میں کمارگری نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا —— ذرا سی بھی کمزوری اس نے ظاہر نہ ہونے دی۔ کچھ دنوں سے اس کی یہ کوشش تھی کہ چترلیکھا کے ساتھ رہتے ہوئے بھی وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھے —— مگر یہ خیال زیادہ دن تک قائم نہ رہ سکا۔ آگ، جو ایک بار جل چکی تھی وہ اب ایندھن مانگ رہی تھی۔ کمارگری اپنے فیصلے پر قائم نہ رہ سکا۔

اس روز رات کے وقت کمارگری نے چترلیکھا کو اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیتے ہوئے کہا "دیوی چترلیکھا! اس عرصے میں مَیں نے اپنے کو اکھا

کی کوشش کی ہے ۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب میری کمزوری دور ہو گئی ہے۔"

"ممکن ہے!" چترلیکھا مُسکرا دی ۔

کمار گری نے اپنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا "میں نے سُنا ہے کہ امیر بیج گپت بنارس کی یاترا کرنے گئے ہیں ——— اُن کے ساتھ مرتنجیہ اور اُن کی لڑکی یشودھرا بھی گئی ہے۔"

"کیا یشودھرا بھی بیج گپت کے ساتھ گئی ہے؟" چترلیکھا چونک اُٹھی

اِس بار کمار گری مُسکرائے "اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ دیوی چترلیکھا! تم نے امیر بیج گپت کو یہ کہہ کر چھوڑا ہے کہ وہ یشودھرا سے شادی کر کے گرہستی کی زندگی گذاریں ۔ تم نے ٹھیک کیا ۔ تو پھر کیا ۔ بیج گپت کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یشودھرا سے شادی کر لیں ؟"

"میں نہیں جانتی! مجھے نہیں معلوم!" چترلیکھا کی آواز تیز ہو گئی "پرماتما کے لیے بیج گپت کے بارے میں آپ مجھ سے کوئی بات نہ کریں۔"

"بیج گپت کے بارے میں کوئی بات نہ کروں؟ کیا اس لیے کہ تم بیج گپت سے پریم کرتی ہو۔ تمہیں یہ برداشت نہیں کہ بیج گپت کسی دوسری عورت سے پریم کرے۔ پھر تم نے بیج گپت کو چھوڑا ہی کیوں تھا؟ تم سمجھتی ہو کہ عورت کو ہی سب کچھ کرنے کا اختیار ہے، آدمی کو نہیں ۔ تم چاہتی ہو

کہ بیج گپت تمہارا خادم بن کر رہے ـــــ مگر یہ ممکن نہیں۔"

کمارگری کی آواز میں طنز تھا، اُس میں بدلہ لینے کی خواہش جھلکتی تھی۔ جس عورت سے وہ ہارا تھا اُسے شکست دینا ہی اُس کا مقصد تھا۔

چترلیکھا غصّے میں کانپنے لگی "میں نے جو کچھ کیا وہ بیج گپت کے بھلے کے لیے کیا۔ میں بیج گپت کو سماج کی نظروں میں گرا رہی تھی، میں نے انہیں چھوڑ کر انہیں اوپر اُٹھانے میں مدد دی۔"

"یہ کیسے مان لوں۔ تم اپنے آپ کو دھوکا دے رہی ہو دیوی چترلیکھا!" کمارگری کی آواز گرم ہو گئی "تم بیج گپت کو دھوکا دے سکتی ہو۔ تم مجھے دھوکا دے سکتی ہو مگر تم اپنے آپ کو دھوکا نہیں دے سکتیں تم نے نفس سے مغلوب ہو کر پاکیزہ محبت کو ٹھکرا دیا تھا ـــــ تم نے مجھ میں کچھ دیکھا اور تم میری طرف جھک گئیں! اس وقت تمہاری خواہشات نے تمہیں حیوان بنا دیا تھا ـــــ تم میں انسانیت نہ رہی تھی۔ تم بیج گپت کی مرضی کے بغیر اُس کی زندگی کو بوجھ بنا کر میرے پاس چلی آئیں ـــــ اور بیج گپت! اُس نے ایک معمولی ناچنے والی پر اپنی گھر گرہستی کی زندگی کو قربان کر دیا۔ یہی نہیں، اس نے اپنی زندگی برباد کر لی ـــــ صرف اس لیے کہ تم سے محبت کرتا تھا۔"

چترلیکھا چلا اُٹھی "بس کرو، بس کرو!"

کمار گری نے اپنی آنکھیں چترلیکھا پر جمادیں —— اس کے بعد وُہ ہنس پڑے "بس، کمزور دل - اتنی سی بات پر تم گھبرا گئیں رقاصہ! —— میں بات پوری کروں گا اور تمھیں سُننی پڑے گی۔ تم نے جو کچھ کیا اس کا بدلہ تمہیں مِل گیا۔ تم سمجھتی ہو بیج گپت تم سے اب بھی پریم کرتا ہے —— تم سمجھتی ہو کہ یہاں سے لوٹنے پر جب تم بیج گپت کے پاس جاؤ گی تو وہ تمہیں قبول کرے گا۔ لیکن تم غلطی پر ہو۔ تمہارے زہر کو دور کرنے والا امرت اُسے مِل گیا۔ تم نے اُسے برباد کرنے میں کوئی کسر بھی نہ اُٹھا رکھی، مگر یشودھرا نے اُسے بچا لیا۔ اور اب بیج گپت یشودھرا کے ساتھ ایک نئی زندگی کا مزا لُوٹ رہا ہے۔"

چترلیکھا کا چہرہ زرد پڑ گیا "کیا تم سچ کہہ رہے ہو جوگی؟ کیا بیج گپت نے یشودھرا کے ساتھ بیاہ رچا لیا؟ نہیں جوگی! یہ ممکن نہیں۔"

"یہ ممکن نہیں!" کمار گری کی آواز میں نشتر کی سی تیز طنز تھی "تمہارا نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر میرے پاس چلا آنا ممکن ہے - اور بیج گپت کا ایک پاک دامن عورت سے شادی کر لینا ممکن نہیں! اُف، تم میں کتنا جھوٹا غرور ہے۔ تمہیں میری بات پر یقین نہیں آتا؟ تو جاؤ، دولھا اور دولہن آج صبح آگئے ہیں انہیں مبارک باد دے آؤ —— جاؤ اپنی آنکھوں سے اپنے پریمی، نہیں اپنے خادم، کو ایک دوسری عورت

کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے دیکھ آؤ۔"

"کیا وہ آ گئے ؟" چترلیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اُس کا جسم کانپ رہا تھا۔ اُس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا۔ اُس نے پاٹلی پتر کی طرف دیکھا" کیا وہ لوٹ آئے ؟ جوگی، تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں ——— تم کہہ دو کہ جو کچھ تم نے کہا تھا وہ جھوٹ ہے۔"

"کہہ دوں کہ جھوٹ ہے ؟ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ سچ کو جھوٹ کہہ دوں ؟ جاؤ تم خود ہی دیکھ آؤ۔"

چترلیکھا بیٹھ گئی "نہیں ! سب ختم ہو گیا، اب نہ جاؤں گی ——— جانے سے فائدہ ؟ میری دولت لٹ گئی۔" چترلیکھا کی آواز میں کرب تھا۔

کمار گری چترلیکھا کے نزدیک کھسک آئے۔" سب ختم ہو گیا ؟ کہیں سب کچھ ختم بھی ہوتا ہے۔ ایک بات کا اختتام دوسری بات کا آغاز ہے ختم کیسے ہو گیا دیوی چترلیکھا ؟" کمار گری کی آواز میٹھی ہو گئی۔" تم جانتی ہو میں تم سے پریم کرتا ہوں۔ اور اگر تم محبت نہیں کر سکتیں تو مجھ سے نفرت بھی نہیں کر سکتیں۔ تم میری زندگی میں آنا چاہتی ہو ——— ابھی تم آ نہیں سکیں صرف بیج گپت کے باعث۔ تم نے اس کی زندگی کو تکلیف دہ بنایا۔ اُس نے بھی تمہیں دُکھی کیا۔ بیج گپت نے اپنی خوشی کا ایک اور ذریعہ ڈھونڈ لیا، تمہیں بھی اور کسی کی تلاش کرنی پڑے گی۔ دیوی چترلیکھا میں تم

سے پریم کرتا ہوں!" کمارگری نے چتر لیکھا کا ہاتھ پکڑ لیا۔

چتر لیکھا نے بنا کسی مزاحمت کے اپنا ہاتھ کمارگری کے ہاتھ میں دے دیا ـــــ اس نے اپنا سر اٹھا کر کمارگری کی آنکھوں سے آنکھیں ملا دیں۔

کمارگری کہتا ہی گیا "پریم، پریم ہی میرا دھرم ہے۔ تم میری زندگی میں آ گئی ہو، تم مجھے محبت کی تعلیم دینے آئی ہو۔ آؤ! ہم تم ایک ہو جائیں۔"

کمارگری کا منہ جھکا ـــــ چتر لیکھا کا منہ کچھ اوپر اٹھا۔ دونوں کے ہونٹ مل گئے ـــــ کافی دیر تک دونوں کے ہونٹ ملے رہے۔

کمارگری پاگلوں کی طرح بکنے لگا "تم مجھے ڈبونے آئی ہو، میں بھی ڈوبنے کو تیار ہوں! چلو کتنا سکھ ہے، کتنی ہلچل ہے! میری معبود، میری زندگی کی مسرت! آج تمہارے جوبن کے اتھاہ ساگر میں ڈوبنے آیا ہوں"

ـــــ کمارگری کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں ـــــ چتر لیکھا کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا۔

چتر لیکھا کہہ اٹھی "تو پھر ایسا ہی ہو!"

○

جب صبح چتر لیکھا کی آنکھ کھلی تو اس کی طبیعت مضمحل تھی۔ بیج گپت

——بیج گپت نے اُسے چھوڑ دیا۔ یہ خیال اس کے لیے ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ اس کی دنیا اندھیر تھی، اُسے رہ رہ کر اپنے اوپر غصّہ آ رہا تھا۔ اس نے بیج گپت کو چھوڑا ہی کیوں تھا۔

اس وقت کمار گری سو رہا تھا —— ضبط کو توڑ دینے والی نفسانی خواہش نے اس کے پُر جلال چہرے کو تھوڑی دیر میں ہی دھندلا دیا تھا۔ چترلیکھا کچھ دیر تک ایک ٹک کمار گری کی طرف دیکھتی رہی —— اس کے بعد وہ یکایک کانپ اُٹھی۔ اُسے وہاں زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی ہمت نہ پڑی، وہ باہر چلی آئی۔ جس آدمی کے ساتھ اس نے ساری رات گذاری تھی اُس کا چہرہ اُسے اتنا بھیانک کیوں نظر آ رہا تھا —— اس پر اُسے حیرت ہوئی۔

وِشال دیو اس وقت عبادت ختم کر رہا تھا۔ چترلیکھا کو دیکھ کر اُس نے نمسکار کیا۔ "دیوی کا چہرہ آج اتنا اُترا ہوا کیوں ہے؟"

"رات بھر میں نے ڈراؤنے خواب دیکھے ہیں!" چترلیکھا مسکرا دی، اُن خوابوں نے میری طبیعت کو پریشان کر دیا ہے۔"

"آج ابھی تک گرو دیو باہر نہیں آئے۔"

"وہ ابھی تک سمادھی میں بیٹھے ہیں۔"

"سمادھی میں بیٹھے ہیں۔" وشال دیو نے حیرت سے کہا۔ "آج پہلی بار

گرودیو نے اپنی زندگی کا معمول توڑا ہے۔"

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے، اس کے بعد وشال دیو نے کہا: "دیوی چترلیکھا کیا میں آپ کے ان خوابوں کے بارے اور کچھ پوچھ سکتا ہوں؟"

"اتنی ہی بات جان لینا کافی ہے کہ وہ میری پچھلی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"پچھلی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں؟" وشال دیو نے کچھ سوچا: "دیوی اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں امیر بیج گپت کا پتہ لگا آؤں ——— ممکن ہے وہ آ گئے ہوں۔"

"وہ آ گئے ہیں، اتنا میں جانتی ہوں۔" چترلیکھا روکھائی سے بولی: "مگر اس سے کیا؟ ان کے آنے یا نہ آنے سے مجھے اب کوئی مطلب نہیں۔"

وشال دیو نے چترلیکھا کو دیکھا: "دیوی! تم بڑی عجیب ہو ——— تمہیں سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ ابھی اس دن تم بیج گپت کے پاس جانا چاہتی تھیں۔"

"چترلیکھا کا چہرہ لال ہو گیا: "ہاں، اس دن میں جانا چاہتی تھی مگر آج نہیں جانا چاہتی۔ تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ میری زندگی کے بارے میں اتنی دلچسپی لینا تمہارے لیے کہاں تک مناسب ہے؟"

وشال دیو کا سر جھک گیا۔ اس نے آہستہ سے کہا "ٹھیک کہتی ہو دیوی مگر تمہاری زندگی میں دلچسپی لینے کا مطلب ہے اپنے گرو کی زندگی میں دلچسپی لینا، اور یہ میرے لیے فطری اور مناسب ہے۔ دیوی چترلیکھا! تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ یہاں تمہاری موجودگی اس جھونپڑی کے سکون اور شانتی کو برباد کر رہی ہے۔ یہ آشرم ایک خاندان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں ہر ایک آدمی کو دوسرے کی مناسب اور نامناسب باتوں میں نکتہ چینی کا ہی نہیں بلکہ دخل اندازی کا بھی اختیار ہے۔"

"میں اسے ماننے پر مجبور نہیں۔"

"نہ سہی۔ پھر بھی میں آج بیج گپت کے یہاں جاؤں گا، صرف اپنے گرو بھائی شویتانک سے ملنے کے لیے۔ دیوی! میں پھر التجا کرتا ہوں کہ تم ایک بار پھر سوچو، تم ہم لوگوں پر رحم کرو۔"

چترلیکھا ہنس پڑی "رحم! کس پر رحم کرنے کو کہہ رہے ہو اور کس سے رحم کی درخواست کرتے ہو وشال دیو؟ تم جلاد سے رحم کی امید کرتے ہو — تم برباد کرنے والے سے تعمیر کروانا چاہتے ہو؟ بھولتے ہو! بھولتے ہو!" اتنا کہہ کر چترلیکھا وہاں سے چلی گئی۔

دوپہر کے وقت وشال دیو شہر سے لوٹ آیا۔ چترلیکھا اس کی منتظر تھی اتنا سب کچھ کہہ چکنے کے بعد — اپنے فیصلے کے بعد بھی، وہ بیج گپت

کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ جس وقت وشال دیو لوٹا اس وقت چترلیکھا جھونپڑی سے باہر درخت کے نیچے لیٹی ہوئی تھی۔ وشال دیو کو دیکھتے ہی وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

وشال دیو سیدھا چترلیکھا کے پاس آئے "دیوی چترلیکھا، میں بتا دوں کہ امیر بیج گپت سے نہیں ملا، میں صرف شوتیانک سے مل کر لَوٹ آیا ہوں۔ میں زیادہ دیر تک وہاں ٹھہرا بھی نہیں۔ کیونکہ شوتیانک امیر مرتنجیہ کے پاس جا رہا تھا —— میں بھی اس کے ساتھ وہاں تک باتیں کرتا ہوا گیا۔ اس کے بعد وہ اندر چلا گیا اور میں لوٹ آیا۔"

چترلیکھا نے پوچھا "شوتیانک نے میرے بارے میں بھی کچھ پوچھا ہوگا؟"

"ہاں۔ تمہاری صحت اور خیریت کے بارے میں وہ مجھ سے پوچھتا رہا۔ وہ جلدی میں تھا نہیں تو وہ یہاں بھی آتا۔ ایک بات اور بتلاؤں —— شاید تمہیں تعجب ہو، شوتیانک یشودھرا سے محبت کرتا ہے —— اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

چترلیکھا چونک اٹھی، "شوتیانک یشودھرا سے شادی کرنا چاہتا ہے؟ میرا تو ایسا خیال تھا کہ بیج گپت سے یشودھرا کی شادی ہو گئی ہے۔"

اس بار وشال دیو کو تعجب ہوا "بیج گپت سے یشودھرا کی شادی

ہو گئی، یہ آپ نے کیسے اندازہ لگا لیا؟ شویتانک نے یہ تو کہا تھا کہ بیج گپت یشودھرا کی طرف مائل ضرور تھا ——— مگر اُسے یقین ہے کہ بیج گپت یشودھرا سے شادی کبھی نہ کرے گا، تمہارے ساتھ بیج گپت کی محبت ختم نہیں ہو سکتی۔"

چترلیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی "شکریہ! وشال دیو، جو بھلا برا میں نے تم سے کہا تھا اُسے معاف کرنا۔ میں آج ہی یہاں سے چلی جاؤں گی اتنا یقین رکھو۔"

چترلیکھا سیدھی جھونپڑی کے اندر چلی گئی۔ وشال دیو چترلیکھا کے اس برتاؤ کو سمجھ نہ سکا ——— وہ بول اٹھا "بڑی عجیب عورت ہے۔"

کمارگری اُس وقت لیٹے ہوئے چترلیکھا کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔ ان کا دل اداس تھا۔ چترلیکھا کو دیکھتے ہی وہ پاگلوں کی طرح یہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھے "ابھی تک تم کہاں تھیں میری رانی۔ آؤ! آؤ!" مگر چترلیکھا کے ساتھ آنکھیں ملاتے ہی اُن کا پاگل پن دُور ہو گیا۔ چترلیکھا کی آنکھیں جل رہی تھیں ——— ان میں نفرت اور غصّہ گھلے ہوئے تھے ——— اس نے تڑپ کر کہا "بیچ گئے! الگ رہو۔"

کمارگری ہٹ گئے، چترلیکھا نے کہا "تم نے مجھے دھوکا دیا———

نفس کے پجاری! تم مجھ سے جھوٹ بولے! تمہاری ریاضت بے کار جائے گی اور تمہیں جنم جنم تک نرگ کی آگ میں جلنا ہو گا۔ میں جاتی ہوں —— اب تم مجھے روک نہ سکو گے۔"

کمار گری نے ہمت کی "میں نے جو کچھ کیا تمہاری محبت میں اندھا ہو کر کیا۔"

"نفس کے کیڑے! تم محبت کیا جانو؟ تم اپنے لیے زندہ ہو —— انا تمہاری زندگی کا مرکز ہے —— تم محبت کرنا کیا جانو۔ محبت قربانی ہے —— اپنی ذات کی قربانی ہے، اپنے آپ کو مٹانا ہے۔ تمہاری تپسیا اور تمہارا علم —— تمہاری ریاضت اور تمہاری عبادت یہ سب دھوکا ہے، سچائی سے کوسوں دور ہے تم اپنی تسکین کے لیے بزدلوں کی طرح دنیاداری کی ذمہ داریوں سے منہ موڑ کر دنیا کو دھوکا دے سکتے ہو —— تم اپنے نفس کی خواہش کے لیے مجھے دھوکا دے سکتے ہو —— اور پھر بھی تم پریم کی دہائی دیتے ہو۔"

یہ جنگ کمار گری کی برداشت سے باہر ہو گئی، وہ کھڑے ہو گئے۔ "جا اور تا صد —— مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔ تم نے مجھے گرایا اور تم مجھے اٹھا بھی رہی ہو۔ تم نے مجھے شکست دی ——

میں نے بھی تمہیں شکست دی۔ تم مجھ سے کیا کہتی ہو؟ پہلے اپنے کو دیکھو۔ اپنے چہرے پر تمہیں گندگی نظر آئے گی —— اتنا میں جانتا ہوں، جاؤ، اپنے ساتھ اپنی نحوست بھی لیتی جاؤ۔" کمار گری غصے سے کانپنے لگا —— وہ باہر نکل گیا۔

(۲۱)

مرتنجیہ کے ہاں سے لوٹ کر شوتیانک نے بیج گپت سے کہا،
"جوگی کمارگری کا چیلا آج مجھے ملا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ دیوی چترلیکھا اچھی طرح سے ہیں اور ان کی صحت بھی اچھی ہے۔"

بیج گپت نے کوئی جواب نہ دیا۔

شوتیانک نے پھر پوچھا "کیا میرے لیے مناسب نہ ہوگا کہ میں مالکن کو جا کر دیکھ آؤں؟"

"نہیں" بیج گپت نے جواب دیا "یہ سب فضول ہے۔"

شوتیانک نے دیکھا کہ چترلیکھا کی باتوں سے بیج گپت کو کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی۔ اُس کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔

بیج گپت کی اُداسی پاٹلی پترآ کر کم نہیں ہوئی۔ اِس کے دِل میں متضاد خواہشات گھر کیے ہوئے تھیں۔ وہ تصویریں اُس کے سامنے تھیں چترلیکھا کے چلے جانے کے بعد اُس کی زندگی سونی ہو گئی تھی ——— اور وہ سوناپن اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔ اس کے روح کے ویرانے میں یشودھرا چلی آئی۔ اب وہ یشودھرا کو اپنانا چاہتا تھا۔ مگر ایک بار وہ یشودھرا کو ٹھکرا چکا تھا ——— اب مرتنجیہ سے شادی کے لیے کہنا اس کی بہت بڑی شکست تھی اور وہ یہ شکست قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔

بیج گپت کے دل میں اس ہلچل کے کارن بیراگ کا جذبہ زور پکڑتا جا رہا تھا۔ اس نے گھر سے باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ شہر کا ہنگامہ اور اس کی رنگینیاں اُسے کاٹنے کو دوڑتی تھیں۔

آج شویتانک نے چترلیکھا کی بات سُنا کر بیج گپت کے دل میں ایک بار پھر طوفان برپا کر دیا تھا۔ وہ اس رات سو نہ سکا۔ چترلیکھا خوش ہے ——— اچھی طرح سے ہے۔ اور بیج گپت دکھی ہے۔ کتنا فرق ہے کتنا دھوکا ہے! پھر شکست ہی سہی، یشودھرا سے شادی کرنا ہی ہوگی دِل کے اس ویرانے کو پھر سے آباد کرنا پڑے گا۔

شویتانک کو بیج گپت کے چہرے اور آواز سے پہلی بار چترلیکھا

سے بیگانگی اور روکھے پن کا احساس ہوا۔ جسے اس نے اس سے پیشتر
کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ وہ بھی اس رات سو نہ سکا۔

صبح ہوئی۔ بیج گپت اس دن بہت خوش تھا۔ اس نے فیصلہ کر
لیا کہ وہ مرتجیہ سے لیشو دھرا کی شادی کے بارے میں بات کرے گا۔
وہ باہر آیا۔ آج بہت عرصے بعد اس کے چہرے پر وہی پہلی سی مسکراہٹ
دکھائی دی۔ وہ ناشتہ کرنے بیٹھا تھا ——— شوتیانک وہاں نہ تھا
اس نے خادم سے شوتیانک کو بلانے کے لیے کہا۔

شوتیانک آیا۔ اس کا چہرہ زرد تھا۔ اس زردی میں کرب اور تکلیف
کے آثار نمایاں تھے۔ بیج گپت نے کہا "شوتیانک! تمہاری طبیعت
ٹھیک نہیں ہے کیا؟"

شوتیانک نے سر جھکا کر جواب دیا "مالک، صحت تو اچھی ہے مگر
ذہنی حالات ٹھیک نہیں۔"

"کیا بات ہے؟"

شوتیانک تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس کے بعد اس نے سر اٹھایا،
"مالک، آپ نے مجھ پر بہت سے احسان کیے ہیں۔ اب آپ ہی میرا
دکھ دور کر سکتے ہیں۔"

بیج گپت ہنسنے لگا "تم جانتے ہو شوتیانک کہ تم مجھے بھائی طرح

عزیز ہو۔ جو کچھ میرے بس میں ہوگا میں تمہارے لیے کرنے کو تیار ہوں۔"

"میں جانتا ہوں اور اسی لیے مالک سے یہ کہنے کی ہمت کر رہا ہوں۔ مالک! میں امیر مرتنجیہ کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟"

بیج گپت چونک اُٹھا۔۔۔۔ اُسے ایسے لگا جیسے ہزاروں بچھوؤں نے اسے ایک ساتھ کاٹ لیا ہو۔ کچھ دیر تک وہ بُت کی طرح شویتانک کی طرف دیکھتا رہا۔ "کیا کہا؟ یشودھرا سے تم شادی کرنا چاہتے ہو۔ اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت ہے؟"

"آپ کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہ ہوگا۔" شویتانک نے ہولے سے کہا۔

"تم جانتے ہو شویتانک کہ مرتنجیہ نے یشودھرا کی شادی میرے ساتھ کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔ اور میں نے چترلیکھا کے باعث اس تجویز کو ٹھکرا دیا تھا۔ تم یہ بھی جانتے ہو کہ چترلیکھا میری زندگی سے نکل گئی ہے اور میں یشودھرا کی طرف مائل ہوں۔"

"جانتا ہوں مالک! لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ مالک کے دل میں یشودھرا سے شادی کی بات اُٹھ سکتی ہے۔"

"نہیں جو کچھ تم کہہ رہے وہ ممکن نہیں۔ آج رات ہی میں نے یشودھرا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔" بیج گپت اُداس ہو گیا۔

اُس کی آواز بھرّا گئی ۔

"تم مجھ سے کیا کرنے کو کہہ رہے ہو شوتیانک ! اتنا دُکھ ، اتنی تکلیف ، اتنی ہلچل کیا میرے لیے کافی نہیں ؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنی زندگی برباد کر دوں ؟ نہیں شوتیانک ! یہ ناممکن ہے ۔ میں لیشودھرا سے شادی کر دوں گا ــــــ اتنا سمجھ لو ۔"

شوتیانک کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے ۔ اس نے بیج گپت کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا ،

"مالک ! میری خطا معاف کریں ۔ میں گناہ گار ہوں ۔ مجھے بخش دیں ۔ میں اپنا مقام بھول گیا تھا ۔ مالک ، آپ کا دِل بہت وسیع ہے ۔ آپ دیوتا ہیں ۔ مجھے معاف کر دو مالک !"

بیج گپت چلّا اُٹھا "مجھے پاگل مت بناؤ شوتیانک ! جاؤ ، یہاں سے چلے جاؤ ۔ میں تمہارے ہاتھ جوڑتا ہوں یہاں سے چلے جاؤ ۔"

شوتیانک آہستہ سے اُٹھ کر چلا گیا ۔

بیج گپت نے سر پیٹ لیا "ہائے رے قسمت ۔" اس کے بعد وہ اچانک ہی بول اُٹھا "نہیں ! نہیں ! شوتیانک ، یہ نہیں ہو سکتا ، میں شادی کر دوں گا ۔ کیا مجھے سکھی رہنے کا حق حاصل نہیں ؟"

بیج گپت اُٹھ کر کھڑا ہو گیا "میں ابھی جاؤں گا ۔ میرے کام میں روڑے

اٹکانے والا کوئی نہیں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یشودھرا سے شادی کروں گا —— اب اس فیصلے کو بدلنا ناممکن ہے۔" بیج گپت نے رتھ منگوایا۔

وہ پھر سوچنے لگا "لیکن شویتانک! شویتانک کو کیا حق ہے کہ وہ یشودھرا سے پریم کرے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ میں اس طرف مائل ہوں؟"

بیج گپت کا سارا جسم جل رہا تھا، اُس کا گلا سوکھ گیا تھا۔ اس نے ایک گلاس ٹھنڈا پانی پیا —— اس کی جلن کچھ کم ہوئی "لیکن اس میں شویتانک کا کیا قصور! اس کا پریم تو بالکل فطری ہے، وہ نوجوان ہے، اس کا بھی دل ہے، خواہشات ہیں۔ اور پھر وہ کیا جانے چترلیکھا سے میرا پریم مر گیا۔"

بیج گپت کے خیال نے پلٹا کھایا "میرا چترلیکھا سے پریم مر گیا؟ یہ کیوں؟ میں کتنا کمزور ہوں۔ میں ایک عورت سے پریم کر کے اب دوسری کے پاس جا رہا ہوں۔ کیا حقیقت میں پریم عارضی ہے!"

بیج گپت تذبذب میں پڑ گیا۔ وہ یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ پریم عارضی ہوتا ہے حالانکہ وہ خود اس چیز کو محسوس کر رہا تھا "نہیں، پریم عارضی نہیں ہے۔ پھر میں یہ سب کیوں کرنے جا رہا ہوں؟ کیا چترلیکھا سے بدلہ لینے کے لیے؟ نہیں!"

رتھ دروازے پر آ گیا۔ بیج گپت یشودھرا کے گھر کی طرف چل دیا پھر بھی اس کی سوچ کا تار ٹوٹا نہیں ——— کیا ضبط کے یہی معنی ہیں ——— کیا دنیا میں خود پرستی ہی سب کچھ ہے؟ تو پھر آدمی اور جانور میں کیا فرق ہوا؟ ہر ایک انسان اپنے لیے زندہ ہے۔ ہر ایک انسان اپنے ہی فائدے کے لیے سب کچھ کرتا ہے۔ پھر مجھ میں اور عام لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ یشودھرا سے شادی کرنے کا کیا انجام ہوگا؟ ایک آدمی کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اور وہ آدمی مجھے بھائی کی طرح پیارا ہے۔ میں خود اپنے اصول سے گر دوں گا۔ اور کیا میں یشودھرا سے پریم بھی کر سکوں گا؟ ابھی میں اداس ہوں ——— اپنے دکھ کو دور کرنے کے لیے میں یشودھرا سے شادی کر رہا ہوں۔ لیکن مستقبل میں؟ نہیں! مجھے کوئی حق نہیں کہ میں شادی کروں۔ مجھے کوئی حق نہیں کہ میں شویتانک کی زندگی تکلیف دہ بناؤں۔ میں نے اپنے راستے کا تعین کر لیا تھا ——— سوچ سمجھ کر۔ اب مجھے کامیابی ہو یا ناکامی۔ سکھ ملے یا دکھ، مجھے اپنے راستے پر ہی رہنا چاہیے۔ صرف اپنی خوشی کے لیے دوسروں کے سکھ میں زہر گھولنا، یہ بزدلی ہے، نہیں کمینہ پن ہے۔ انسان کے حصے میں دکھ اور سکھ دونوں ہی آتے ہیں اور اس کا فرض ہے کہ وہ دونوں ہی بھگتے۔ میں ناانصافی کر رہا ہوں،

دوسروں کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ۔"

رتھ اس وقت مرتنجیہ کے دروازے پر پہنچ چکا تھا۔ بیج گپت نے مرتنجیہ کو اندر اطلاع کروائی۔ مرتنجیہ باہر آئے۔ خیر و عافیت پوچھنے کے بعد مرتنجیہ نے پوچھا "آپ نے آج کس لیے آنے کی تکلیف کی؟"

بیج گپت نے کچھ سوچ کر کہا "میں آپ کے سامنے یشودھرا کی شادی کی تجویز لے کر حاضر ہوا ہوں۔"

مرتنجیہ مسکرادیے "بیج گپت آپ کہیئے۔"

بیج گپت مرتنجیہ کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ گیا ——— وہ بھی مسکرایا "آریہ مرتنجیہ، میں اپنے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اپنے بارے میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ میں یہ تجویز لے کر حاضر ہوا ہوں کہ آپ اپنی لڑکی کی شادی شوتیانک سے کر دیں۔ شوتیانک اچھے گھر کا ہے خوب صورت ہے اور تعلیم یافتہ ہے ——— اس کی اور یشودھرا کی جوڑی بہت اچھی رہے گی۔"

اس تجویز پر مرتنجیہ کو حیرت ہوئی۔ مرتنجیہ کا خیال تھا کہ بیج گپت اپنے لیے کہے گا۔ اس تجویز پر وہ تعجب میں آگئے۔ کچھ دیر خاموش رہ کر انہوں نے کہا "بیج گپت! شوتیانک قابل ہے، مگر شوتیانک غریب باپ کا بیٹا ہے۔ وہ مفلس ہے۔ ایسی حالت میں میں شوتیانک سے اپنی لڑکی

شادی کرنے پر تیار نہیں۔"

اس بار بیج گپت کو تعجب ہوا۔" مگر مہاراج! آپ تو کروڑوں کے مالک ہیں، اور آپ کی تو یشودھرا کے سوا کوئی اولاد بھی نہیں۔"

مرتنجیہ مسکرا دیے، "بیج گپت! میری دولت پر میری لڑکی کو کوئی اختیار نہیں۔ اس کا مالک میرا ہونے والا لڑکا ہوگا۔ امیر، تم خود کیوں نہیں شادی کرتے ہو؟"

"نہیں میں شادی نہ کروں گا۔ کیا شوتیانک سے یشودھرا کی شادی بالکل ناممکن ہے؟"

مرتنجیہ نے آہستہ سے کہا "ہاں بیج گپت! شوتیانک کو قابل اور اچھے گھر کا سمجھتے ہوئے بھی میں یہ شادی اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ کنگال ہے۔"

بیج گپت نے کچھ سوچ کر کہا "آریہ مرتنجیہ! میں شوتیانک کو اپنا متبنیٰ بنا رہا ہوں۔ اس طرح سے وہ میری ساری جائداد کا مالک ہو گا۔ ایسی حالت میں تو آپ کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیے۔"

"نہیں بیج گپت، یہ ناممکن ہے۔ تمہاری ابھی عمر ہی کیا ہے؟ بہت ممکن ہے تم آگے چل کر شادی کر لو، تب تمہارا لڑکا ہی تمہارا وارث ہوگا۔"

آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ حالانکہ میں اس وقت شادی نہیں کرنا چاہتا، مگر آدمی کا کیا بھروسہ مگر میں چاہتا ہوں کہ شویتانک اور یشودھرا کی شادی ہو جائے، اس شادی میں دونوں سکھی ہوں گے۔ اس کے لیے میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہوں۔ آریہ! میں اپنی ساری جائداد شویتانک کو دان کر دوں گا۔"

مرتنجیہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ آسمان سے نیچے گر پڑا ہو۔ "تم نہیں جانتے بیج گپت کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"آپ میری فکر نہ کریں۔ میں نے آپ کے سامنے کہہ دیا ہے کہ میں اپنی ساری جائداد شویتانک کو دان کر دوں گا۔ آپ اس کے گواہ ہیں۔ رہی میری عمر کی بات، اس میں راج دربار کی اجازت درکار ہو گی۔ اس کا بھی میں مہاراج سے آج ہی مکمل انتظام کر دوں گا۔ اب تو آپ کو کوئی ہچکچاہٹ نہ ہونی چاہیے۔"

مرتنجیہ نے بیج گپت آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ "میں ایک بار تمہیں موقعہ دیتا ہوں۔ اپنی تجویز منظور کر لینے کے بعد تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے۔"

بیج گپت نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "آریہ مرتنجیہ! میں جو کچھ کہہ چکا ہوں کر دوں گا — بات سے پھرنا میں نہیں جانتا۔"

"تو پھر تمہاری تجویز مجھے منظور ہے۔" مرتنجیہ کی آواز کانپ رہی تھی۔

بیج گپت اُٹھ کھڑا ہوا "میں جاتا ہوں۔ کاغذات پر لکھا پڑھی اور راج دربار میں عہدے کا انتظام آج ہی ہو جائے گا ـــــــ تاخیر کی کوئی ضرورت نہیں۔ شادی کی تاریخ آپ مقرر کر لیں۔"

مرتنجیہ نے اُٹھتے ہوئے کہا "بیج گپت! میں نے دنیا دیکھی ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ تم آدمی نہیں دیوتا ہو۔" مرتنجیہ کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے۔

بیج گپت اپنے محل میں پہنچا۔ وہ شوتیانک کے کمرے میں گیا۔ شوتیانک سو رہا تھا۔ اس کی چادر بھیگی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بھی سوکھے نہ تھے۔ بیج گپت نے شوتیانک کو اٹھایا۔ شوتیانک اُٹھ کھڑا ہوا "مالک کیا حکم ہے؟"

"تم مجھے آج سے مالک نہ کہنا میرے شوتیانک!"

شوتیانک چونک اُٹھا "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں! سنو! میں نے تمہاری شادی کی تجویز مرتنجیہ کے سامنے پیش کی تھی ـــــــ انہوں نے کچھ اعتراض کیا۔ اُس اعتراض کو دور کرنے کے لیے میں نے اپنی جائداد اور عہدہ ان کے سامنے تمہیں دان میں دے دیے

اب انہیں یشودھرا کی شادی تمہارے ساتھ کرنے میں کوئی اعتراض نہیں۔"

شویتانک تھوڑی دیر تک پھٹی پھٹی آنکھوں سے بیج گپت کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے بعد وہ رو دیا "نہیں! نہیں! مالک، مجھے یہ منظور نہیں۔ میں کتنا گناہ گار ہوں ——— مالک مجھے بخش دو۔ میں جاتا ہوں، میرا گناہ معاف کرو۔ میں نے آپ کی زندگی کو برباد کیا ہے۔ آپ مجھ گناہ گار پر اتنی کرپا کر رہے ہیں ——— مجھے یہ منظور نہیں۔" یہ کہتا کہتا وہ بیج گپت کے قدموں پر گر پڑا۔

بیج گپت نے شویتانک کو اُٹھایا "شویتانک ——— جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب اگر تمہارے دل میں میرے لیے تھوڑی بھی محبت بھی ہے تو جو کچھ میں کر رہا ہوں اُسے منظور کر لو۔ دنیا کے سامنے مجھے جھوٹا نہ بناؤ۔ میں نے اس آرام و آسائش کا کافی تجربہ کیا ہے اب اور کوئی خواہش نہیں۔ اس دولت کو اب تم سنبھالو۔ میں تمہارے آگے التجا کرتا ہوں کہ تم انکار نہ کرو۔ چلو کاغذات پر لکھا پڑھی اور عہدے کے لیے راج دربار کی اجازت لینی ہے۔"

○

۲۲

چترلیکھا لوٹ آئی، مگر وہ بیج گپت سے نہ ملی۔ بیج گپت سے ملنے کی اُس کے پاس ہمت نہ تھی۔ وہ اپنے آپکو گناہ گار محسوس کرتی تھی وہ سیدھی اپنے گھر گئی۔

چترلیکھا نے اُسی پُرانے گھر میں ریاضت کی زندگی گذارنے کا فیصلہ کیا جس میں اُس نے کبھی عیش کی تھی ——— ندامت اور پچھتاوے کی آگ میں وہ خوشی سے جلنے کو تیار ہوگئی اُسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی — بس رونا ہی اس کا دن رات کا کام ہوگیا۔

وہ بیج گپت سے پریم کرتی تھی۔ بیج گپت کے لیے اس کے دل میں کتنی محبت تھی۔ اس نے اس کا احساس اتنے دنوں کی جدائی

کے بعد کیا۔ مگر اب وہ غلیظ ہو چکی تھی۔ کمار گری کے پاگل پن اور جہالت نے اُسے چند لمحوں میں ہی ناپاک کر دیا۔ وہ بیج گپت سے اتنا پریم کرتی تھی کہ اسے دھوکا نہ دینا چاہتی تھی۔ اس نے گناہ کیا تھا ——— غم اور ناامیدی کی آگ میں جلنا ہی اُس کے لیے اس گناہ کا کفارہ تھا۔ وہ جتنا جلتی تھی اُسے اتنی ہی زیادہ تسکین ملتی تھی وہ جتنا روتی تھی اُسے اتنا ہی سکون ملتا تھا۔

اس طرح ایک مہینہ بیت گیا۔ ایک دن وہ بیٹھی رو رہی تھی کہ خادم نے آکر اطلاع دی "آریہ شویتانک آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

وہ چونک کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ کیا بیج گپت نے اسے بلایا ہے؟

"کہاں ہے؟ میں چلتی ہوں۔"

مہمان خانے میں بیٹھا شویتانک اس کی انتظار کر رہا تھا۔ چترلیکھا کو دیکھ کر اُسے تعجب ہوا۔ چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ حسن دھندلا سا گیا تھا وہ پہچانی بھی نہ جاتی تھی۔

"دیوی تمہاری یہ کیا حالت بنی ہے؟"

"اچھی تو ہوں" ——— اتنا کہہ کر چترلیکھا بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے۔ چترلیکھا نے پوچھا،

"بیج گپت تو ٹھیک ہیں؟"

شوتیانگ کے چہرے پر دُکھ کی ایک ہلکی سی لہر دوڑ گئی "ہاں وُہ اچھی طرح سے ہیں، مگر وُہ بہت بدل گئے ہیں"

"بدل گئے ہیں" چترلیکھا کا دِل بیٹھ گیا "کیا اُنھوں نے شادی کر لی ہے؟"

ایک دکھی سی مسکراہٹ کے ساتھ شوتیانگ نے کہا "نہیں اُنھوں نے شادی نہیں کی ہے، شادی تو میں کر رہا ہوں۔ امیر مرتنجیہ کی لڑکی یشودھرا سے میرا بیاہ ہونے والا ہے، اُسی پر میں آپ کو مدعو کرنے آیا ہوں۔ مگر امیر بیج گپت نے ایک بہت بڑا تیاگ کیا ہے —— وہ دیوتا ہیں۔ مرتنجیہ اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ نہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ میں غریب تھا۔ آریہ بیج گپت نے اپنا عہدہ اور ساری جائداد مجھے دان کر دی ہے۔ وہ پاٹلی پتر چھوڑ کر باہر جانے والے ہیں —— صرف شادی کے لیے وہ رُکے ہوئے ہیں"

چترلیکھا کا دل دھڑکنے لگا، اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ "کیا بیج گپت نے اتنا کچھ کر ڈالا؟ شوتیانگ! جانتے ہو یہ کتنی بڑی قربانی ہے۔ اور اس کا باعث میں ہوں۔ پھر بھی شوتیانگ تمھیں مبارک ہو۔ تمہاری شادی کس دن ہو رہی ہے؟"

اگلے ہفتے سوموار کے دن۔ منگل وار کو مہورت ہے ——

اُس میں مہاراج چندر گپت اور دربار کے دوسرے اُمرا بھی شریک ہوں گے۔ دیوی! دعوت میں تمہاری شرکت ضروری ہے۔"

چترلیکھا نے کہا "شویتانک! مجھے معاف کرو، میں کسی دوسرے دن آؤں گی مگر دعوت میں نہیں آسکوں گی۔ میں نے ایک دوسری ہی زندگی اپنالی ہے ——— اس تقریب میں میرا جانا مناسب نہیں۔"

"دیوی چترلیکھا! تم مجھے بھائی کہہ چکی ہو ——— یہ میرا اصرار ہے۔"

"میں مجبور ہوں ——— شویتانک! تم جانتے ہو کہ میں اپنا فیصلہ بدلا نہیں کرتی۔ تم میرے بھائی ہو مگر میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔ میں کسی اور دن آؤں گی۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔ مگر ایک بات بتلا دینا مناسب ہوگا۔ منگوار کی رات کو ہی بیج گپت دیس یاترا کے لیے روانہ ہو جائیں گے، پھر سے سوچ لو۔"

"بیج گپت اُسی رات کو چلے جائیں گے!" چترلیکھا کچھ ہچکچائی مگر دوسرے ہی لمحے اس نے بڑی مضبوطی سے کہا "مگر اس سے کیا؟ میرا فیصلہ اٹل ہے۔"

شویتانک اُٹھ کھڑا ہوا "جیسی تمہاری مرضی۔"

○

شوبیتانک کی شادی ہو گئی ——— دعوت میں راجہ کے ساتھ اور بھی مہمان آئے۔ اس دن بیج گپت سب کا استقبال کر رہا تھا۔ وہ سب سے ہنس ہنس کر باتیں کر تا تھا، مگر اس کا دل جل رہا تھا۔ چترلیکھا کی غیر حاضری اُسے بُری لگی۔ پاٹلی پتر چھوڑنے سے پہلے وہ ایک بار چترلیکھا کو دیکھنا چاہتا تھا، مگر چترلیکھا نہ آئی۔

دعوت کے بعد مہاراج چندر گپت نے شوبیتانک کو مبارک باد دی اور اُسے خطاب مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد اُن کی نظر بیج گپت پر پڑی۔ بیج گپت کو بُلا کر راجہ نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اس کے بعد وہ کھڑے ہو گئے، ان کے ساتھ ہی سارے مہمان بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ایوان میں سناٹا چھا گیا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا: "بیج گپت! تم بہت بلند ہو، تم دیوتاؤں سے بھی بلند ہو۔ تم نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ آج سارے ہندوستان کا تاجدار چندر گپت موریہ تمہارے سامنے سر جُھکاتا ہے!" اتنا کہہ کر چندر گپت نے بیج گپت کے سامنے اپنا سر جھکا دیا۔ جتنے مہمان وہاں کھڑے تھے اُن کے سر ایک ساتھ جھک گئے۔ ہجوم میں سے کہیں کہیں عورتوں کی ہچکیوں کی آواز آ رہی تھی۔

بیج گپت نے کہا: "مہاراج میں اس عزت کے قابل نہیں ———

آج میں دیس یاترا کے لیے جا رہا ہوں ایک بھکاری کی طرح۔ آپ مجھے آشیرواد دیں۔"

○

یہ کہہ کر بیج گپت دروازے کی طرف بڑھا۔ دونوں طرف مہمان قطار بنا کر کھڑے تھے ——— اُن کے درمیان سے بیج گپت چلا جا رہا تھا۔ اُس کے ہونٹوں پر ایک عجیب مسکراہٹ تھی ——— مہمانوں نے اُس میں جلال دیکھا۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک سب ہاتھ جوڑے کھڑے تھے ——— بیج گپت دنیا اور دنیا والوں کے اس ہجوم میں سے اپنے دل کا سکون لیے ہوئے نکل گیا۔

باہر بیج گپت کے خادم کھڑے تھے۔ اُسے دیکھتے ہی وہ رونے لگے۔ بیج گپت ایک لمحے کے لیے رُکا۔ اُس نے ہر ایک ملازم کو دیکھا ——— اس کے بعد اس نے کہا "تم شویتانک کو میری ہی طرح سمجھنا ——— اور تم مجھے بھول جاؤ۔"

خادم اور زور زور سے رونے لگے۔ کچھ نے ایک ساتھ ہی کہا ——— "ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے!" بیج گپت نے تیکھی آواز میں کہا "کیا کہا؟ میرا حکم ہے تم سب یہاں پر رہو، کوئی بھی یہاں سے نہ جائے۔"

لوگ سہم کر پیچھے ہٹ گئے —— بیج گپت چلا گیا۔ آدھی رات بیت چکی تھی۔ شہر میں چاروں طرف خاموشی تھی۔ بیج گپت دھیمی چال سے بڑھتا ہی گیا۔ ایک بھکاری کی طرح وہ پیدل جا رہا تھا۔ اُس کے جسم پر معمولی کپڑے تھے۔ بیج گپت نے کسی کے قدموں کی آہٹ سُنی۔ دھیرے دھیرے وہ آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ بیج گپت نے پیچھے گھوم کر دیکھا —— اندھیرے میں اُسے کچھ دکھائی نہ دیا۔ وہ اور آگے بڑھا۔

پاؤں کی آواز اور قریب آ گئی —— اندھیرے میں سے ایک عورت نمودار ہوئی۔

"میرے دیوتا!"

بیج گپت کے قدم رُک گئے —— اس نے پوچھا "تم کون ہو؟"

"میرے دیوتا! میرے دیوتا! مجھے بخش دو" اتنا کہہ کر وہ عورت بیج گپت کے قدموں پر گر پڑی۔

بیج گپت نے سخت آواز میں کہا "چترلیکھا! مجھے ملی ہوئی بد دُعا —— تم یہاں کیوں آئی ہو —— جاؤ! جاؤ!" وہ پیچھے ہٹ گیا "اب سب کچھ ختم ہو چکا —— تم کیوں آئی ہو؟"

"اپنے دیوتا کے قدموں کی دھول لینے! اپنے دیوتا کی پوجا

کرنے ، چتر لیکھا کھڑی ہو گئی۔

"مالک! میں نے تمہیں برباد کیا، میں نے تمہیں مٹا دیا! مجھے بددعا دو، سزا دو، مگر مجھ سے نفرت نہ کرو۔"

بیج گپت کا سارا جسم کانپ اُٹھا، اُس نے رُندھے ہوئے گلے سے کہا "چتر لیکھا، سب ختم ہو گیا! تم نے سب کچھ ختم کر دیا۔ تم کمار گری کی جھونپڑی چھوڑ کر نہ آئیں اور میں ناامید ہو گیا۔ اب اس وقت مجھے گرانے کیوں آئی ہو ——— میرے پاس اب کچھ نہیں، نہ دل ہے نہ دولت ہے۔ مجھے جانے دو!"

چتر لیکھا نے بیج گپت کا ہاتھ پکڑ لیا "نہیں، میں تمہیں ابھی نہ جانے دوں گی! ایک دن تمہیں میرا مہمان بن کر رہنا ہو گا۔ اگر جانا ہی ہے تو کل چلے جانا۔"

بیج گپت نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا "میرے راستے سے ہٹ جاؤ رقاصہ، میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اب تم مجھے نہیں روک سکتیں اپنی تباہ کاریوں کو دیکھو اور ہنسو ——— جاؤ، میرا راستہ چھوڑ دو!" بیج گپت آگے بڑھا۔

چتر لیکھا نے بیج گپت کے پاؤں پکڑ لیے "میں کہتی ہوں کہ میں تمہیں نہ جانے دوں گی ——— تمہیں میرے ساتھ میرے گھر تک چلنا

ہوگا۔ بیج گپت ——— میرے مالک، کیا تمہارے دل میں میرا پریم مر گیا؟ بدل گیا۔ . . . . .'' چترلیکھا کا گلا رُندھ گیا ——— وہ سسک سسک کر رو رہی تھی۔

بیج گپت اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ اس نے کہا ''ہائے رے! اگر پریم ہی مر جاتا تو میں یہ سب کچھ کیوں چھوڑ کر آتا۔ چترلیکھا، میں چاہتا ہوں کہ میرے دل میں تمہارا پریم مر جاتا۔ مگر یہ نہ ہو سکا ——— اور نہ ہو سکے گا!'' اتنا کہہ کر بیج گپت نے چترلیکھا کو اُٹھا کر اپنے بازوؤں کی گرفت میں لینا چاہا۔ مگر چترلیکھا پیچھے ہٹ گئی ''نہیں میرے دیوتا! میرے جسم کو نہ چھوؤ۔ میں ناپاک ہوں، گناہ گار ہوں ——— گناہ گار ہوں میرے دیوتا! چلیے میرے گھر چلیے، اور مجھے پاک کر دیجیے۔''

''چلو!'' بیج گپت کہہ اُٹھا ''چلو چترلیکھا، دنیا میں ایک تمہاری ہی بات میں نہیں ٹال سکتا۔ مجھے جتنا گرانا چاہو گراؤ ——— مگر اتنا وعدہ کرو کہ تم مجھے کل نہ روکو گی۔''

''میں وعدہ کرتی ہوں۔''

چترلیکھا اپنے گھر پہنچی۔ اس نے بیج گپت کے سونے کا انتظام کرا دیا ——— اس کے بعد اُس نے کہا ''مالک ——— تم

سو جاؤ، صبح اُٹھ کر باتیں کروں گی۔" اتنا کہہ کر وہ چلی گئی۔ بیج گپت بُت بنا اُسے دیکھتا رہ گیا۔

دوسرے دن چترلیکھا بیج گپت کے پاس آئی، "مالک! مجھے آپ اپنے قدموں کی دھول دیجیے۔"

بیج گپت کو چترلیکھا کے رویے پر تعجب ہوا۔" یہ کیوں؟"

"میں اپنے کو پاک . . . . . . ! میرے مالک، میں اپنے راستے سے گر چکی ہوں۔ میں جوگی کمار گیری کے نفس کا شکار بن چکی ہوں۔ غصّے میں آ کر میں نے اپنے جسم کو اُسے سونپ دیا، میں اس جسم کو پاک کرنا چاہتی ہوں۔" چترلیکھا نے اپنی ساری کہانی بیج گپت کو سُنا دی۔" اب آپ سمجھ سکتے ہیں مالک، کہ میں آپ کے پاس کیوں نہیں آئی۔ آپ مجھے معاف کر دیں!"

"صرف اتنی سی بات تھی؟" بیج گپت ہنس پڑا۔ "چترلیکھا! تم نے بہت بڑی بھول کی۔ تم نے مجھے سمجھنے میں دھوکا کھایا۔ تم مجھ سے معافی مانگتی ہو؟ چترلیکھا! پریم بذاتِ خود ایک قربانی ہے —— خود فراموشی ہے، محبت میں سب خطائیں معاف ہوتی ہیں پھر معافی کیسی۔ پھر بھی اگر تم کہلانا چاہتی ہو تو میں کہے دیتا ہوں —— میں تمہیں معاف کرتا ہوں!"

چترلیکھا بیج گپت کے پاؤں پکڑ کر بولی "مالک تو پھر تم مجھے قبول کر لو!"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے؟ دیوی چترلیکھا! میں بھکاری ہوں، سب کچھ چھوڑ چکا ہوں ——— اب یہ کیسے ممکن ہے؟"

"مالک! میرے پاس بے انتہا دولت ہے، میں تمہاری ہوں میری دولت تمہاری ہے پھر تم کنگال کیسے؟ پھر تم اپنے آپ کو بھکاری کیوں کہتے ہو؟"

"تمہاری دولت؟ یہ میرے کام کی نہیں۔ میں نے عیش و آرام چھوڑا ہے اپنانے کے لیے نہیں۔ میں تمہیں بھی ایک بھکارن کے روپ میں ہی قبول کر سکتا ہوں۔"

چترلیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی "تو پھر ایسا ہی سہی ——— سنسار میں ہم بھکاری بن کر نکل پڑیں۔ میرے دیوتا! میں اپنا مال و دولت آج ہی خیرات کیے دیتی ہوں ——— رات کو ہم دونوں ہی اتھاہ سنسار میں پیار کی کشتی میں بیٹھ کر نکل چلیں۔" چترلیکھا کا چہرہ چمک اُٹھا ——— اس کے دل کے اندھیرے میں اُجالا ہو گیا۔

بیج گپت نے چترلیکھا کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا دیے ——— ہم دونوں کتنے سکھی ہیں۔

(۲۳)

ایک سال بعد!

گرو رتنامبر نے کہا "بیٹا شویتانک! تمہاری شادی ہو گئی اور تم گھر بار کے ہو چکے۔ اب مجھے بتا سکتے ہو کہ بیج گپت اور کمارگری میں کون سا آدمی پاپی ہے؟"

شویتانک نے رتنامبر کے آگے سر جھکا دیا "گرو دیو! بیج گپت دیوتا ہے۔ دنیا میں تیاگ اور قربانی کی وہ مثال ہے۔ اُن کا دِل وسیع ہے۔ اور کمارگِری جانور ہے۔ وہ صرف اپنے لیے زندہ ہے، اپنے سُکھ کے لیے اس نے زندگی کی مشکلات سے منہ موڑ لیا ہے۔ کمارگِری پاپی ہے!"

"اور وشال دیو! تم نے جوگ کی تعلیم لے لی اور تم جوگی ہو گئے اب تم مجھے بتاؤ کہ کمار گِری اور بیج گپت میں کون پاپی ہے؟"

وِشال دیو نے رتنامبر کے آگے سر جھکا دیا "گرو دیو! جوگی کمار گِری ناقابلِ تسخیر ہے۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو قابو میں کر لیا ہے، وہ دنیا سے بہت بلند ہو چکے ہیں۔ اُن کی عبادت، اُن کی ریاضت، اُن کا گیان اور اُن کی قوت سب مکمل ہیں۔ اور بیج گپت نفس کا پجاری ہے ـــــ اُس کی زندگی عیش و آرام میں پھنسی ہوئی ہے۔ وہ پاپی ہے ـــــ گناہوں سے بھری اِس دنیا کا ایک جزو ہے!"

رتنامبر نے کہا "تم دونوں مختلف حالات میں رہے اور تم دونوں نے پاپ کو مختلف زاویوں سے دیکھا۔ تم لوگ جا رہے ہو ـــــ تمہاری تعلیم مکمل ہو چکی۔ اب اپنا آخری سبق سنتے جاؤ:"

"دنیا میں پاپ کوئی چیز نہیں۔ وہ صرف انسان کے مختلف نظریات کا دوسرا نام ہے۔ ہر ایک آدمی اپنی الگ فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے ـــــ ہر ایک آدمی دنیا کی اس سٹیج پر ڈرامہ کھیلنے آتا ہے۔ اپنی فطرت کے مطابق وہ اپنا پارٹ ادا کرتا ہے ـــــ یہی اس کی زندگی ہے۔ جو کچھ انسان کرتا ہے وہ اس

کی فطرت کے مطابق ہوتا ہے، اور یہ فطرت قدرت کی دین ہے
انسان خود مختار نہیں، وہ حالات سے بندھا ہوا ہے۔ وہ کرنے والا
نہیں، وہ صرف ایک ذریعہ ہے۔ پھر نیکی اور گناہ کیسا؟"

"خود پرستی انسان کی فطرت کا اہم جزو ہے۔ ہر ایک آدمی سُکھ
چاہتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہر ایک انسان کے سُکھ کا الگ
نظریہ ہے۔ کوئی سکھ کو دولت میں دیکھتے ہیں، کوئی سُکھ کو شراب میں
دیکھتے ہیں، کوئی سکھ کو عورت میں دیکھتے ہیں اور کوئی سُکھ کو قربانی
میں دیکھتے ہیں مگر سکھ ہر ایک چاہتا ہے۔ کوئی بھی انسان اپنی مرضی
کے مطابق وہ کام نہ کرے جس سے اُسے دُکھ ملے۔

اسی لیے دنیا میں پاپ کا مطلب ایک نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔
ہم نہ نیکی کرتے ہیں اور نہ بدی کرتے ہیں، ہم صرف وہ کرتے ہیں جو
اس میں کرنا پڑتا ہے۔"

رتنامبر اُٹھ کھڑے ہوئے "یہ میرا اعتقاد ہے ــــــ تم لوگ اسے
مانو یا نہ مانو میں تمہیں اس پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں۔ جاؤ اور خوش
رہو۔ یہی میری آشیرواد ہے۔"

○

مکتبہ: خورشید، لاہور
اپریل ۶۰ء

چترلیکھا

شہرہ آفاق روسی ناول نگار ترگنیف
کے ناول ON THE EVE سے ماخوذ
اردو میں ایک دلچسپ داستان

سحر سے پہلے

از

رابعہ سید

●

جس میں ایک اونچے گھرانے کی لڑکی کی داستان حیات
قلمبند کی گئی ہے جو اپنا سب کچھ اپنے محبوب کے
آدرش کے لئے قربان کر دیتی ہے۔

قیمت: ۳ روپے ۸ آنے

الجدید ✡ لاہور

سرورق رپن پریس، لاہور میں چھپا